فقہی احکام

بیرون ملک سفر کے دوران

-104

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطاف پبلشرز

نام کتاب: فقہی احکام (بیرون ملک سفر کے دوران)

مصنف: محمد حسین فلاح زادہ

ناشر: مطاف پبلشرز

تعداد: پانچ ہزار

قیمت: ۲۰ روپیے

* * *

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مقدمہ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الذین یبلغون رسالات اللہ و یخشونہ و لا یخشون احداً الا اللہ و کفی باللہ حسیباً"۔ (سورہ احزاب)

اسلام ادیان الٰہی میں سے سب سے کامل اور حیات بخش دین ہے، جو اپنی چودہ سو سالہ تاریخ میں بہت سے نشیب و فراز سے گزرنے کے بعد یہ ثابت کرچکا ہے کہ وہ پہلے کی طرح اب بھی ثابت و استوار ہے۔ اس نے انسانی معاشروں کے تمام شعبوں میں اپنے وجود کو منوایا ہے۔

وہ پیشرفت اور ترقی جو وحدت مسلمین اور لائق رہبری کے سائے میں مسلمانوں کو نصیب ہوئی تھی، وہ کچھ مدت کے بعد ایک رہبر کی ہدایت سے محرومیت اور رہبری میں ضروری صلاحیت کے فقدان کی وجہ سے تنزل کا شکار ہوگئی اور یوں دین اور انسانیت کے دشمنوں کے لئے میدان خالی ہوگیا۔

علماء اسلام نے اس تمام مدت میں پوری کوشش کی کہ مکتب الہی کو زندہ رکھیں اور اس راہ میں انہیں بہت سے مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علم و ایمان کے مجسم ان بزرگ علماء کی یہ عظیم جدوجہد عصر حاضر میں آہستہ آہستہ ثمر آور ہو رہی ہے اور پوری دنیا پر حاکمت دین کے سلسلے میں خدائے قادر متعال کی خوشخبری، کے وقوع پذیر ہونے کی نوید سنا رہی ہے۔ اس دور میں جب خالص اسلامی ثقافت پر شرق و غرب کی استکباری طاقتیں حملہ آور ہیں تمام مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان نسل کے لئے احکام و معارف الہی کو سیکھنے کی ضرورت و اہمیت سب پر واضح و آشکار ہے۔

ادارہ "مطاف پبلشرز" جس کا ہدف رسالت الہی کی تبلیغ اور دشمن کی ثقافتی یلغار کو روکنا ہے، چاہتا ہے کہ اس راہ میں قدم بڑھائے۔ موجودہ کتاب اس سلسلے میں کی گئی کوششوں کا ایک ثمر ہے، امید ہے ارباب معرفت اسے پسند فرمائیں گے۔

من اللہ التوفیق

مطاف پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ مولف

اسلامی قوانین جن کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے اور انسان کی پاک فطرت اور عقل کے حکم کے مطابق وضع ہوئے ہیں، بشر کی سعادت کے ضامن ہیں۔ یہ قوانین بشر کی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی تمام پہلوؤں پر محیط ہیں اور انسانی اعمال میں سے کوئی عمل بغیر حکم کے نہیں ہے۔ ان کا ایک بڑا حصہ انسان کے اجتماعی روابط کی کیفیت کو بیان کرتا ہے جس میں اپنے پیروکاروں کے اجتماعی روابط کے مسئلے میں ذمہ داری کو واضح اور آسان انداز میں بیان اور معین کیا گیا ہے اگرچہ بعض لوگ ان قوانین سے عدم آگاہی کی وجہ سے عمل کرتے وقت مشکل سے دوچار ہوتے ہیں اور خود کو زحمت میں ڈال دیتے ہیں لیکن اسلام کے اجتماعی احکام سے مختصر آگاہی، راستے کو واضح اور موانع کو برطرف کر دیتی ہے اور انسان مطمئن قلب اور آسودگی کے ساتھ اپنی شرعی ذمہ داریاں صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔ ان مسائل کا ایک حصہ

"غیر مسلموں سے رابطے کی کیفیت ہے" جو آج کے زمانے میں بہت سے ممالک میں رہنے والے مسلمانوں اور وہاں کا سفر کرنے والوں کے لئے مختلف سوالات پیش آنے کا باعث بنی ہے۔

حالیہ عشرے میں ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کی وجہ سے احکام شرعیہ پر توجہ اور اس پر عمل میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ایسے مسائل سے آشنائی کی زیادہ ضرورت محسوس ہونے لگی اور گذشتہ سالوں میں بعض اداروں خصوصاً سازمان تبلیغات اسلامی کی طرف سے ایسے فقہی احکام کی جمع آوری اور تدوین کی فرمائش کی گئی تھی لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق و فرصت نہیں مل رہی تھی لیکن گذشتہ مہینوں میں اس ضرورت کا زیادہ احساس ہونے لگا اور ایک ایسی کتاب کی تدوین کی ضرورت زیادہ محسوس کی جانے لگی جس کی وجہ سے ہم مجبور ہوئے کہ باہر کے ملکوں کا سفر کرنے والے دوستوں سے مل بیٹھیں اور وہاں پیش آنے والے سوالات کے بہت سے نمونے جمع کریں اور فقہ کے تمام ابواب پر ایک اجمالی نظر ڈالی جائے اور امام خمینی (قدس سرہ) سے ہونے والے استفتاآت کے دو جلدوں میں چھپنے والے مجموعے کو ایک دفعہ پوری طرح سے دیکھا جائے اور پہلے قدم کے طور پر اس میں سے ضروری ترین مسائل مثالوں اور مصادیق کے ساتھ لکھے جائیں۔

ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے ایک نیا باب کھل جائے گا اور غیر ممالک کا سفر کرنے والے دوستوں اور وہاں پر رہنے والے عزیزوں کے

ذریعے وہاں پیش آنے والے نئے مسئلوں سے ہم آگاہ ہوں گے تا کہ آئندہ "تمام مسائل پر مشتمل ایک کامل مجموعہ" قارئین کے سامنے پیش کر سکیں۔

چند نکتوں کی یاد دہانی:

۱) بہت سے مسائل ایسے ہیں جو کسی خاص جگہ سے مخصوص نہیں ہیں اور سفر کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ اور تمام مکلف افراد جہاں کہیں ہوں ان پر عمل کرنے میں مساوی ہیں، لیکن بعض مسائل خاص مواقع اور خاص جگہوں سے مخصوص ہیں، ان میں سے وہ مسائل بھی ہیں جو دوسرے ممالک اور خصوصاً غیر مسلم ممالک کے سفر کے دوران پیش آتے ہیں، چونکہ ان مسائل کا حصول فقہ کے تمام ابواب اور ان کے مقام سے آگاہی پر منحصر ہے جس کے لئے بہت زیادہ وقت چاہئے لہذا اگر ان مسائل کی جمع آوری کر دی جائے اور ان کی ابواب بندی کر دی جائے تو ان مسائل کو تلاش کرنے والوں کے لئے آسانی ہو سکتی ہے۔

۲) یہ کتاب صرف ان مسائل پر مشتمل ہے جو غیر ملکی خصوصاً غیر اسلامی ممالک کے سفر کے دوران پیش آسکتے ہیں۔

۳) اس کتاب میں موجود مطالب فقہ کے ابواب میں مرسوم ترتیب کے لحاظ سے، طہارت سے آخر تک مرتب کئے گئے ہیں۔

۴) اس کتاب میں مذکور مطالب، اسلامی جمہوریہ کے بانی حضرت آیۃ اللہ العظمی امام خمینی (قدس سرہ) کے فتاوی کے مطابق ہیں البتہ چند مواقع پر دوسروں کے فتاوی بھی بیان کئے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ ان میں سے زیادہ تر مسائل کلی، اور فقہاء کے مابین متفق علیہ ہیں اور جزئی و اختلافی مسائل نہایت کم ہیں اگرچہ ہمیں امید ہے کہ ہم آئندہ بعض بزرگ مراجع تقلید خصوصاً حضرت آیت اللہ العظمی اراکی (رح) کے فتاوی بھی اس میں شامل کر سکیں گے۔

۵) قارئین کرام کے اطمینان کے لئے ہر مسئلہ کا حوالہ اسی صفحہ کے آخر میں درج کیا گیا ہے۔

۶) حوالہ جات میں اختصار سے کام لینے کیلئے مندرجہ ذیل علامتوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ج = جلد، ص = صفحہ، م = مسئلہ، س = سوال

۷) اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- تحریر الوسیلہ — امام خمینی (قدس سرہ)
  ناشر: دار الانوار بیروت
- العروۃ الوثقی (دو جلدیں) مراجع تقلید کے حاشیہ کے ساتھ
  ناشر: انتشارات علمیہ اسلامی

- توضیح المسائل — امام خمینی (قدس سرہ)
ناشر: بنیاد پژوہش ہای اسلامی
آستان قدس رضوی
- استفتاآت — امام خمینی (قدس سرہ)
ناشر: دفتر انتشارات اسلامی
- استفتاآت ویژہ حج — امام خمینی (قدس سرہ)
ناشر: حوزہ نمایندگی ولی فقیہ
در امور حج و زیارت
- مناسک حج — امام خمینی (قدس سرہ)
ناشر: نشر مشعر

آخر میں اس توفیق پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو غیر ملکی سفر کا سابقہ رکھتے تھے اور اپنے تجربات کی روشنی میں ہماری راہنمائی کرتے رہے اور ہم آپ کی قیمتی آراء اور مشوروں کو خوش آمدید کہیں گے۔ اپنی آراء، مشورے، موضوعات اور جدید سوالات اس ایڈریس پر بھیجئے تاکہ ہم استفادہ کرسکیں اور اسکے اخروی اجر میں آپ بھی شریک ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

محمد حسین فلاح زادہ ابرقوی

۱۳۷۲ ہجری شمسی (۱۹۹۳ عیسوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آداب سفر

اسلام میں معرفت و علم کے حصول اور گزشتہ امتوں کے باقی ماندہ آثار اور قدرتی عجائبات سے عبرت حاصل کرنے، دوسروں کی علمی ترقی سے اسلامی معاشرے کی ضرورتوں کو پورا کرنے نیز مسلمانوں کی علمی تقویت اور انہیں دشمنوں کے مقابلے میں طاقتور بنانے کے لئے سفر کرنا نہ صرف مطلوب ہے بلکہ بعض موقعوں پہ ضروری اور لازم بھی ہے اور اس کا اجر، خدا کی راہ میں ہجرت کے اجر کے برابر ہے۔

چونکہ اسلام میں انسان کے تمام انفرادی اور اجتماعی افعال کے لئے خاص قوانین وضع ہوئے ہیں لہذا سفر کے لئے بھی مخصوص آداب اور احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ہم اس کتاب کے آغاز میں سفر کے بعض آداب کی طرف اشارہ کریں گے تاکہ جو لوگ بیرون ملک سفر کرتے ہیں وہ ان آداب پر عمل کر کے سفر کی روحانی برکتوں سے بھی بہرہ ور ہوں۔

مسافر کے لئے مستحب امور:

- سفر کیلئے مناسب وقت کا انتخاب
- صدقہ دینا خصوصاً سفر کے آغاز میں
- وصیت کرنا خصوصاً واجب حقوق کے بارے میں
- عزیز و اقارب اور دوستوں کو خدا حافظ کہنا
- سورہ الحمد، سورہ التوحید، سورہ القدر، سورہ الناس، سورہ الفلق
اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرنا
- سفر شروع کرتے وقت دعائے سفر، ذکر، حمد الہی کرنا اور خدا کا شکر کرنا۔
- امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جب آپ کسی چیز پر سوار ہوں تو یہ کہیں
سبحان الذی سخر لنا ھذا و ما کنا لہ مقرنین
- ہم سفر کا انتخاب
- ہم سفروں کی مدد اور ضعیفوں کی کمک
- ہم سفروں سے ہم آہنگی اور اتفاق سے رہنا اور اختلاف سے پرہیز کرنا
- حسب کفایت زاد راہ ساتھ لینا
- ہم سفروں سے خوش اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آنا (۱)

---

۱) العروۃ الوثقی ج ۲، کتاب الحج۔

اسلامی اور غیر اسلامی ممالک

جو لوگ بیرون ملک سفر کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ کچھ لوگ اسلامی ممالک کا سفر کرتے ہیں اور کچھ غیر اسلامی ممالک کا۔

یہاں اسلامی ممالک سے مراد وہ ممالک ہیں جہاں کی اکثریت مسلمانوں کی ہے اگرچہ وہاں کی حکومت کا نظام اسلامی نہ بھی ہو اور غیر اسلامی ممالک سے مراد وہ ممالک ہیں جہاں کی زیادہ آبادی غیر مسلموں پہ مشتمل ہے۔

اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ملک کے بعض شہر اسلامی ملک کے حکم میں ہوں یا بہتر لفظوں میں "بلاد اسلامی" کے احکام اس پہ جاری ہوتے ہوں یہ اس صورت میں ممکن ہے جب ان شہروں کی اکثریتی آبادی یا تمام لوگ مسلمان ہوں اور ایسے شہر جہاں کی زیادہ آبادی غیر مسلموں پہ مشتمل ہو "غیر اسلامی ملک" کے حکم میں ہونگے۔

بعض اسلامی ممالک :

۱)	ایران	۲)	پاکستان	۳)	افغانستان
۴)	عراق	۵)	کویت	۶)	بحرین
۷)	شام	۸)	عمان	۹)	متحدہ عرب امارات
۱۰)	اردن	۱۱)	لبنان	۱۲)	سعودی عرب
۱۳)	مصر	۱۴)	الجزائر	۱۵)	لیبیا
۱۶)	یمن	۱۷)	سوڈان		وغیرہ وغیرہ۔

بعض غیر اسلامی ممالک :

۱)	امریکہ	۲)	چین	۳)	جاپان	
۴)	برطانیہ	۵)	فرانس	۶)	اسپانیہ	
۷)	اٹلی	۸)	کینیڈا	۹)	میکسیکو	
۱۰)	رومانیہ	۱۱)	برازیل	۱۲)	بلغاریہ	وغیرہ وغیرہ

اسلامی ممالک کے سفر میں کوئی خاص مسئلہ درپیش نہیں ہوتا اگرچہ وہاں کے رہنے والے تمام لوگ اہلسنت ہوں کیونکہ وہ مسلمان ہیں اور وہ ممالک بھی "بلاد اسلامی" میں شمار ہوتے ہیں اور اکثر مسائل میں ہمارے اور ان کے مابین اشتراک پایا جاتا ہے لیکن بعض مسائل میں ہوسکتا ہے اختلاف پیش آئے جیسے نماز جماعت کا مسئلہ ہے جس کی طرف بعد میں اشارہ کیا جائے گا۔

غیر مسلم کون ہے:

چونکہ اس کتاب میں غیر اسلامی ممالک کے فقہی مسائل پر بات کی جا رہی ہے اس لئے سب سے پہلے غیر مسلموں کی پہچان ضروری ہے تاکہ ان سے متعلق پیش آنے والے مسائل کے موضوعات واضح ہو سکیں۔

فقہی اصطلاح میں غیر مسلم سے مراد "کافر" ہے ایسے تمام لوگ کافر ہیں جو:

- خدا کے منکر ہوں (جو لوگ خدا کے وجود کا انکار کریں)
- توحید کے منکر ہوں (جو کسی کو خدا کا شریک قرار دیں ایسے افراد کو مشرک کہا جاتا ہے)
- حضرت محمد (ص) کی نبوت کے منکر ہوں۔
- ضروریات دین میں سے کسی ایک کا اس طرح انکار کریں کہ جس کی برگشت خدا کے انکار، توحید کے انکار یا نبوت کے انکار کی طرف ہو۔
- خدا کے وجود یا توحید یا حضرت محمد (ص) کی نبوت میں شک کریں۔

وضاحت:

* ایسی تمام چیزیں جنہیں شیعہ اور سنی اسلام کا جزء سمجھتے ہیں ضروریات دین میں سے ہیں جیسے نماز، روزہ، پردہ (خواتین کے لئے)، حج وغیرہ۔

* توحید یا اس جیسی دوسری چیزوں میں شک سے مراد ایسا شک نہیں جو انسان

کے دل میں عارضی طور پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایسا شک بسا اوقات مزید تحقیق کے لئے راہ ہموار کرتا ہے اور اس طرح اس شخص کے اعتقادات کو مضبوط کرتا ہے، بلکہ مراد ایسا شک ہے جو انسان کے دل میں اس طرح سے ہمیشہ موجود رہے کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا خدا ایک ہے؟ تو وہ جواب دے، نہیں معلوم شاید ایک ہو یا شاید ایک نہ ہو۔

* جو شخص شہادتین پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے یعنی وہ کہدے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ (۱)

اگر شہادتین کا ترجمہ بھی کہدے (چاہے جس زبان میں بھی ہو) کافی ہے۔

* جو شخص زبان سے شہادتین کہتا ہے لیکن نہیں معلوم کہ وہ قلبی طور پر بھی مسلمان ہوا ہے یا نہیں طہارت اور نجاست کے لحاظ سے وہ شخص مسلمان کے حکم میں ہے یعنی وہ پاک ہے لیکن مسلمانوں کے دوسرے احکام میں وہ شامل نہیں ہے مثلاً مسلمان عورت سے شادی نہیں کرسکتا اور مسلمان کی وراثت میں حصہ دار نہیں بن سکتا۔

---

۱) توضیح المسائل مسئلہ نمبر ۲۰۷

- غیر مسلم
  - ۱) اہل کتاب
    - یہودی
    - عیسائی
    - پارسی (زرتشی)
  - ۲) غیر اہل کتاب

اہل کتاب سے متعلق بعض احکام اور مسلمانوں کے احکام کے درمیان فرق ہے جو اگلے صفحات میں واضح کیا جائے گا۔

طہارت

انسان کو چاہئے کہ وہ نجس چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز کرے اور نماز اور بعض دوسری عبادات میں اس کا بدن اور لباس پاک ہوں، پاک اشیاء کی نسبت نجس چیزیں بہت کم ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ:

"دنیا میں گیارہ چیزوں کے علاوہ ہر چیز پاک ہے اور ایسی چیزیں نجس ہیں جو نجس چیزوں سے متاثر ہوجائیں"۔

نجاسات کی تعداد گیارہ ہے جو کہ توضیح المسائل میں مذکور ہے ان میں سے کچھ ایسی ہیں جس کے حکم میں جگہ کی تبدیلی یا سفر کے حالات اثرانداز نہیں ہوتے اور غیر مسلم ممالک۔کا سفر کرنے والے افراد کو اس سلسلے میں کسی امتیازی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جیسے "خون" کا حکم ہے کہ ہر جگہ اور ہر انسان کا خون چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم، نجس ہے چاہے مسلمان ملک میں ہو یا غیر اسلامی ملک میں۔لہذا ہم نے اس کتاب میں ایسے مسائل کے بارے میں گفتگو سے گریز کیا ہے اور صرف مندرجہ ذیل امور پر بحث کر رہے ہیں جو خصوصی مسائل کے حامل ہیں۔

۱) مردار ۲) کتا

۳) خنزیر ۴) شراب

۵) کافر (جس کے متعلق مسائل پہلے گزر چکے ہیں)۔

نجاسات کے احکام

مردار:

ایسا حیوان جو خود بخود مر جائے یا اسلامی احکام کے مطابق ذبح نہ کیا جائے "مردار" ہے لیکن ہر مردہ حیوان نجس نہیں ہوتا۔ ان میں سے ہر ایک کا حکم اس طرح سے ہے۔

مردار حیوان

* کتا اور خنزیر — تمام اجزاء نجس ہیں
* ان دونوں کے علاوہ، دوسرے مردار حیوان
  1. جس حیوان کا خون اچھل کر نہ نکلتا ہو — اسکے بدن کے تمام اجزاء پاک ہیں
  2. جس حیوان کا خون اچھل کر نکلتا ہو
     - اس کے بے روح اجزاء پاک ہیں جیسے بال، اون وغیرہ
     - اس کے باروح اجزاء نجس ہیں جیسے گوشت، کھال وغیرہ

وضاحت:

- خشکی میں رہنے والے کتے اور خنزیر کے بدن کے تمام اجزاء نجس ہیں چاہے مرنے سے پہلے ہوں یا مرنے کے بعد لیکن سمندری کتا دوسرے تمام ایسے حیوانات کے حکم میں ہے جن کا خون اچھل کر نکلتا ہو۔ (۱)

- ایسا حیوان جس کی رگیں کاٹنے سے خون اچھل کر دباؤ کے ساتھ باہر آتا ہو "خون جہندہ رکھنے والا حیوان" کہلاتا ہے جیسے مرغی، بکری، بھیڑ، بلی وغیرہ (۲)

- ایسا حیوان جس کی رگیں کاٹنے سے خون نہیں نکلتا یا اس کا خون نہیں ہوتا "خون جہندہ رکھنے والا حیوان" نہیں کہلاتا جیسے مچھلی، سانپ، لال بیگ وغیرہ۔

مسئلہ ۱ حال حیات میں (مرنے سے پہلے) انسان یا خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے جسم سے جدا ہونے والے اجزاء طہارت اور نجاست کے احکام میں مردار ہی کے حکم میں ہیں یعنی اگر وہ اجزاء بے روح حصے سے جدا شدہ ہوں تو پاک ہیں اور اگر باروح ہوں تو نجس ہیں۔

---

۱) العروۃ الوثقیٰ ج ۱ ص ۸۵ اور تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۱۵۔

۲) تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۱۸۔

مسئلہ ۲ خون جہندہ نہ رکھنے والا حلال گوشت حیوان اگر شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا جائے تو نجس نہیں ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔(۱)

مسئلہ ۳ ایسی چیزیں جو حیوان کے بے روح اجزاء سے بنائی گئی ہوں اگرچہ حیوان کو شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا ہو، پاک ہیں۔ بنا بر ایں بال، اون، پر سے بنائے گئے لباس پاک ہیں اگرچہ وہ لباس غیر مسلموں نے بنائے ہوں یا غیر مسلموں کے بازار میں فروخت ہو رہے ہوں۔ لیکن اگر حرام گوشت حیوان کے بدن کے اجزاء سے بنائے گئے ہوں تو ایسے لباس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔(۲)

مسئلہ ۴ وہ چیزیں جو خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے با روح اجزاء سے بنائی جائیں نجس ہیں۔ مثلاً وہ چیزیں جو کھال سے بنائی جائیں جیسے جوتے، بیگ، ٹوپی، بیلٹ، جیکٹ، دستانے، گھڑی کا سٹپ وغیرہ

مسئلہ ۵ مندرجہ ذیل صورتوں میں طہارت کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی ان صورتوں میں چیز نجس نہیں ہے۔

- جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو کہ وہ کھال کی ہے یا نہیں۔

---

۱) العروۃ الوثقی ج ۱ ص ۵۸

۲) العروۃ الوثقی ج ۱ ص ۵۹

جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو کہ وہ خون جہندہ رکھنے والے جانور کے اجزاء بدن سے بنائی گئی ہے یا ایسے جانور کے اجزاء سے جو خون جہندہ نہیں رکھتا۔ جیسے وہ بیلٹ جس کے بارے میں علم نہ ہو کہ وہ سانپ کی کھال سے بنائی گئی ہے یا کسی اور جانور کی۔(۱)

مسئلہ ۶ وہ چیز جو خون جہندہ رکھنے والے جانور کے چمڑے سے بنائی گئی ہو۔ جیسے وہ جوتا جو گائے کے چمڑے سے بنایا گیا ہو اگر اس کا شرعی طریقے سے ذبح کیا جانا معلوم نہ ہو یعنی ہمیں علم نہ ہو کہ گائے شرعی طریقے سے ذبح کی گئی تھی یا نہیں تو اس صورت میں مسئلے کی مندرجہ ذیل صورتیں بنیں گی۔

اگر وہ چیز مسلمان سے خریدی جائے اور مسلمان ملک کی بنی ہوئی ہو تو پاک ہے۔

اگر مسلمان سے خریدی جائے لیکن غیر اسلامی ملک کی بنی ہوئی ہو مثلاً کویت کے بازار میں اٹلی کا بنا ہوا جوتا خریدا جائے تو وہ نجس ہے تاہم اگر معلوم ہو جائے کہ جانور شرعی طریقے سے ذبح شدہ ہے اور در آمد کرنے والے نے ذبح شرعی معلوم کرنے کے بعد درآمد کیا ہے تو وہ پاک ہے۔

---

۱) العروۃ الوثقیٰ ج ۱ ص ۶۲

- اگر غیر مسلم سے کوئی چیز خریدی جائے لیکن وہ مسلمان ملک کی بنی ہوئی ہو۔ مثلاً لندن میں پاکستان کا بنا ہوا جوتا خریدا جائے تو پاک ہے۔
- اگر غیر مسلم سے خریدی جائے اور غیر اسلامی ملک کی بنی ہوئی ہو تو نجس ہے۔
- اگر مسلمان سے خریدی جائے لیکن علم نہ ہو کہ کس ملک کی بنی ہوئی ہے تو پاک ہے۔
- اگر غیر مسلم سے خریدی جائے اور علم نہ ہو کہ کس ملک کی بنی ہوئی ہے تو نجس ہے۔(۱)

مسئلہ، حلال گوشت زندہ حیوان سے حاصل کی جانے والی چیزیں جیسے دودھ، دہی، پنیر، بالائی، مکھن، جو گائے اور بھیڑ سے حاصل کی جاتی ہیں پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے اگرچہ کافر نے یہ چیزیں بنائی ہوں یا غیر مسلموں کے بازار میں فروخت ہو رہی ہوں، یا غیر اسلامی ممالک سے درآمد کی گئی ہوں۔ لیکن اگر انسان کو یقین ہو جائے کہ یہ چیزیں کافر کے بدن سے مس ہوئی ہیں اور نجس ہو گئی ہیں تو نجس ہیں اور ان کا کھانا حرام ہے۔ اس مسئلے میں شک ہوجانا یا احتمال پیدا ہونا کافی نہیں ہے اور تحقیق کی ضرورت بھی نہیں ہے۔
(زیادہ وضاحت کے لئے "کھانے پینے کی اشیاء" کے تحت دیکھئے)۔

---

۱) العروۃ الوثقیٰ ج ۱ ص ۵۸، مسئلہ ۹۔ ص ۵۹، مسئلہ ۱۰۔ ص ۶۰، مسئلہ ۶ و ۷

استفتاء *

س ۱ وہ چمڑا جو فرانس میں فروخت ہو رہا ہے (یا چمڑے کا جوتا وغیرہ) جس کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ الجزائر سے درآمد کیا گیا ہو کیا پاک ہے؟ اور اس کا پہننا یا استعمال کرنا جائز ہے؟

ج میتۃ (مردار) کے حکم میں ہے (نجس ہے)۔ (۱)

س ۲ وہ کھالیں جو بیرون ملک سے درآمد کی جاتی ہیں اور جوتے اور دوسری چیزوں کے بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں پاک ہیں یا نجس ہیں؟

ج وہ کھالیں جو اسلامی ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں طہارت کا حکم رکھتی ہیں مگر یہ کہ غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جانا ثابت ہو جائے اور وہ کھالیں جو غیر اسلامی ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں نجاست کا حکم رکھتی ہیں مگر یہ کہ شرعی طریقے سے ذبح کیا جانا معلوم ہوجائے یا احتمال ہو کہ درآمد کرنے والے مسلمان نے حیوان کا ذبح شرعی معلوم کرنے کے بعد کھالیں مسلمانوں تک پہنچائی ہیں۔ (۲)

---

* استفتاء: مرجع تقلید مجتہد سے فتویٰ دریافت کرنا، مقلد کا مرجع سے سوال پوچھنا اور مرجع تقلید کا جواب دینا۔

۱) استفتائات امام خمینی (رح) ج ۱ص ۹۷ سوال ۲۵۲

۲) استفتائات امام خمینی (رح) ج ۱ص ۹۷ سوال ۲۵۳

س ۲ کیا وہ چیزیں جو جانوروں کی کھالوں سے بنائی گئی ہیں، نجس ہیں؟ اگر گیلا ہاتھ ان سے ٹکرا جائے تو نجس ہو جائے گا؟

ج اگر حیوان کو شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو تو اس کی کھال پاک ہے۔(۱)

س ۴ کیا ایسی چیزیں جو سانپ کی کھال سے بنائی گئی ہوں نجس ہیں؟

ج سانپ کی کھال نجس نہیں ہے۔(۲)

س ۵ فضائیہ کے بعض ارکان ایسے بوٹ پہنتے ہیں جو شاہی طاغوتی زمانے میں غیر اسلامی ممالک سے خرید کر انہیں دیئے گئے تھے یا انہوں نے غیر اسلامی ممالک میں حصول تعلیم کے دوران خود خریدے تھے اور اپنے ہمراہ لے آئے تھے اور اب پہن رہے ہیں، یا ایسے اوور کوٹ جو مذکورہ بوٹوں کی طرح انہیں ممالک سے لائے ہیں اور ان میں چمڑا بھی لگا ہوا ہے۔ اس بارے میں امام خمینی (رض) کا کیا فتوی ہے؟

ج جب تک شرعی طریقے سے ذبح کیا جانا معلوم نہ ہو نجس کے حکم میں ہے۔(۳)

۱-۲) استفتائات ج ۱ ص ۹۸، سوال ۲۵۴-۲۵۵

۳) استفتائات ج ۱ ص ۹۹، سوال ۲۵۶۔

پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے:

مسئلہ ۱ گیارہ نجس چیزوں کے علاوہ باقی تمام چیزیں پاک ہیں مگر یہ کہ کسی نجس چیز سے ملنے کے بعد نجس ہو جائے۔

مسئلہ ۲ جب بھی نجس چیز کسی پاک چیز سے مل جائے مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی ایک ممکن ہے۔

پاک چیز	نجس چیز	حکم
جامد لیکن بغیر رطوبت	جامد اور بغیر رطوبت	پاک چیز نجس نہیں ہوتی
مائع	مائع	پاک چیز نجس ہو جاتی ہے
جامد	مائع	پاک چیز نجس ہو جاتی ہے
جامد لیکن رطوبت کے ساتھ	جامد بغیر رطوبت	اگر ایک کی رطوبت دوسرے میں سرایت کر جائے تو پاک چیز نجس ہو جاتی ہے
جامد لیکن بغیر رطوبت	جامد رطوبت کے ساتھ	" "
جامد رطوبت کے ساتھ	جامد رطوبت کے ساتھ	" "

مسئلہ ۳ جب تک انسان کو یقین نہ ہو جائے کہ کوئی چیز نجس ہو گئی ہے یا دو عادل شہادت نہ دیں یا وہ شخص جس کے قبضے میں وہ چیز تھی اس کے نجس ہونے کی خبر نہ دے وہ چیز پاک ہے۔(۱)

مسئلہ ۴ اگر پاک چیز کے بارے میں انسان شک کرے کہ وہ نجس ہوئی ہے یا نہیں، تو وہ چیز پاک ہے اور تحقیق کرنا ضروری نہیں اگرچہ اس کے لئے اس چیز کی نجاست یا طہارت کا جان لینا ممکن ہو۔ اس بنا پر مندرجہ ذیل مثالوں میں طہارت کا حکم جاری ہو گا اور سوال، تحقیق یا پرہیز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

- ایسا عطر یا سینٹ جو غیر مسلم کا بنایا ہوا ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے بدن کے کسی حصے سے مس ہوا ہے یا نہیں تو پاک ہے۔

- غیر مسلم ممالک کے ہوٹلوں میں موجود چیزیں جیسے کھانے کے برتن، غسل خانے اور بیسن کا تولیہ، صابن، بلستر حتی دروازے کا دستہ جس کے بارے میں یقین نہ ہو کہ کافر کا گیلا ہاتھ لگنے سے وہ نجس ہوا یا کسی اور طریقے سے، ان چیزوں کا نجس ہو جانا یقینی نہ ہو تو پاک ہیں۔

---

۱) توضیح المسائل م ۱۲۱

- وہ چیزیں جو کرائے پر لئے گئے یا خریدہ ہوئے مکان میں موجود ہوں اور اس مکان میں پہلے غیر مسلم رہتا ہو جیسے باورچی خانے کی چیزیں، قالین، دریاں، الماری اور دروازوں کے دستے، اگر ان چیزوں کے نجس ہونے کے بارے میں یقین نہ ہو تو وہ پاک ہیں۔

- غیر اسلامی ممالک کی بسوں اور ٹیکسیوں کی سیٹوں پر بارش کے موسم میں گیلے کپڑوں کے ساتھ بیٹھنے سے اگر سیٹ کے نجس ہونے کے بارے میں یقین نہ ہو تو انسان کے کپڑے اور بدن نجس نہیں ہوتے۔

- ریسٹورانوں میں موجود چمچ کانٹے، پلیٹ، گلاس اور دوسری چیزوں کے بارے میں اگر نجس ہو جانے کا یقین نہ ہو تو ان سے استفادہ جائز ہے۔

- مشروبات جو اصل میں پاک اور حلال ہیں اگر کافر کے بدن سے ان کا مس ہونا معلوم نہ ہو تو پاک ہے۔ آج کی دنیا میں ایسی چیزیں اکثر مشینوں کے ذریعے بوتلوں میں بھری جاتی ہیں۔

- کھانے کی چیزیں جیسے چینی، قند، بسکٹ، چاکلیٹ، چیونگم وغیرہ جن کی ساخت میں غیر مسلم حصہ لیتے ہیں اگر ہمیں یقین نہ ہو کہ یہ چیزیں ان کے بدن سے مس ہو کر یا کسی اور طریقے سے نجس ہو گئی ہیں تو پاک ہیں۔

- ایسی دالیں، سبزیاں اور پھل جو غیر مسلم بیچتا ہے اور ان کے نجس ہو جانے کا یقین بھی نہیں ہے پاک ہیں اگرچہ اس کی کاشت نشو و نما اور حمل و نقل کا کام کافر نے کیا ہو۔

- گھی، تیل وغیرہ جس کے نجس ہونے یا نجس ہو جانے کا یقین نہیں ہے پاک ہے۔

- گھروں، گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں میں استعمال ہونے والی چیزیں جیسے پٹرول، ڈیزل، مٹی کا تیل، گریس وغیرہ جن کا زمین سے نکالنا، صفائی کرنا اور مارکیٹ میں لانا غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے اگر ان کے نجس ہو جانے کا یقین نہ ہو تو پاک ہیں۔

- ایسی چیزیں جو کام کرنے کے لئے غیر مسلموں کو دی گئی ہوں جیسے سینے کے کپڑے جو غیر مسلم کو دیئے گئے ہوں یا گاڑی جسے ٹھیک کرنے کے لئے غیر مسلم کے حوالے کیا گیا ہو، اگر واپس لینے کے بعد اس کے نجس ہو جانے کا یقین نہ ہو تو وہ پاک ہیں۔

- ایسا لباس جو دھونے اور استری کرنے کے لئے ڈرائی کلینر کو دیا گیا ہو اور یہ کام غیر مسلم نے انجام دیا ہو اگر اس کے نجس ہو جانے کا یقین نہ ہو تو اس صورت میں لباس پاک ہے۔

- روٹی اور دوسری ایسی چیزیں جن کے پکانے کا کام غیر مسلم نے کیا ہو اور ان میں استعمال ہونے والا مواد پاک ہو (جیسے آٹا) اگر اس کے نجس ہو جانے کا یقین نہ ہو تو پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔

- کافر سے ایسی صورت میں ہاتھ ملانے سے جب اس کا ہاتھ گیلا نہ ہو یا اتنا گیلا نہ ہو کہ مسلمان کے ہاتھ میں رطوبت سرایت کر جائے یا اس رطوبت کے سرایت کر جانے کا یقین نہ ہو تو مسلمان کا ہاتھ نجس نہیں ہوتا۔

استفتاء

س ۱ اگر ہم ایسے معاشرے میں ہوں جہاں کافر رہتے ہوں جو کہ نجس ہیں اور طہارت و نجاست کے بارے میں کوئی عقیدہ نہیں رکھتے یا اگر ایسے مسلمانوں کے درمیان رہتے ہوں جو احکام سے نا آشنا ہوں یا نجاست اور طہارت کا خیال نہ رکھتے ہوں ایسی صورت میں کونسا حکم جاری ہو گا؟ کیا عرف پر بنا رکھتے ہوئے اس جگہ کو پاک سمجھ سکتے ہیں؟

ج جس چیز کے بارے میں آپ کو شک ہو کہ وہ نجس چیز سے مس ہو کر نجس ہوئی ہے یا نہیں وہ چیز طہارت کا حکم رکھتی ہے۔ (۱)

---

۱) استفتائات ج ۱ص ۱۰۸، سوال ۲۸۷

س ۲ مسلمانوں کے ایسے ریستوران میں کھانا پینا جہاں کافر بھی آتے رہتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور ریستوران کے ملازمین طہارت و نجاست کا خیال بھی نہیں رکھتے، کیا حکم رکھتا ہے؟

ج اگر آپ کو اپنے استعمال میں آنے والے برتنوں کی نجاست کا "علم" نہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ (۱)

س ۲ کیا ہم ایسے مسلمانوں کے ذریعے اپنا لباس استری کروا سکتے ہیں جو مسلمان اور غیر مسلم دونوں کے کپڑے استری کرتے ہوں۔

ج کوئی حرج نہیں۔ مگر اس صورت میں کہ جب آپ کو علم ہو کہ لباس کسی گیلی نجس چیز سے مس ہوا ہے تو اس صورت میں لباس نجاست کے حکم میں ہو گا۔(۲)

س ۲ اگر غیر مسلم کوئی لباس دھوئے اور لباس دھوپ میں خشک ہو جائے تو کیا ایسا لباس پاک ہو جائیگا؟

ج اگر لباس کافر کے مرطوب ہاتھ سے مس ہو جائے اور بعد میں اسے پاک نہ کیا جائے تو وہ نجس ہے۔ (۳)

---

۱) استفتائات ج ۱، ص ۱۰۹، سوال ۲۹۰

۲) استفتائات ج ۱، ص ۱۰۳، سوال ۲۵۷

۳) استفتائات ج ۱، ص ۱۰۳، سوال ۲۷۳

س ۵ اگر لباس ڈرائی کلیننگ کے لئے دیا جائے تو طہارت کے لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے، اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ غیر مسلم بھی اپنا لباس اسی ڈرائی کلینر کو دیتے ہیں۔ جبکہ ڈرائی کلیننگ میں پانی کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے؟

ج اگر لباس پاک تھا تو طہارت کے حکم میں ہے مگر یہ کہ یقین ہو جائے کہ کسی مرطوب نجس چیز سے لگا ہے اور اگر وہ نجس تھا تو پانی کے ذریعے اس کے پاک ہو جانے کا یقین حاصل کر لینا چاہئے۔(۱)

س ۶ تیل بھرنے کی کمپنی کا سربراہ عیسائی ہے اور کبھی کبھی تیل کی کیفیت جانچنے کے لئے اس کے اندر ہاتھ ڈال دیتا ہے جو کہ اس کے کام کا لازمہ ہے چونکہ سربراہ غیر مسلم ہے لہذا تیل سے اس کا ہاتھ لگنے کے بعد شرعی لحاظ سے حکم کیا ہو گا؟

ج تیل نجس ہو جاتا ہے، لیکن اگر کسی کو اس کے نجس ہو جانے میں شک ہو تو اس کے لئے پاک ہے اور دوسروں کو بتانا ضروری نہیں ہے۔(۲)

س ۷ غیر اسلامی ملک کا ایسا باشندہ جس کے بارے میں علم نہیں کہ وہ مسلمان ہے یا کافر، گاڑی کے ریڈی ایٹر یا پٹرول میں ہاتھ ڈال دے تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ریڈی ایٹر کا پانی یا پٹرول نجس ہو گیا ہے یا نہیں؟

---

۱) استفتاآت، ج ۱ص ۱۲۱، س ۳۲۲ ۲) استفتاآت، ج ۱ص ۱۰۳، س ۲۷۱

ج اگر اسے شک ہے تو پاک ہے۔(۱)

س ۸ مٹی کا کوزہ جس کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ پاک مٹی سے بنایا گیا ہے لیکن اس کا بیچنے والا "ہندو" ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ بنانے والا مسلمان تھا یا نہیں۔ کیا ایسا کوزہ پاک ہے؟ اور اگر پاک نہ ہو تو کیا اسے پاک کیا جا سکتا ہے؟ (مثلاً اسے چند دنوں تک پانی میں رکھا جائے)۔

ج پاک ہے، مگر یہ کہ آپ کو اس کے نجس ہونے کا علم ہو، اگر اس کے اندر سے نجس ہونے کا علم ہو تو وہ پاک نہیں کیا جا سکتا ہے۔(۲)

س ۹ غیر مسلم سے ہاتھ ملانے کا حکم کیا ہے؟

ج کوئی بات نہیں ہاتھ نجس نہیں ہوتا، اگر غیر مسلم کا ہاتھ مرطوب ہو تو تب نجس ہو گا۔(۳)

س ۱۰ ایسے گھروں اور بیتوں سے جہاں پہلے غیر مسلم رہتے تھے وضو کرنے سے عموماً پانی کی چھینٹیں بدن پہ پڑتی ہیں یا زمین سے ٹکرا کر انسان کے پیروں پہ پانی کی چھینٹیں پڑتی ہیں اس بات کے پیش نظر کہ عموماً زمین اور ٹوائیلٹ کو روز صرف ایک بار مائع مواد سے دھویا جاتا ہے کیا ایسی چھینٹیں نجس ہیں؟

---

۱) استفتاآت، ج ۱، ص ۶۳، س ۲۶۰ ۲) استفتاآت، ج ۱، ص ۶۴، س ۲۶۲

۳) استفتاآت، ج ۱، ص ۶۴، س ۲۶۳

ج اگر اس جگہ کی نجاست کے بارے میں آپ کو یقین ہو جہاں سے ٹکرا کر پانی کی چھینٹیں آپ پر پڑتی ہیں تو پرہیز کرنا ضروری ہے مگر یہ کہ چھینٹیں نلکے کے پانی کی ہوں۔ (۱)

س ۱۱ کھانے پینے کی چیزوں کی تیاری اور تقسیم کا کام وزارت تجارت کے ایک شعبہ کی نگرانی میں ہوتا ہے جس کے ذمہ باہر کے ممالک سے پنیر کی درآمد کا کام بھی ہے۔ حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ درآمداتی پنیر کا کچھ حصہ کمیونسٹ ممالک سے آتا ہے اور غیر مسلم ملازم پنیر کو ہاتھوں سے کاٹتے ہیں اور ڈبوں میں ڈالنے کے بعد ضرورت کے مطابق پانی بھی خود ہی ڈالتے ہیں۔ بنا برایں ایسے پنیر سے استفادہ کرنے کا شرعی حکم بیان فرمائیے ؟

ج اگر یقین حاصل ہو کہ غیر مسلم کا ہاتھ لگا ہے تو نجس کے حکم میں ہے اور اس کی تطہیر کے بعد استفادہ کیا جا سکتا ہے اور کوئی حرج نہیں۔(۲)

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۵۰۰، س ۲۰

۲) استفتاآت ج ۲، ص ۱۰۲، س ۲۶۹

کتا اور خنزیر:

خشکی میں رہنے والے کتے اور خنزیر کے بدن کے تمام حصے (باروح اور بے روح اجزاء) نجس ہیں پس اگر ان کا بدن کسی چیز سے مس ہو جائے اور دونوں میں سے ایک اس طرح سے گیلا ہو کہ دوسرے میں اس کی نمی سرایت کر جائے تو دوسری چیز بھی نجس ہو جائے گی، لیکن ان مواقع میں جہاں دونوں کے آپس میں مل جانے کا یقین نہ ہو یا گیلا ہونے کا علم نہ ہو یا رطوبت کا دوسری چیز میں سرایت کر جانے کا علم نہ ہو تو طہارت کے حکم میں ہے۔ (۱)

شراب:

مسئلہ ۱ شراب اور مست کر دینے والی ہر مائع چیز نجس ہے۔ (۲)

مسئلہ ۲ مست کر دینے والی ٹھوس چیز جیسے بھنگ اور حشیش نجس نہیں اگرچہ اسے پیسا جائے اور پانی سے ملا دیا جائے اور اسے مائع بنا دیا جائے۔ (۳)

---

۱) توضیح المسائل مسئلہ ۱۰۵ اور عروۃ الوثقیٰ ج ۱ ص ۷۹، مسئلہ ۱

۲) توضیح المسائل، مسئلہ ۱۱۱

۳) توضیح المسائل، مسئلہ ۱۱۱

مسئلہ ۲ دروازوں، کھڑکیوں، کرسیوں اور میزوں وغیرہ کو رنگنے کے لئے استعمال ہونے والے اسپرٹ کے بارے میں اگر معلوم نہ ہو کہ ایسی چیز سے بنایا گیا ہے جو مست کنندہ اور مائع ہے تو وہ پاک ہے۔(۱)

استفتاء

س ۱ کیا غیر ملکی (مردانہ اور زنانہ) پرفیوم جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ اس میں اسپرٹ موجود ہے یا نہیں، نجس ہے؟ اور اس کے لگانے سے بدن نجس ہو جاتا ہے یا نہیں۔

ج طہارت کے حکم میں ہے۔ (۲)

س ۲ رنگوں، دوائیوں، سینٹ اور عطر کی مختلف اقسام میں استعمال ہونے والا سپرٹ پاک ہے یا نہیں؟

ج سپرٹ پاک ہے جب تک اسکی نجاست کا یقین حاصل نہ ہو۔ (۳)

---

۱) توضیح المسائل م ۱۷

۲) استفتائات ج ۱ ص ۱۰۰ س ۲۶۲

۳) استفتائات ج ۱ ص ۱۰۰ س ۲۶۱

س ۳ کیمیائی اور صنعتی الکحل سے ہاتھوں کا لگنا کیا حکم رکھتا ہے؟

ج اگر معلوم نہ ہو کہ یہ الکحل مست کنندہ ہے اور مائع چیز سے حاصل شدہ ہے تو طہارت کے حکم میں ہے۔ (۱)

س ۴ شیمپو کے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں اس میں اسپرٹ شامل ہے کیا شیمپو نجس ہے یا نہیں؟

ج طہارت کے حکم میں ہے مگر یہ کہ ثابت ہو جائے کہ نجس اسپرٹ کی کوئی قسم اس میں ملی ہوئی ہو۔ (۲)

س ۵ باخبر افراد کا کہنا ہے کہ بعض پنیروں کا مواد جیسے پوڈر، گولیاں، غیر ملکی مائع اور اسی طرح ایران میں درآمد ہونے والے پنیر کا مواد "خنزیر کے پوڈر" سے لیا جاتا ہے، اس کا شرعی حکم بیان فرمائیے۔

ج جب تک اس کے نجس ہونے کا یقین حاصل نہ ہو وہ طہارت کے حکم میں ہے۔ (۳)

---

۱) استفتائات ج ۱ص ۱۰۰ س ۲۶۰

۲) استفتائات ج ۱ص ۱۰۱ س ۲۶۳

۳) استفتائات ج ۱ص ۱۰۰ س ۲۵۹

بیت الخلاء کے احکام:

مسئلہ ۱ بول و براز کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ یعنی سینہ اور شکم اور پچھلا حصہ یعنی پشت، قبلہ کی طرف نہیں ہونا چاہئے۔(۱) بنا بر ایں بیرون ملک ان ہوٹلوں، ریستورانوں اور مکانات میں جہاں ٹوائلیٹ بناتے وقت اس مسئلے کی طرف توجہ نہیں دی گئی ہے خیال رہنا چاہئے کہ ایسی حالت میں قبلہ رخ ہونا یا قبلہ کی جانب پشت کرنا حرام ہے۔لیکن اگر انسان کو معلوم نہ ہو کہ وہ قبلہ رخ ہے یا قبلہ کی طرف اس کی پشت ہے یا وہ بھول گیا ہو اور اسے بعد میں یاد آئے تو وہ گناہگار نہیں ہوگا۔

۲) مقام پاخانہ پانی سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر پتھر یا مٹی کے ڈھیلے وغیرہ سے نجاست کو برطرف کیا جائے تو اگرچہ اس مقام کا پاک ہو جانا محل تامل ہے (بنا بر احتیاط واجب پاک نہیں ہوتا *) لیکن نماز پڑھنے میں کوئی مانع نہیں ہے اور اگر کوئی لباس وغیرہ اس سے جا لگے تو وہ نجس نہیں ہوتا۔بنا بر این اگر ٹوائلیٹ میں ٹشو پیپر کے علاوہ کچھ نہ ہو تو اس کے ذریعے اس مقام کو صاف کیا جا سکتا ہے اور بعد ازاں پانی سے پاک کیا جا سکتا ہے۔(۲)

---

۱) توضیح المسائل،م ۵۹ ۲) توضیح المسائل،م ۶۸

* حضرت آیت اللہ العظمی اراکی کے فتوی کے مطابق ان چیزوں سے بھی پاک

مسئلہ ۲ مقام پیشاب کو پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے پاک نہیں کیا جاسکتا بنا برایں جہاں پر پانی نہ ہو اسے خشک کیا جاسکتا ہے تاکہ لباس وغیرہ نجس نہ ہو جائیں اور بعد میں پانی سے اسے پاک کیا جاسکتا ہے۔(۱)

ہو جاتا ہے لیکن کم از کم تین ٹکڑے ہونے چاہئیں۔

۱) توضیح المسائل م ۶۶

نماز

وضو:

مسئلہ ۱ اگر بیرون ملک سفر میں انسان ایسے حالات کا شکار ہو جائے کہ کسی عذر یا تقیہ کی وجہ سے وضو نہ کر سکے تو اسے تیمم کر لینا چاہئے۔(۱)

مسئلہ ۲ اگر بیرون ملک سفر میں ایسی جگہ جہاں دوسرے مسلمان بستے ہیں اس طرح کے حالات پیش آئیں کہ مذہب اہل سنت کے مطابق وضو کرنا لازم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اسی طرح وضو کرے اور اس کا وضو صحیح ہے۔(۲)

---

۱) تیمم کے مواقع سے آشنائی کے لئے توضیح المسائل کے مسئلہ ۶۴۸ کے بعد والے مسائل کی طرف رجوع کیجئے۔

۲) عروۃ الوثقیٰ، ج ۱، ص ۲۲۳، م ۳۵ اور ۳۶

وقت نماز:

ممکن ہے بیرون ملک کے مسافروں اور خصوصاً غیر اسلامی ممالک جہاں اذان نہیں کہی جاتی، کا سفر کرنے والوں کو نماز کے اوقات جاننے میں دشواری پیش آتی ہے لہذا اس حصے میں ان اوقات کا مختصر آتذکرہ کرتے ہوئے اس کے کچھ احکام بیان کریں گے۔ اوقات نماز کے بیان سے پہلے ان اوقات کا تعین کریں گے جن کے ذریعے اوقات نماز معین کئے جاتے ہیں۔

فجر صادق یا فجر دوم:

صبح کی اذان کے قریب (سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے) مشرق کی جانب سے ایک سفیدی (روشنی) اوپر کی طرف اٹھتی ہے جسے فجر اول کہا جاتا ہے، جب یہ سفیدی پھیل جائے تو یہ فجر دوم ہے اور یہ صبح کی اذان کا وقت ہے۔(۱)

---

۱) توضیح المسائل، م ۷۴۱

ظہر:

ایک لمبی لکڑی یا کسی اور چیز کو عمودی طور پر زمین میں گاڑ دیا جائے تو سورج کے طلوع کے وقت اس کا سایہ مغرب کی طرف اور کافی لمبا ہوتا ہے، اور سورج جتنا اوپر چڑھتا جاتا ہے یہ سایہ اتنا ہی چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انتہائی چھوٹا ہو جاتا ہے اور جب سورج مغرب کی طرف چلا جاتا ہے تو یہی سایہ مشرق کی طرف آجاتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھنے لگتا ہے۔(۱) جب سایہ اپنی کم ترین مقدار تک پہنچنے کے بعد پھر سے دوبارہ بڑھنے لگے تو وہ وقت ظہر ہے۔(۲)

مغرب:

مغرب اس وقت ہوتی ہے جب سورج کے غروب کے بعد مشرق کی جانب پیدا ہونے والی سرخی ختم ہو جائے۔(۳) (یعنی سورج کے غروب ہونے کے تقریباً ۱۰ سے ۱۵ منٹ بعد مغرب ہے)

---

۱) خط استوا کے اوپر یا نزدیک کے علاقے میں ممکن ہے ظہر کے وقت سایہ پوری طرح ختم ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ دوبارہ نمودار ہونے لگے۔

۲) توضیح المسائل، م ۷۲۹

۳) توضیح المسائل، م ۷۳۵

آدھی رات:

اگر غروب خورشید سے اذان صبح تک کی مدت کو نصف کیا جائے تو آدھی رات کا وقت معلوم ہو جاتا ہے۔(۱) (یعنی ظہر شرعی کے تقریباً سوا گیارہ گھنٹے بعد آدھی رات کا وقت ہوتا ہے)

یومیہ نماز کے اوقات

نماز فجر کا وقت:

اذان فجر سے سورج کے طلوع ہونے تک

نماز ظہر کا وقت:

اول ظہر کے وقت سے اس وقت تک ہے کہ جب مغرب سے پہلے ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کا وقت باقی بچے۔

---

۱) توضیح المسائل، م ۷۴۹

نماز عصر کا وقت:

نماز ظہر کے وقت سے ایک چار رکعتی نماز کی مدت گذرنے کے بعد سے مغرب تک ہے۔

نماز مغرب کا وقت:

مغرب کے وقت سے اس وقت تک ہے کہ جب آدھی رات سے پہلے ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کا وقت باقی بچے۔

نماز عشاء کا وقت:

وقت مغرب سے ایک تین رکعتی نماز پڑھنے کی مدت گذرنے کے بعد آدھی رات تک ہے۔ (ا)

ا) توضیح المسائل م ۷۳۶،۷۳۱

مسئلہ ۱ اگر انسان سفر کے آغاز سے پہلے ظہر و عصر کی نماز گھر میں پڑھ لے پھر ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کا آغاز کرے اور ایسے وقت میں اپنی منزل تک پہنچ جائے کہ وہاں ابھی ظہر کا وقت نہیں ہوا تو اس صورت میں نماز ظہر و عصر دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ایسے وقت میں اپنی منزل پر پہنچے جب ابھی نماز ظہر و عصر کا وقت باقی ہو تب بھی دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

مسئلہ ۲ طلوع آفتاب کے بعد اگر انسان سفر کا آغاز کرے اور اس نے نماز فجر ادا نہ کی ہو اور طلوع آفتاب سے پہلے اپنی منزل پر پہنچے تو لازم ہے کہ نماز فجر ادا کی نیت سے پڑھے۔ (۲)

مسئلہ ۳ اگر انسان نے نماز ظہر و عصر نہ پڑھی ہو اور مغرب کے بعد (جب نماز ظہر و عصر قضا ہو چکی ہو) ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کا آغاز کرے اور جہاز کے فضا میں بلند ہونے کے بعد سورج کو دیکھ لے تو اسے چاہئے کہ جہاز کے اندر ہی وقت گذرنے سے پہلے ادا کی نیت سے نماز پڑھے حتی اگر صرف ایک رکعت نماز پڑھنے کی مدت باقی ہو۔ (۳) *

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۶۳۲، م ۲

۲-۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۶۳۳، م ۴

* یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر جہاز شہر سے اتنے فاصلے پر پہنچ جائے کہ شہر کی

مسئلہ ۴ اگر ہوائی جہاز کے پرواز کے وقت نماز کا وقت نہ ہوا ہو مثلاً پرواز اذان صبح سے پہلے ہو اور جہاز کے اندر نماز کا وقت ہو جائے اور منزل تک پہنچنے سے پہلے وقت ختم ہو رہا ہو یعنی جہاز طلوع آفتاب سے پہلے منزل پر نہ پہنچتا ہو تو نماز جہاز کے اندر پڑھنی چاہئے۔

قبلہ:

نماز، دفن میت اور ذبح حیوان کعبہ کی طرف ہونا چاہئے، وہی کعبہ جو مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

قبلہ کے تعین کا طریقہ

* انسان کو خود یقین ہو یعنی قبلہ کی سمت کو جانتا ہو۔
* دو عادل گواہی دیں۔
* ایسا شخص بتائے جو علمی قواعد کے رو سے قبلہ کی سمت کو جانتا ہو اور اس پر اطمینان کیا جا سکے۔

دیواریں نظر نہ آئیں اور عموماً اذان کی آواز بھی وہاں تک نہ پہنچتی ہو تو اس صورت میں نماز قصر پڑھی جائے گی۔

* مسجدوں کے محراب اور مسلمانوں کی قبروں سے قبلہ کی سمت کا گمان حاصل ہو۔

سمتوں کے ذریعے قبلہ کا تعین:

اگر انسان کو معلوم ہو کہ وہ زمین کے کس حصے میں موجود ہے اور اسے قبلہ کے مقام کے بارے میں بھی علم ہو تو وہ قبلہ کے حدود کو جان سکتا ہے۔

چونکہ مکہ مکرمہ کرہ ارض کے شمالی حصے میں راس السرطان کے مدار کے قریب (جنوب کی طرف) واقع ہوا ہے لہذا اگر محترم مسافرین سفر کے دوران متوجہ ہوں کہ وہ ملک جس کی طرف وہ سفر کر رہے ہیں مکہ مکرمہ کے کس طرف واقع ہے تو وہ چار سمتوں میں سے کسی ایک سمت کو جاننے کے بعد قبلہ کی سمت کو جان سکتے ہیں۔مثال کے طور پر شام، اردن، ترکی اور روس مکہ مکرمہ کے شمال میں، یمن، سومالیہ، ایتھوپیا، کینیا اور تنزانیا مکہ مکرمہ کے جنوب میں، پاکستان، ہندوستان، چین، بنگلادیش، تھائی لینڈ مکہ مکرمہ کے مشرقی سمت میں، مصر، نائیجیریا، مالٹا، چاڈ، مورتیانیہ، پانامہ اور میکسیکو مکہ مکرمہ کے مغرب میں واقع ہیں۔

یورپ اور شمالی امریکہ کے ممالک مکہ مکرمہ کے شمال مغربی حصہ میں، بہت سے ایشیائی ممالک مکہ مکرمہ کے شمال مشرقی سمت میں اور آسٹریلیا کے ممالک

جنوب مشرق میں، افریقہ اور جنوبی امریکہ کے بہت سے ممالک مکہ مکرمہ کے جنوب مغربی حصہ میں واقع ہیں۔ بنا بر این جو لوگ مکہ مکرمہ کے مشرق میں واقع ممالک کا سفر کرتے ہیں ان کے مغربی سمت میں قبلہ واقع ہو گا اور جو لوگ مغرب کی طرف سفر کرتے ہیں قبلہ ان کے مشرق میں واقع ہو گا۔

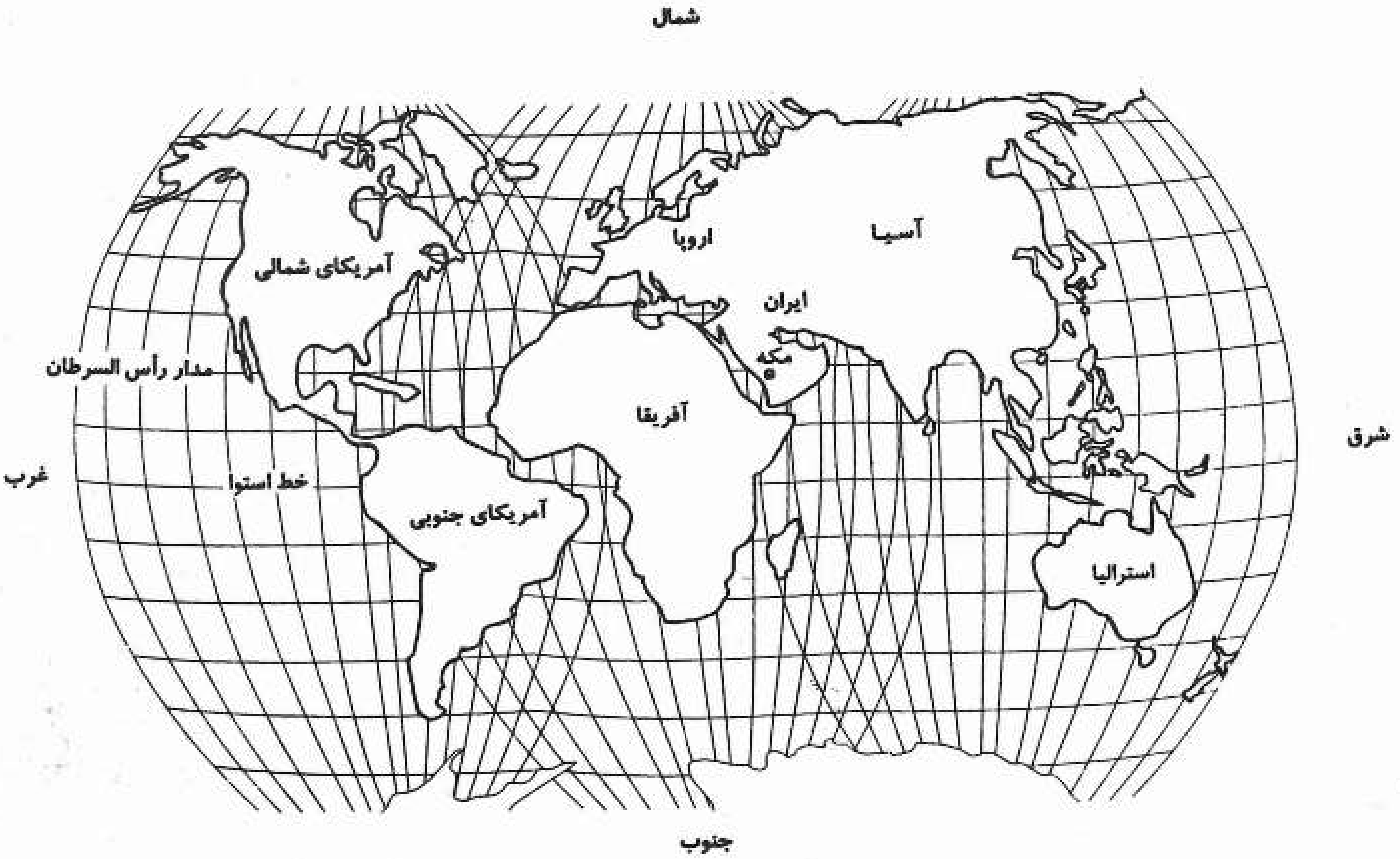
شمال
آسیا
اروپا
آمریکای شمالی
ایران
مکه
مدار رأس السرطان
آفریقا
شرق
غرب
خط استوا
آمریکای جنوبی
استرالیا
جنوب

یہاں پر قارئین کرام کی آگاہی کیلئے سمت شناسی کے قواعد کا مختصر تعارف سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی کتاب "جہت یابی" سے پیش کرتے ہیں۔

سمتیں

چار اصلی سمتیں شمال، جنوب، مشرق و مغرب ہیں اور چار فرعی سمتیں شمال مشرق، جنوب مغرب، شمال مغرب و جنوب مشرق ہیں۔

دن کے وقت سمت شناسی

آسمان میں سورج کا مقام دیکھ کر سمت کی شناخت کرنا:

صاف موسم میں دن کے وقت آسمان میں سورج کے مقام کو دیکھتے ہوئے اندازے سے سمت کی شناخت ممکن ہے۔

زمین کے شمالی نیم کرہ میں طلوع ہوتے وقت سورج مشرق کی سمت میں نظر آتا ہے

- ظہر سے پہلے جنوب مشرق میں نظر آتا ہے
- ظہر کے وقت جنوب کی سمت میں نظر آتا ہے
- ظہر کے بعد جنوب مغرب میں
- غروب کے وقت مغرب میں نظر آتا ہے

زمین کے جنوبی حصے میں ظہر سے پہلے سورج شمال مشرق میں نظر آتا ہے۔

- ظہر کے وقت شمال کی سمت میں۔
- ظہر کے بعد شمال مغرب میں نظر آتا ہے۔

اس لحاظ سے سورج کا مقام دیکھتے ہوئے یہ جاننے کے بعد کہ دن کا کون

سا وقت ہے اندازاً سمت کا تعین ممکن ہے۔

زمین کے شمالی حصے میں سورج کا مقام:

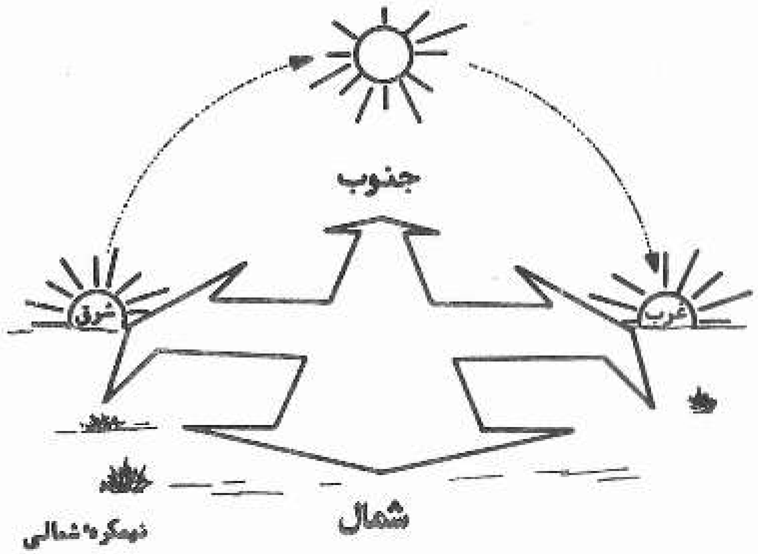

سوئیوں والی گھڑی کے ذریعے سمت شناسی:

گھڑی کے ذریعے سمت شناسی کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

- تیزی اور سادہ طریقے سے سمت شناسی ممکن ہے۔
- راہ چلتے یا گاڑی میں گزرتے ہوئے بھی سمت شناسی ممکن ہے۔
- اگر ہوا صاف نہ ہو اور بادل یا کہر آسمان پر موجود ہو جس کی وجہ سے سایہ

نہ بن سکتا ہو لیکن بادلوں اور کہر کے پیچھے سورج کو دیکھا جا سکتا ہو، تب بھی اس روش سے سمت شناسی کی جا سکتی ہے۔

سمت شناسی کا طریقہ کار

گھڑی کے ڈائل کو افقی طور پر اس طرح سے ہاتھ پر لیں کہ گھنٹے کی سوئی کی نوک سورج کی طرف ہو، اس حالت میں گھنٹے کی سوئی اور عدد ۱۲ کے درمیانی حصہ کا زاویہ زمین کے شمالی حصے میں سمت جنوب کو اور زمین کے جنوبی حصے میں شمالی سمت کو معین کر دے گا۔

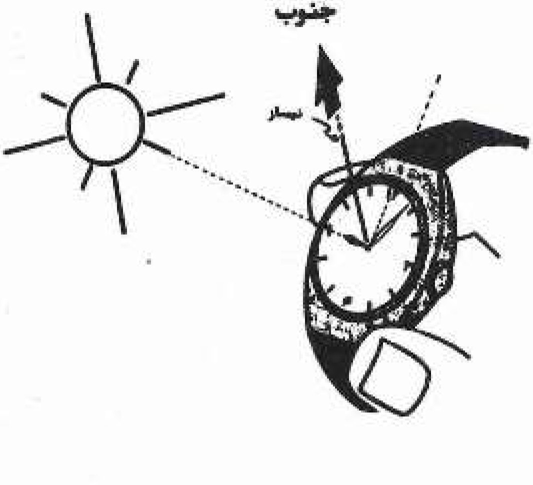

- ظہر سے پہلے ۱۲ کے عدد اور گھنٹے کی سوئی کا درمیانی زاویہ سوئی کے دائیں سمت اور ظہر کے بعد سوئی کے بائیں جانب واقع ہوتا ہے۔

ستارہ جدی کے ذریعے سمت شناسی

ستارہ جدی جو قطبی ستارہ اور شمالی ستارہ بھی کہلاتا ہے۔ صفر سے ۶۶ درجہ شمالی عرض بلد میں رات کے وقت سمت شناسی کا بہترین اور صحیح ترین ذریعہ شمار ہوتا ہے کیونکہ شمال کے قطبی حصے کے علاوہ زمین کے شمالی حصے میں جہاں کہیں بھی ستارہ جدی کی طرف رخ کیا جائے تو سامنے کی سمت شمال کی ہوگی۔

ستارہ جدی سے ایک سیدھی لکیر افق تک کھینچنے سے جغرافیائی لحاظ سے سمت شمال معین ہو جاتی ہے۔

یہ سیدھی لکیر جس نقطے پر افقی دائرے کے اوپر سے گذرے گی وہ نقطہ جغرافیائی لحاظ سے شمال ہو گا۔

آسمان میں موجود بے شمار ستاروں کے مابین "قطبی ستارے" کو ڈھونڈنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم ستاروں کے دو مجموعوں کو پہچان لیں جن میں سے ایک "دب اکبر" اور دوسرا "ذات الکرسی" کہلاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کی نسبت مقام اور دونوں کے قطبی ستارے کی نسبت مقام کو جان لیں۔

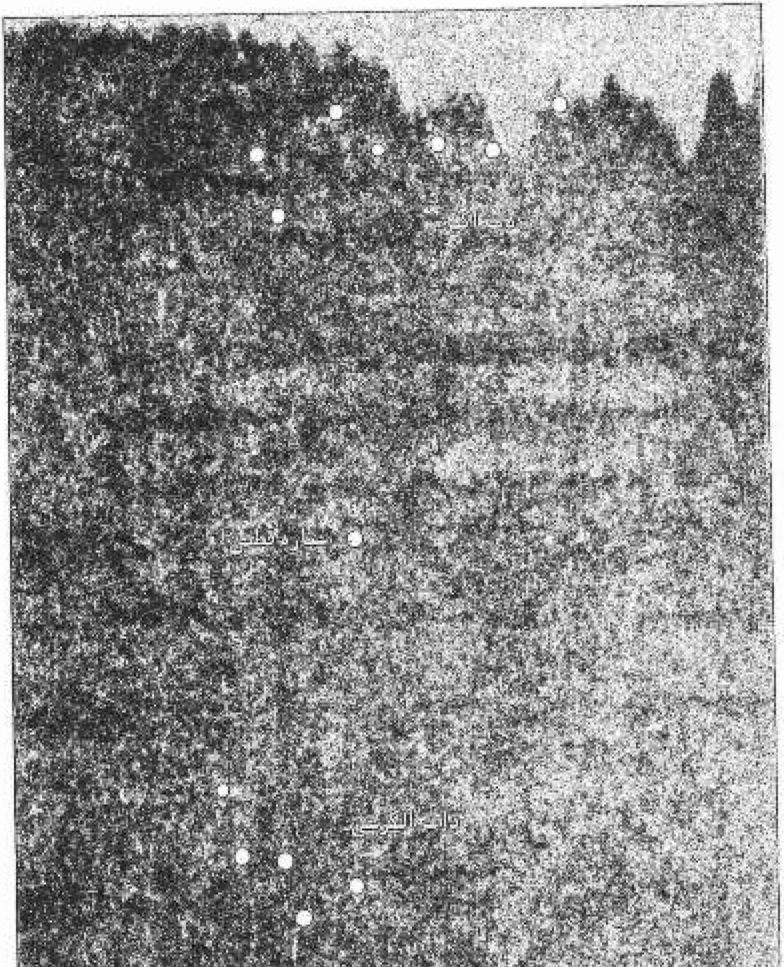

مدار راس السرطان اور مکہ مکرمہ کا مقام

۲۲ جون کے دن ظہر کے وقت سورج کی روشنی ۲۷۔۲۳ درجہ شمالی عرض بلد پہ واقع تمام علاقوں پہ عمود آ پڑتی ہے۔ ان نقطوں کے مجموعے سے زمین کے شمالی حصے پہ ایک مدار فرض کیا جاتا ہے جسے "مدار راس السرطان" کہتے ہیں۔ *

---

* راس السرطان:

خط سرطان کا وہ نقطہ کہ جب سورج وہاں ۲۱ جون کو پہنچتا ہے تو پاکستان اور ہندوستان میں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔ (مترجم)

(فیروز اللغات ص ۷۹۶)

مدار راس السرطان کے اوپر والے شمالی حصے کے کسی بھی نقطے پر اور "راس الجدی کے مدار" سے نیچے کے جنوبی حصے کے کسی بھی نقطے پر دھوپ عمودی طور پر نہیں پڑتی۔ "راس السرطان کے مدار" کے شمالی ممالک اور ایران کے تمام موسموں میں ظہر شرعی کے وقت سورج جنوب کی طرف نظر آتا ہے۔ اسی لئے ایران سمیت ان تمام ممالک میں ظہر کے وقت "شاخص" کا سایہ شمال کی طرف وجود میں آتا ہے، لیکن ان ممالک میں جو "راس السرطان کے مدار" اور "الجدی" کے درمیان خط استوا کے اطراف میں واقع ہیں۔ سال کے بعض موسموں میں شاخص کا سایہ شمال اور بعض میں مائل بہ جنوب ہوتا ہے اور ممکن ہے کبھی کبھی ظہر کے موقع پر سورج کی شعاعیں عمودی طور پر شاخص پر پڑیں جس کی وجہ سے ظہر کے موقع پر ان علاقوں میں شاخص کا سایہ بالکل ہی ختم ہو جائے۔

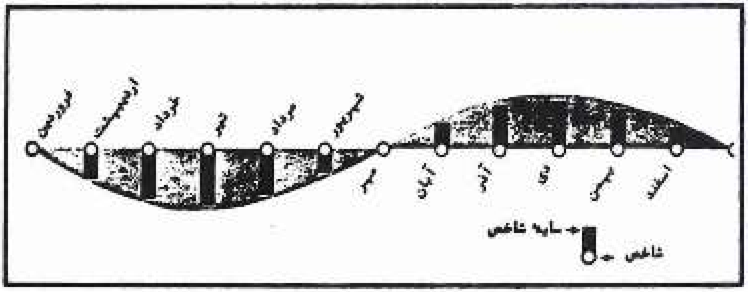

* شاخص: ڈنڈے کی طرح کی ایسی لمبی چیز کو کہتے ہیں جسے زمین پر عمودی طور پر گاڑ دیا جاتا ہے تاکہ سورج کے سائے کے رخ کو جانچا جائے۔

چونکہ مکہ مکرمہ اسی علاقے میں واقع ہے اس لئے سال کے دو دنوں میں یعنی ۲۷ مئی اور ۱۵ جولائی کو ظہر کے وقت سورج کی شعاعیں عمودی طور پر خانہ کعبہ پر پڑتی ہیں اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں سورج کی مدد سے قبلہ کے رخ کو معین کیا جا سکتا ہے، یعنی مکہ مکرمہ کے وقت کے مطابق ظہر شرعی (عین زوال) کے موقع پر اگر سورج کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں تو ہمارا رخ کعبہ کی طرف ہو گا دوسرے لفظوں میں ان دو دنوں میں زمین کے جس بھی حصے میں ہم ایک شاخص نصب کر دیں، اس کے سایہ کا رخ قبلہ کی جانب ہوگا۔ (۱) لیکن خط استوا کے علاقے میں ۲۳ ستمبر اور ۲۱ مارچ کے دو دنوں میں ایسا ہوتا ہے۔

سمت قبلہ سے نا آشنا کا فریضہ

اگر کوئی شخص ایسے حالات سے دوچار ہو جائے کہ کسی طرح سے بھی قبلہ کی سمت کا تعین نہ کر سکے اور قبلہ اسے معلوم نہ ہو تو اگر وقت وسیع ہو تو چار طرف رخ کر کے نماز ادا کرنی چاہئے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو تین طرف منہ کر کے نماز پڑھے، اور اگر وقت کم ہو تو دو طرف رخ کر کے نماز ادا کرے اور اگر اتنا بھی وقت نہ ہو تو ایک طرف منہ کر کے نماز ادا کرنی چاہئے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل حالات میں سے کوئی ایک صورت پیش آ سکتی ہے۔

---

۱) رسالہ "نور علم" نمبر ۸، ص ۹۔

* قبلہ کی سمت کا علم حاصل نہ کر سکے، اس صورت میں پڑھی ہوئی نماز کافی ہے۔
* بعدمیں اسے معلوم ہو جائے کہ قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھی تھی، تو اس کی نماز صحیح ہے۔
* بعدمیں اسے معلوم ہو جائے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھی تھی، تو اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھنی چاہئے۔
* بعد میں معلوم ہو جائے کہ قبلہ کی دائیں یا بائیں طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی، تو اسے دوبارہ نماز پڑھنی چاہئے۔
* بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس کی نماز قبلہ کی طرف نہ تھی لیکن پوری طرح دائیں یا بائیں جانب بھی نہ تھی اس صورت میں اس کی نماز صحیح ہے۔(۱)

وضاحت:

اگر وہ چار اطراف کا رخ کر کے نماز ادا کرے ان میں سے ایک نماز ضرور قبلہ کی جانب یا ذرا دائیں یا بائیں ادا ہو گی اور اگر دو یا تین طرف رخ کر کے نماز پڑھے اور ان میں سے ایک قبلہ رخ یا قبلے سے دائیں یا بائیں جانب ادا کی گئی ہو تو کافی ہے۔

---

۱) استفتاآت، ج۱، ص ۱۲۵، س ۳۲

دو مسئلے:

مسئلہ ۱ چونکہ زمین گول ہے اور دونوں سمتوں سے کعبہ کی جانب ایک لکیر کھینچی جا سکتی ہے لہذا اس سمت کا انتخاب کرنا چاہئے جس میں کعبہ سے فاصلہ کم ہو، پس اگر انسان ایسے علاقے کا سفر کرے جہاں پر کعبہ کا فاصلہ دونوں اطراف سے مساوی ہو تو وہ دونوں طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۱)

مسئلہ ۲ اگر انسان ہوائی جہاز، ریل گاڑی یا بس میں نماز پڑھ رہا ہو * تو جہاں تک ممکن ہو قبلہ کی رعایت ضروری ہے لہذا اس کی حرکت کے ساتھ ساتھ اپنا رخ بھی قبلہ کی طرف موڑتا رہے اور نماز جاری رکھے۔ (۲)

---

۱) استفتاآت، ج ۱، ص ۱۳۲، س ۲۷

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۵۱، م ۱۵

* نمازی کے مکان کو بے حرکت ہونا چاہیئے لہذا ہوائی جہاز، ٹرین یا گاڑی میں حالت اضطرار کے علاوہ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

س: ہوائی جہاز کے اندر نماز پڑھنا اور قبلہ کے تعین کا طریقہ کیا ہے؟ مہربانی کر کے اپنی رائے بیان فرمائیے۔

ج: نماز پڑھنے والے کو تحقیق کر کے قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنی چاہئے اگر معلوم نہیں کر سکتا تو اس طرف رخ کر کے نماز پڑھے جس طرف کے بارے میں اسے گمان ہو۔(۱)

نماز گذار کا لباس

نماز گذار کے لباس کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ لباس مردار یا حرام گوشت حیوان کے اجزاء میں سے نہ ہو، اس کے علاوہ لباس کو پاک بھی ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱ اگر نماز گذار کا لباس حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنایا گیا ہو اگرچہ وہ اجزاء بے روح ہی کیوں نہ ہوں جیسے اون یا بال، اس لباس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔(۲) *

---

۱) استفتائات، ج ۱، ص ۱۳۵، س ۲۹ ۲) توضیح المسائل، م ۸۴۴

* لباس اگر بے روح اجزاء سے بنایا گیا ہو تو نجس نہیں اور نماز کے علاوہ اس کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ ۲ نماز گذار کے لباس کے علاوہ حرام گوشت حیوان کا کوئی بھی جزء، نمازی کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے، بنا بر این اگر گھڑی کا سٹپ، بیلٹ یا بٹن وغیرہ حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنے ہوئے ہوں تو ان کے ساتھ نماز باطل ہے۔ (۱)

مسئلہ ۳ ایسے لباس کے ساتھ جو حلال گوشت حیوان کے بال، اون اور پر سے بنایا گیا ہو، نماز پڑھنا صحیح ہے چونکہ نہ وہ نجس ہے اور نہ با روح مردار کے اجزاء میں سے ہے اور نہ ہی حرام گوشت حیوان کا جزء ہے۔(۲)

مسئلہ ۴ غیر اسلامی ممالک میں حیوان کے با روح اجزاء سے بنائے جانے والے لباس میں نماز باطل ہے مگر یہ کہ اس حیوان کا شرعی طریقے سے ذبح کیا جانا معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۵ اگر لباس کا ایک حصہ یا ایک چھوٹا جزء بھی "مردار" حیوان کے اجزاء بدن سے بنایا گیا ہو تو اس میں نماز باطل ہے۔ (۳)

مسئلہ ۶ احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسی چیز جو مردار کے با روح اجزاء سے بنائی گئی ہو، نمازی کے ہمراہ نہ ہو۔ (۴)

---

۱) توضیح المسائل، م ۸۲۳
۲) توضیح المسائل، م ۸۲۳
۳) توضیح المسائل، م ۸۲۱
۴) توضیح المسائل، م ۸۲۲

مسئلہ ۷ اگر انسان کو شک ہو جائے کہ یہ لباس حلال گوشت حیوان کے اجزاء سے بنایا گیا ہے یا حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے، چاہے وہ لباس اسلامی ملک کا بنا ہوا ہو یا غیر اسلامی ملک کا، تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

مسئلہ ۸ اگر بھول کر ایسے لباس میں نماز پڑھے جو حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنا ہوا ہو اور بعد میں اسے یاد آئے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔(۲)

نماز گذار کی جگہ

ہوائی جہاز اور سمندری جہاز میں نماز

مسئلہ ۱ نماز گذار کی جگہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ ساکن ہو۔ لہذا ہوائی جہاز اور سمندری جہاز، ریل گاڑی اور دوسری گاڑیوں میں چلتی حالت میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ لیکن اگر انسان ایسی حالت میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو مثلاً اگر وہ گاڑی کے ٹھہرنے کا انتظار کرے تو وقت نماز گذر جاتا ہو اور نماز قضا ہو جاتی ہو تو جہاں تک ممکن ہے نماز کی دوسری شرائط کا خیال رکھے، یعنی اس طرح سے عمل کرے:

---

۱) توضیح المسائل، م ۸۴۷ ۲) توضیح المسائل، م ۸۴۷

* نماز کے لئے وضو کرے اگر وضو نہ کرسکتا ہو تو تیمم کرے اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط مستحب ہے کہ نماز پڑھے اور بعد میں اس کی قضا بجالائے۔
* اگر ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور ایسا ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔
* قبلہ کی سمت کا خیال رکھے اور اگر سواری کا رخ تبدیل ہو جائے تو نماز گزار بھی اپنا رخ قبلہ کی جانب تبدیل کرے۔
* کاغذ پر بھی سجدہ جائز ہے چنانچہ اگر مٹی، پتھر یا سجدہ گاہ موجود نہ ہو تو کاغذ پر سجدہ کیا جاسکتا ہے۔
* اگر نماز کی کچھ شرائط کا لحاظ نہیں رکھ سکتا تو جس طرح نماز پڑھنا ممکن ہو اسی طرح پڑھنا چاہئے۔(۱)

مسئلہ ۲ نماز پڑھنے کی جگہ کی ایک شرط اس کا مباح ہونا ہے، یہ اس صورت میں ہے جب اسے جگہ غصبی ہونے کا علم ہو لہذا جہاں پر جگہ کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو وہاں پر نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۵۱، م ۱۵

۲) توضیح المسائل، م ۸۷۰ و تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۴۷، م ۱

مسئلہ ۲ اگر ایسی جگہ نماز پڑھے جس کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ غصبی ہے اور بعد میں اسے معلوم ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔(۱)

مسئلہ ۴ اگر انسان غصبی جگہ میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔(۲)

یہودی و عیسائی عبادتگاہیں

۱) کلیسا و کنیسا* میں نماز پڑھنا اشکال نہیں رکھتا اگرچہ ان کی اجازت کے بغیر ہو ایسے ہی جیسے مسلمانوں کی مسجد میں۔(۳)

۲) یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی طہارت کا خیال رکھنا بھی لازم ہے اور احتیاط واجب کی بناء پر انہیں نجس کرنے سے پرہیز کیا جائے۔(۴)

---

* کلیسا عیسائیوں کی اور کنیسا یہودیوں کی عبادتگاہوں کو کہتے ہیں۔(مترجم)

۱-۲) توضیح المسائل، م ۸۷۰ و تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۴۷، م ۱

۳) العروۃ الوثقیٰ، ج ۱، ص ۴۵۱، م ۱

۴) العروۃ الوثقیٰ، ج ۱، ص ۷۰، م ۱۵

نماز با جماعت

ان مسافروں کو جو ایسے اسلامی ممالک کا سفر کرتے ہیں جہاں کی اکثریت یا تمام آبادی اہل سنت مسلمانوں پر مشتمل ہے نماز جماعت کے بارے میں چند مسائل کی طرف متوجہ کرنا ضروری ہے:

مسئلہ ۱ اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت اور ان کے ہمراہ یومیہ واجب نمازیں پڑھنا کفایت کرتا ہے اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت کرنا مسجد الحرام اور مسجد النبی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ دوسری مساجد میں بھی کفایت کرتی ہے۔(۲)

مسئلہ ۳ جب مسجد الحرام یا مسجد النبی میں نماز جماعت پڑھی جائے تو مومنین وہاں سے باہر نہ نکلیں اور جماعت کو ترک نہ کریں بلکہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نماز جماعت پڑھیں۔(۳)

---

۱) استفتاءات حج، س ۳۱

۲) استفتاءات حج، س ۳۲

۳) مناسک حج، ص ۲۷۹، م ۱

مسئلہ ۴ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ہوٹلوں اور مسافر خانوں میں نماز با جماعت نہیں پڑھنی چاہئے۔ البتہ باقی مسلمانوں کے مساجد میں نماز با جماعت پڑھی جاسکتی ہے۔(۱)

مسئلہ ۵ مسجد النبی (ص) کے اندر قالینوں پر سجدہ کیا جا سکتا ہے اور سجدہ گاہ رکھنا جائز نہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں پتھر ہو اور اپنے ساتھ چٹائی وغیرہ لے جانا لازم نہیں ہے * لیکن اگر خیال رکھا جائے کہ ایسا کام انجام نہ پائے جو توہین کا باعث بنے اور اپنے ساتھ جائے نماز کے طور پر چٹائی لے جائیں اور اس پر نماز پڑھیں جیسا کہ دوسرے مسلمانوں میں بھی رائج ہے تو اشکال نہیں ہے، لیکن تاکید کی جاتی ہے کہ ایسے عمل سے اجتناب کیا جائے جو بے حرمتی اور انگشت نمائی کا موجب بنے۔(۲)

---

۱) مناسک حج، ص ۲۰۹، م ۱

۲) مناسک حج، ص ۲۰۹، م ۲

* چونکہ آجکل کے زمانے میں ایسے اعمال وہاں پر مذہب تشیع کی توہین کا باعث بنتے ہیں لیکن ایسی جگہ جہاں توہین کا باعث نہ بنیں اور تقیہ کا مقام بھی نہ ہو تو معمول کے مطابق نماز پڑھنی چاہیئے۔

استفتاء

س ۱ مسجد النبی (ص) میں نماز جماعت کے اختتام کے بعد کیا مسجد کے قالینوں پر سجدہ کیا جاسکتا ہے یا ایسی جگہ جانا چاہئے جہاں پر فرش پتھر کا ہو اور پتھر پر نماز پڑھنی چاہئے ؟

ج ایسی جگہ جانا ضروری نہیں ہے جہاں پتھر کا فرش بنا ہوا ہو۔(۱)

س ۲ اگر نماز ایسی کیفیت کے ساتھ پڑھی جائے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اہل سنت کی رائے کے مطابق ہے یا نہیں جیسے اگلی صف والے نمازیوں کی پشت پر سجدہ کرنا اور اتصال کی رعایت نہ کرنا وغیرہ کیا ایسی صورت میں نماز کا اعادہ کرنا چاہئے ؟

ج نماز کا اعادہ کیا جائے۔(۲)

س ۳ جو لوگ نماز مغرب میں شرکت کرنے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ * کی مسجدوں میں داخل ہوتے ہیں اور اپنی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں، کیا نماز جماعت کے فوراً بعد نماز عشاء پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (کیونکہ اہل سنت کے نزدیک مغرب کا وقت اہل تشیع کی نسبت جلدی ہوتا ہے)۔

---

۱) مناسک حج، ص ۲۸۴، س ۲۳ ۲) مناسک حج، ص ۲۸۵، س ۲۷

* باقی سب جگہ بھی یہی حکم ہے۔

ج کوئی مانع نہیں ہے اور اگر وقت نہیں ہوا ہو تو صبر کرنا چاہیئے۔(۱)

س۴ اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت نماز مغرب کی جگہ لے سکتی ہے یا نہیں جبکہ ان کے نزدیک نماز مغرب کا وقت اہل تشیع کے نزدیک مغرب کے شرعی وقت سے جلدی ہوتا ہے؟

ج مذکورہ فرض میں نماز جماعت صحیح ہے اور اعادہ کی ضرورت نہیں۔(۲)

س ۵ اہل سنت نماز میں سجدہ گاہ نہیں رکھتے اور ان کے سجدے کی جگہ دری پر ہوتی ہے، کیا ان سے وحدت کی خاطر ہم بھی اس جگہ دری پر سجدہ کر سکتے ہیں جہاں ان کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ہوں؟

ج صرف وحدت ان چیزوں پر سجدے کا جواز نہیں بن سکتی جن پر سجدہ صحیح نہیں۔ * (۳)

س ۶ بعض ممالک میں ایسے افراد دیکھنے میں آئے جو تشہد کی حالت میں شہادتین (توحید اور رسالت کی شہادت) کے بعد شہادت ثالث یعنی علیا ولی اللہ کی شہادت بھی پڑھتے ہیں، کیا امیر المومنین (ع) کی ولایت کی شہادت یا شہادتین کے بعد کوئی اور چیز مستحب ہے یا مبطل نماز ہے؟ وضاحت فرمائیے۔

---

۱) مناسک حج، ص ۲۸۵، س ۲۹ ۲) استفتاآت ج، س ۵۴

۳) استفتاآت، ج ۱، ص ۱۶۴، س ۱۳۵ * یہ جواب اس جگہ سے متعلق ہے

ج نماز میں تشہد اس طرح پڑھنا چاہئے جس طرح (احادیث) میں وارد ہوا ہے اور عام طور پر پڑھا جاتا ہے۔ (۱)

س ۷ حج کے موقع کے علاوہ کیا شیعہ حضرات اہل سنت امام جماعت کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

س ۸ کچھ مومنین نے اہل سنت کے بعض افراد سے مل کر ایک ایسے محلے میں مسجد بنائی جہاں دونوں مذہب کے لوگ رہتے ہیں، اور تمام رسومات میں دونوں استفادہ کرتے ہیں، لیکن امام جماعت اور نماز کے ادا کا طریقہ خصوصاً سجدہ کرنے کی جگہ اہل سنت کے مطابق ہے اور شیعہ بھی اتحاد اور اپنے فرائض کی ادائگی کی خاطر شرکت کرنے پر مجبور ہیں، اس صورت میں دریوں اور قالینوں پر سجدے کا کیا حکم ہے؟

ج اگر دونوں مذاہب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور تقیہ کا مقام نہیں ہے تو اس صورت میں قالین اور دریوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

جہاں سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا مذہب کی توہین کا باعث نہ بنے۔
(نماز جماعت کے مسئلہ سے رجوع کیجئے)

۱) استفتائات، ج ۱ص ۱۴۹، س ۴۳۶

۲) استفتائات، ج ۱ص ۲۷۹، س ۸۳

۳) استفتائات ج ۱ص ۲۷۹، س ۸۲

نماز مسافر

مسئلہ ۱ اگر سفر آٹھ فرسخ یعنی ۴۵ کلو میٹر سے کم نہ ہو تو ایسی صورت میں مسافر کو چار رکعت والی نماز دو رکعتوں میں (قصر کرکے) پڑھنی چاہئے۔(۱)

مسئلہ ۲ سفر پر روانہ ہونے والے کو چاہئے کہ اس وقت اپنی نماز قصر پڑھے جب کم از کم اس جگہ سے اتنی دور پہنچ جائے کہ وہاں کی دیواروں کو نہ دیکھ سکے اور اس جگہ کی اذان بھی نہ سن سکے، اگر اتنے فاصلے پر پہنچنے سے پہلے نماز پڑھنا چاہے تو وہ پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

مسئلہ ۳ جس مسافر کا ارادہ ایک جگہ کم از کم دس دن تک رہنے کا ہو یا وہ جانتا ہو کہ کم از کم دس دن تک وہاں رہنا پڑے گا اسے وہاں اپنی نماز پوری پڑھنی پڑے گی۔(۳)

مسئلہ ۴ جس مسافر نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کر لیا ہو اگر دس دن سے زیادہ رہے تو جب تک سفر نہیں کرتا اپنی نماز پوری پڑھے گا اور دوبارہ قصد کرنا ضروری نہیں ہے۔(۴)

۱-۲) توضیح المسائل، ص ۱۷۲، نماز مسافر

۳) توضیح المسائل، م ۱۳۲۵ ۴) توضیح المسائل، م ۱۳۲۷

مسئلہ ۵ جو شخص ایک جگہ شش و پنج کے عالم میں تیس دن گزار دے یعنی اسے معلوم نہ تھا کہ وہ رہے گا یا چلا جائے گا اور اسی حالت میں تیس دن گذر گئے اور وہ کہیں نہیں گیا تو اس صورت میں تیس دن کے بعد اسے اپنی نماز پوری پڑھنی چاہئے۔(۱)

مسئلہ ۶ جو مسافر اپنے وطن واپس جا رہا ہو جب ایسی جگہ پہنچ جہاں سے وطن کی دیواریں نظر آتی ہوں اور اذان کی آواز سنائی دیتی ہو تو اسے اپنی نماز پوری پڑھنی چاہئے۔(۲)

مسئلہ ۷ ایسا مسافر جسے سفر کے دوران چار رکعتوں والی نماز دو رکعتوں میں پڑھنی چاہیے، اس سفر کے دوران روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن اس روزے کی قضا اسے رکھنی پڑے گی، ایسا مسافر جو سفر کے دوران نماز پوری پڑھتا ہے جیسے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کے مہینے میں دس دن تک کسی جگہ رہنے کا ارادہ کر لیا، اس سفر کے دوران روزے بھی رکھے گا۔(۳)

مسئلہ ۸ جو شخص سفر کے لئے روانہ ہوتا ہے جب تک اتنے فاصلے پر نہ پہنچ جائے کہ شہر کی دیواریں اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں اور اذان کی آواز اسے سنائی نہ دیں، اپنا روزہ باطل نہیں کر سکتا۔(۴)

---

۱) توضیح المسائل، م ۱۳۵۴ ۲) توضیح المسائل، م ۱۳۱۹

۳) توضیح المسائل، م ۱۷۲۳ ۴) توضیح المسائل، م ۱۳۱

مسئلہ ۹ جو شخص رمضان المبارک کے مہینے میں ظہر کے بعد سفر کرتا ہے اس کا روزہ صحیح ہے اور اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہئے۔(۱)

مسئلہ ۱۰ جو شخص ظہر سے پہلے ایسی جگہ پہنچ جائے جو اس کا وطن ہو یا جہاں دس دن تک رہنا چاہتا ہو اور ابھی اس نے ایسا کام انجام نہ دیا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسے چاہئے کہ روزہ کی نیت کرے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔(۲)

مسئلہ ۱۱ جن لوگوں کا پیشہ ہی سفر ہے جیسے پائلیٹ یا ڈرائیور جن کا کام ہی سفر میں ہوتا ہے یا جیسے ہوائی جہاز کا عملہ، ریل گاڑی اور بحری جہاز کا عملہ، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ سفر کے دوران اپنی نماز پوری پڑھیں اور روزہ رکھیں۔(۳)

مسئلہ ۱۲ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر روزہ سے بچنے کے لئے ہو تو مکروہ ہے۔(۴)

---

۱) توضیح المسائل، م ۱۷۲۱

۲) توضیح المسائل، م ۱۷۲۲

۳) توضیح المسائل، م ۱۷۰۸ (ساتویں شرط)

۴) توضیح المسائل، م ۱۷۱۵

بلاد کبیرہ (بڑے شہر)

جو لوگ بلاد کبیرہ کے مسئلے میں حضرت امام خمینی (قدس سرہ) کی تقلید پر باقی رہے ہیں اور تہران یا اس سے بڑے شہروں کی طرف سفر کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ مسائل سے زیادہ آشنائی کیلئے کتاب "استفتائات، جلد ۱، ص ۲۰۶" کی طرف رجوع کریں، اگرچہ وہ ان مسائل اور دوسرے مسائل میں حضرت آیت اللہ العظمی اراکی کی جانب بھی رجوع کر سکتے ہیں۔ جن کے فتوی کے مطابق تہران اور اس جیسے شہر بلاد کبیرہ محسوب نہیں ہوتے اور وہاں کے سفر اور دوسرے چھوٹے شہروں کے سفر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پائلیٹ اور جہاز کے عملے کی نماز و روزہ

س ۱ اس بات کے پیش نظر کہ اکثر پائلیٹ پرواز کرتے ہیں، کیا ہوائی اڈے یا اپنے مرکز میں دس دن رہنے کی نیت کر سکتے ہیں؟

ج دس دن کا قصد نہیں کر سکتے، مگر اس صورت میں جب انہیں علم ہو کہ اس جگہ دس دن رہیں گے۔(۱)

---

۱) استفتائات، ج ۱، ص ۲۲۹، س ۳۶۲

س ۲ مذکورہ پائلیٹ کبھی کبھی گھنٹوں پرواز پر ہوتے ہیں اور بعض پروازوں کے دوران نماز کے قضا ہو جانے کا احتمال بھی ہے، کیا ایسے پائلیٹ پرواز کے دوران نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر پرواز کے دوران نماز پڑھنا ممکن ہو تو اس کی کیا کیفیت ہوگی؟

ج نماز پڑھنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن جہاں تک ممکن ہے قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنی چاہئے۔(۱)

س ۲ جو لوگ پیشے کے لحاظ سے پائلیٹ ہیں اس صورت میں جب وہ ایک مہینے کی ڈیوٹی پر ہوتے ہیں اور ان ۲۰ دنوں میں پرواز کرنے نہ کرنے دونوں کے احتمالات موجود ہیں، ان کے روزے اور نماز کا حکم کیا ہے؟

ج اس عرصے میں جب وہ جہاز چلانے میں مصروف ہے اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ نماز پوری پڑھے اور روزہ رکھے، ہاں اگر دس دن یا زیادہ، ایک جگہ رہے اگرچہ بغیر ارادے کے ہو، اس کے بعد اپنے پہلے سفر میں نماز قصر پڑھے گا۔ جہاں جہاں اس کی نماز پوری ہوگی روزہ بھی رکھ سکتا ہے لیکن اگر نماز قصر ہو تو روزہ صحیح نہیں۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۱، ص ۲۲۹، س ۲۶۲

۲) استفتائات، ج ۱، ص ۲۳۰، س ۲۶۳

س۴ جو لوگ طیاروں اور ریل گاڑیوں میں چانے پلانے کا کام کرتے ہیں اور کبھی کبھی اپنے وطن میں دس دن یا زیادہ رہتے ہیں، ان کی نماز اور روزے کا حکم کیا ہے؟

ج اگر وہ لوگ طیارے اور ریل گاڑی کے عملے میں شمار ہوتے ہیں تو ان کی نمازیں پوری ہوں گی اور روزہ بھی ان پہ واجب ہو گا لیکن اگر دس دن تک وطن یا کسی اور جگہ ٹھہرتے ہیں تو اس کے بعد پہلے سفر میں وہ مسافر کے حکم میں ہوں گے۔(۱)

غیر قانونی سفر

اسلامی حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی جائز نہیں اور بیرون ملک جانے آنے میں حکومت کے قوانین کے مطابق عمل کرنا چاہئے، حتی کہ کسٹم اور ائیرپورٹ کے قوانین میں بھی متابعت ضروری ہے۔

---

۱) توضیح المسائل، ص ۲۰۱۴۲، س ۱۸

س	بعض لوگ دوسرے ممالک کے سفارت خانوں کی جعلی مہریں بناتے ہیں اور دوسروں کو اس طرح سے جعلی ویزا فراہم کرتے ہیں اور اس کے عوض پاسپورٹ کے مالکان سے پیسے لیتے ہیں، کبھی انہی ویزوں کے ذریعے لوگوں کو مکہ مکرمہ بھجواتے ہیں اور دوسرے کام کرتے ہیں، مختصر یہ کہ ایسے ویزے کبھی نیکی کی راہوں میں کام آتے ہیں اور کبھی ممکن ہے خلاف شریعت استعمال ہوں لیکن یہ بھی مدنظر رہے کہ عموماً ایسے ویزے سے کوئی خطرہ پیش نہیں آتا تاہم بعض مواقع میں خطرہ بھی پیش آتا ہے اور پاسپورٹ کا مالک سرحدوں پر گرفتار بھی ہو جاتا ہے ان ویزوں کے عوض لی جانے والی رقم حلال ہے یا حرام؟

ج	جائز نہیں ہے اور یہ رقم لینا حرام ہے۔

نماز قضاء

مسئلہ ۱	انسان کو چاہئے کہ اپنی واجب نمازیں وقت پر پڑھے اور چنانچہ بغیر کسی شرعی عذر کے اس کی کوئی نماز قضاء ہو جائے تو وہ گنہگار ہے، اسے توبہ کر کے اس کی قضاء بجالانی چاہئے۔

مسئلہ ۲	سفر میں روزہ نہیں رکھا جاسکتا، حتی کہ قضاء روزہ بھی، لیکن قضا نماز پڑھی

جا سکتی ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ اگر سفر میں ان نمازوں کی قضا بجا لانا چاہے جو غیر سفر میں قضا ہوئی تھیں تو ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں چار رکعت پڑھے گا۔(۲)

مسئلہ ۳ ایسا مسافر جسے نماز قصر پڑھنی چاہئے اگر ظہر، عصر یا عشاء کی نماز اس سے قضا ہو جائے تو قضا کے طور پر قصر ہی پڑھے گا اگرچہ غیر سفر میں قضا بجا لا رہا ہو۔(۳)

مسئلہ ۵ نماز قضا کسی بھی موقع پر پڑھی جا سکتی ہے، یعنی نماز صبح کی قضا دن کے وقت یا رات کو یا کسی اور موقع پر پڑھی جا سکتی ہے۔(۴)

---

۱) العروۃ الوثقیٰ، ج ۱ ص ۷۳۳، م ۱۰ اور تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۲۲۳، م ۵
۲) توضیح المسائل، م ۱۳۶۸
۳) توضیح المسائل، م ۱۳۶۸
۴) العروۃ الوثقیٰ، ج ۱ ص ۷۳۳، م ۱۰ اور تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۲۹۳، م ۱

روزہ

مسافر کے روزے اور رمضان المبارک کے آغاز و اختتام کی شناخت کے علاوہ روزے کے احکام میں کوئی ایسا خاص مسئلہ موجود نہیں ہے جو بیرون ملک سفر سے مخصوص ہو۔ مسافر کے روزے کے بارے میں کچھ مسئلے اس سے قبل گذر چکے ہیں۔ لیکن رمضان المبارک کے چاند کے بارے میں قارئین کی توجہ ایک مسئلے اور دو استفتائات کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ اگر کسی شہر میں رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائے تو اس کا دوسرے شہر کے رہنے والوں کے لئے کوئی فائدہ نہیں، مگر یہ کہ دونوں شہر آپس میں قریب ہوں یا معلوم ہو کہ ان دونوں شہروں کا افق ایک ہے، بنا بر این اگر ایران میں رمضان المبارک یا عید الفطر کا چاند نظر آجائے تو اس کا دوسرے ممالک میں کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ ان ممالک میں چاند نظر آنا چاہیئے۔(۱)

---

۱) توضیح المسائل، م ۱۷۲۵

استفتاء

س ۱ کیا ایران اور افغانستان کا افق ایک ہے ؟

ج اگر ایران میں رمضان المبارک یا شوال کا چاند نظر آنا ثابت ہو جائے تو افغانستان کے علاقوں میں اس کا کوئی فائدہ نہیں مگر یہ کہ ایسے علاقے ہوں جن کا افق اور ان شہروں کا افق ایک یا قریب ہو جہاں چاند نظر آیا ہے۔(۱)

س ۲ کیا ایران میں عید الفطر کا چاند ثابت ہو جانا پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں کے لئے بھی کفایت کرتا ہے یا نہیں؟

ج افق ایک ہونے کی صورت میں کفایت کرتا ہے۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۱ص ۲۲۸، س ۴۳

۲) استفتائات، ج ۱ص ۲۲۸، س ۴۲

خمس

مسئلہ ۱ خمس سے متعلق ایک چیز ایسی زمین ہے جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدتا ہے' اس صورت میں اسلامی حاکم ایسی زمین کا خمس اس کی قیمت یا اصل زمین میں سے اس ذمی سے حاصل کرے گا۔(۱)

مسئلہ ۲ مال کا خمس اثناعشری شیعہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیا جا سکتا چونکہ اس کا نصف جو کہ سہم امام عصر (عج) ہے حاکم شرع کو ادا کرنا چاہئے اور دوسرا نصف حصہ حاکم کی اجازت کے ساتھ یتیم سید یا زاد سفر سے محروم مسافر سید کو دیا جائے گا اور اس کی ایک شرط شیعہ اثناعشری ہونا ہے۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ' جلد ۱' ص ۳۶۱ (السادس)

۲) تحریر الوسیلہ' جلد ۱' ص ۳۶۵' م ۱ و ۲

زکوۃ

مسئلہ ۱ زکاۃ کے مصارف میں سے ایک "مولفۃ قلوبہم" ہیں اور وہ ایسے غیر مسلم ہیں جنہیں اگر زکاۃ دی جائے تو وہ اسلام کی طرف مائل ہوتے ہوں یا جہاد میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہوں، اسی طرح ان مسلمانوں کو بھی زکوۃ دی جا سکتی ہے جو عقیدہ کے لحاظ سے کمزور ہیں اور زکوۃ دینے سے منحرف ہونے سے بچ جائیں گے اور ان کی دینی بنیاد پختہ ہو گی۔

بنا بر این وہ لوگ جو بیرون ملک میں رہتے ہیں اور زکاۃ کے ذریعے مسلمانوں کی تعداد میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں اور دوسروں کی اسلام کی طرف دعوت دے سکتے ہیں یہ کام کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

---

۱) تحریر الوسیلہ، جلد ۱، ص ۳۳۶، الرابع

مسئلہ ۲ زکاۃ کے مصارف میں سے ایک "سبیل اللہ" ہے۔ اس سے مراد ہر وہ کام ہے جس میں اسلام اور مسلمانوں کی مصلحتیں پوشیدہ ہوں۔ جو لوگ دوسرے ممالک میں رہتے ہیں یا وہاں کا سفر کرتے ہیں اپنے اموال میں سے "زکوۃ" اسلامی شعائر کی سربلندی، احکام الہی کی تبلیغ، مساجد اور دینی مراکز کی تعمیر اور مفید اسلامی کتب کی اشاعت میں صرف کر سکتے ہیں۔(۱)

مسئلہ ۲ زکاۃ کے مصرف میں حاکم شرع کی اجازت شرط نہیں ہے اور جس کے پاس بھی ایسی چیز ہو جس پر زکاۃ عائد ہوتی ہو اپنی مرضی سے ان مواقع میں صرف کر سکتا ہے جو زکاۃ سے مخصوص ہیں اگرچہ بہتر بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ فقیہ جامع الشرائط کو ادا کرے۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۳۳۸، الثامن

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۳۴۲، م ۵

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

امر بالمعروف کسی خاص زمانے یا جگہ سے مخصوص نہیں ہے اور گناہ گناہ ہے چاہے مسلمان سے سرزد ہو یا غیر مسلم سے، کسی کو خدا کا شریک قرار دینے اور توحید و نبوت کے انکار سے بڑھ کر اور کون سا گناہ ہو سکتا ہے، بنا بر این ایسے مسلمان پر جو بیرون ملک سفر کرتا ہے اگر شرائط موجود ہوں تو مراتب کا خیال رکھتے ہوئے ممکنہ حد تک امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اسلام کی تبلیغ اور اسلامی معارف کی اشاعت واجب ہے۔ چونکہ یہ مسائل بیرون ملک سفر سے مخصوص نہیں ہیں لہذا ہم نے یہاں ان کے ذکر سے اجتناب کیا ہے اور قارئین کی توجہ "توضیح المسائل" کے "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے باب کی طرف مبذول کرتے ہیں۔

جہاد اور دفاع

اسلامی فقہ کا ایک اہم ترین باب جو زیادہ تر غیر مسلموں سے متعلق ہے "جہاد اور "دفاع" کا باب ہے، لیکن چونکہ یہ مسائل اس زمانے سے متعلق ہیں جب حاکم اسلامی کی جانب سے جہاد کا حکم صادر ہو یا ایسا وقت ہو جب دشمنوں نے اسلامی ملک پر حملہ کر دیا ہو۔ بیرون ملک کے مسافروں کو اس زمانے میں ایسے مسائل جاننے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے، لہذا ان مسائل کا ذکر کرنے سے صرف نظر کرتے ہوئے انہیں کسی اور وقت پر اٹھا رکھتے ہیں، البتہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آج اسلام اور مسلمانوں کو کوئی خطرہ درپیش نہیں یا آج کے زمانے میں کسی اسلامی ملک یا مسلمان قوم پر حملہ نہیں کیا جا رہا ہے، بلکہ فلسطین کی مقدس سر زمین کو آزاد ہو جانا چاہیئے جو کفار کے حملے کے نتیجہ میں غصب ہوئی ہے اور لبنان، بوسنیا، کشمیر، آذربائجان وغیرہ وغیرہ کو جو دشمنوں کے حملے کا نشانہ بنے ہیں، ان جارحیتوں سے محفوظ رہنا چاہئے اور انہیں ستمگروں سے نجات ملنی چاہیئے اور جارحوں کو سزا ملنی چاہئے۔ اس دن کی امید کے ساتھ جب ہم خدا کی مدد سے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کو پہنچ سکیں اور جہاد و دفاع کے فقہی احکام سے پوری طرح آگاہی کے ساتھ اس فریضہ الہی پر عمل کر سکیں۔

خرید و فروخت

حرام خرید و فروخت

- نجاسات کی خرید و فروخت جیسے الکحل کے مشروبات (شراب)، خنزیر کا گوشت ایسے حیوان کا گوشت جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا اور جو نجس ہو اور ایسی چیزیں جو مردار کی جلد اور چمڑے سے بنائی گئی ہیں، حرام ہیں لیکن مریضوں کے لئے خون کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

- ایسے آلات کی خرید و فروخت جن سے صرف حرام کاموں میں استفادہ لیا جا سکتا ہے، حرام ہے جیسے جوئے کے آلات، لیکن ایسے آلات جن کا استعمال حرام اور حلال دونوں کاموں میں ممکن ہے۔ حلال فوائد کی خاطر ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۴۹۳، م ۱

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۴۹۵، م ۸

- چوروں، ڈاکوؤں اور مسلمانوں سے جنگ لڑنے والے دین کے دشمنوں اور ایسے مسلمان گروہوں کو جو حق کے خلاف لڑتے ہیں ان کو اسلحہ بیچنا حرام ہے۔(۱)

- ایسی تمام تجارتیں جو ظالموں کی مدد کا باعث بنیں بلکہ ظالم کی کسی بھی طرح مدد کرنا حرام ہے۔(۲)

- ایسی کتابیں اور کیسٹیں جو گمراہ کنندہ ہیں ان کا خریدنا اور بیچنا حرام ہے مگر یہ کہ کسی صحیح اور جائز مقصد کی خاطر خریدے مثلاً کوئی محقق ایسی کتاب کے مطالب کو رد کرنے کے لئے اسے خریدتا ہے تو جائز ہے لیکن زیادہ تر عوام کی گمراہی کا خطرہ ہوتا ہے لہذا ان کا ایسی کتاب خریدنا اور اس کے مطالب جاننے کے لئے اسے پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

- جس لین دین میں سود پایا جائے وہ حرام ہے۔(۴)

• حرام خرید و فروخت کے دیگر مصادیق بھی ہیں، لیکن بیرون ملک کے مسافروں کو ان کی ضرورت نہیں۔

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۴۹۶، م ۱ ۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۴۹۷، م ۳

۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۴۹۸، م ۱۵

۴) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۵۳۶، القول فی الربا

مسئلہ ۱ گمراہ کنندہ کتابوں کی خرید و فروخت کے علاوہ، ان کی حفاظت، ان کا چھاپنا، پڑھنا اور ان کی تدریس کرنا بھی حرام ہے۔(۱)

استفتاء

س ۱ غیر مسلم ممالک سے صابن بنانے کیلئے درآمد کی جانے والی جانوروں کی چربی اور تیل کا حکم خرید و فروخت کے لحاظ سے کیا ہے اور اس میں صابن کے استعمال کی کیا صورت ہوگی؟

ج مردار اور اس کے اجزاء کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے اور اس کے استعمال میں بھی اشکال ہے اور احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہئے، مذکورہ مسئلے میں اگر درآمد کرنے والا مسلمان ہو اور احتمال ہو کہ اس نے حیوان کے ذبح شرعی کے بارے میں معلوم کرنے کے بعد چربی مسلمانوں کے حوالے کی ہوگی تو اس صورت میں وہ مردار کے حکم میں نہیں ہے۔(۲)

س ۲ مسلمان اور غیر مسلم کا ایک دوسرے کو خون دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج جی ہاں، کوئی مانع نہیں۔(۳)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۴۹۸، م ۱۵

۲) استفتاآت، ج ۲، ص ۵، س ۳

۳) استفتاآت، ج ۲، ص ۶، س ۴

س ۳ غیر مسلم ممالک کے ہسپتالوں کو خون دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج جی ہاں' جائز ہے۔(۱)

س ۴ خاویار مچھلی * کی خرید و فروخت چاہے مسلمان خریدے یا غیر مسلم اور مسلمان مسلمان کو بیچے یا غیر مسلم کو' اس کا حکم کیا ہے؟

ج اگر یہ ان مچھلیوں میں سے ہے جو چانے دار ہوتی ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

س ۵ کیا ایسے عطر کا استعمال یا فروخت جس میں الکحل شامل ہے' حرام ہے ؟ اور کیا کلی طور پر مرد کا خواتین کے سنگھار کا سامان فروخت کرنا اشکال رکھتا ہے؟

ج کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

---

۱) استفتاآت' ج ۲' ص ۶' س ۵

۲) استفتاآت' ج ۲' ص ۳۴' س ۹۲

۳) استفتاآت' ج ۲' ص ۳۴' س ۹۳

* خاویار مچھلی:

یہ روسی زبان سے ماخوذ لفظ ہے اور مچھلی کی ایک کمیاب قسم کو کہتے ہیں جسے فرانسوی زبان میں استورژن کہتے ہیں' بہت مہنگی اور اعلیٰ غذا ہے' اس کی موٹائی چنے کے برابر ہوتی ہے' اس کا رنگ زرد' بھورا اور سیاہ یا خاکی ہوتا ہے' بہت مقوی اور لذیذ غذا ہے۔ (مترجم)

س ۶ کیا غیر اسلامی کتب جیسے بہائیت، کمیونسٹ اور دوسرے الحادی مکاتب کی کتابیں، پڑھنا حرام ہے یا نہیں؟

ج اگر منحرف ہو جانے کا خوف ہو تو ہرگز نہیں پڑھنا چاہئے۔(۱)

غیر مسلموں سے لین دین

غیر مسلموں سے لین دین ان صورتوں کے علاوہ جہاں خرید و فروخت حرام ہے، جائز ہے۔ استفتائات کے چند نمونوں کی طرف توجہ فرمائیے:

س ۱ میں امریکہ میں پڑھنے والا ایک ایرانی طالبعلم ہوں، مہربانی کر کے فرمائیے کہ ایسی دکانوں سے چیزیں خریدنا جن کے مالک تو ایرانی ہیں لیکن دوسرے امریکیوں کی طرح کافر ہیں، جائز ہے یا نہیں؟

ج کوئی مانع نہیں مگر یہ کہ ایسے افراد سے لین دین ترک کر دینے سے ان کو انحراف سے بچنے اور اسلام کی طرف لوٹ آنے کی امید ہو۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۴۰، س ۱۲

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۴۸، س ۱۰۵

س ۲ مرتد * کے ہاتھ میں کچھ اموال ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس نے ارتداد کے بعد وہ اموال حاصل کئے ہیں یا پہلے؟ اس سے لین دین صحیح ہے یا نہیں؟

ج وہ مال اس کی ملکیت کے حکم میں ہے اور لین دین صحیح ہے۔(۱)

س ۳ وہ مال جو مرتد نے ارتداد کے بعد حاصل کیا ہے کیا اس کا لین دین اور حمل و نقل صحیح ہے؟ اور کیا اس کی اولاد بھی دوسرے فرقوں کی طرح "مرتد ملی" شمار ہو گی اور اس سے لین دین جائز ہے؟

ج وہ اموال جو اس نے ارتداد کے بعد حاصل کئے ہیں اسی کی ملکیت کے حکم میں ہیں اور ارتداد سے پہلے کی اولاد مسلمان کے حکم میں ہے مگر یہ کہ بالغ ہونے کے بعد کفر کا اظہار کرے، اس صورت میں وہ بھی مرتد کے حکم میں ہو گی لیکن ارتداد کے بعد کی اولاد دوسرے کفار کے حکم میں ہو گی اور مرتد کے حکم میں نہ ہو گی۔(۲)

---

* مرتد کے احکام سے آشنائی کیلئے "احکام مرتد" کی طرف رجوع کیجئے۔

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۳۸، س ۱۰۶

۲) توضیح المسائل، ص ۴۲۲، س ۹۵

سود کا لین دین

مسئلہ ۱ اگر ایک ہی جنس کی دو چیزیں جنہیں تول کر یا ناپ کر بیچا جاتا ہے اگر ایک دوسری سے زیادہ ہو تو زیادہ مقدار ربا اور حرام ہے مثلاً کوئی شخص ایک ٹن گندم بیچے اور ایک ٹن و دو سو کلو گرام لے اور اسی طرح کسی کو کوئی جنس یا روپیہ قرض دے اور کچھ مدت کے بعد اس سے زیادہ وصول کرے مثلاً دس ہزار روپیہ دے اور ایک سال بعد بارہ ہزار روپیہ لے۔(۱)

مسئلہ ۲ مسلمان اور غیر مسلم کو سود دینا حرام ہے۔

مسئلہ ۳ مسلمان سے سود لینا حرام ہے لیکن بعض صورتوں میں غیر مسلموں سے سود لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ ان صورتوں سے آشنائی کے لئے ان استفتائات پر غور فرمائیے۔

س ۱ اگر کوئی شخص بیرون ملک کے غیر اسلامی (مثلاً امریکی) بنک میں اپنے پیسے رکھواتا ہے اور کچھ عرصے بعد اس پر منافع دیا جاتا ہے تو اس کے لئے اس منافع کا لینا اور اس سے استفادہ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۵۳۶ و توضیح المسائل، م ۲۰۷۲ اور ۲۲۸۲

ج پیسوں پر منافع سود ہے اور وہ حرام ہے * لیکن کافر حربی سے سود لینا مسلمان کے لئے جائز ہے۔(۱)

س ۲ کیا عیسائیوں سے مسلمانوں کا سود لینا حرام ہے یا نہیں ؟

ج اگر عیسائی مسلمان ملک میں رہتا ہو اور اسلامی ملک کے قوانین تسلیم کرتا ہو تو اس صورت میں اس سے سود لینا جائز نہیں، لیکن اگر اسلامی حکومت کے قوانین کا پابند نہیں ہے اور کافر حربی کے حکم میں ہے تو مسلمان کے اس سے سود لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

س ۳ بعض غیر اسلامی ممالک (جہاں کچھ مسلمان بھی بستے ہیں) میں حکومتی بنک ہیں، جن میں لوگ اپنے پیسے رکھواتے ہیں، مالک کو پیسے دیتے وقت بنک والے بنک کے قانون کے مطابق مالک کو منافع بھی دیتے ہیں، اور بنک کا یہی قانون ہے اس صورت میں ان بنکوں میں پیسے رکھوانا اور اس کا منافع حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ سود شمار ہوتا ہے تو اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے ؟

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۱۲۲، س ۳۰

۲) استفتاآت، ج ۲، ص ۱۲۵، ۱۲۲

* اسلامی جمہوریہ ایران کے بنکوں کے حالیہ قوانین بعض صحیح اسلامی قراردادوں کے مطابق ہیں۔

ج	اگر بنک کافر حربی کا ہے تو مذکورہ صورت میں مسلمانوں کا اس سے سود لینا جائز ہے۔(۱)

س ۴	کیا غیر اسلامی بنک سے قرض لے کر اس کا سود دینا جائز ہے؟
ج	قرض لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن سود کا ضامن وہ نہیں ہے اور سود دینے کی نیت سے قرض لینا حرام ہے اگرچہ خود قرض صحیح ہے اور قرض لینے میں اسلامی بنک اور غیر اسلامی بنک کے مابین فرق نہیں ہے۔(۲)

کرنسی کی خرید و فروخت

کرنسی کی خرید و فروخت خود تو حرام نہیں ہے لیکن اگر اسلامی حکومت کے قوانین کے خلاف ہو تو جائز نہیں۔ اس سلسلے میں چند استفتائات کی طرف آپ کی توجہ دلاتے ہیں:

س ۱	بلیک مارکیٹ میں اسلامی جمہوریہ ایران کی کرنسی، کسی اور ملک کی کرنسی (جیسے روپیہ) سے تبدیل کرنا جائز ہے یا نہیں؟
ج	قوانین کے مطابق عمل ہونا چاہئے مخالفت جائز نہیں۔(۳)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۱۳۲، س ۱۴۱	۲) استفتائات، ج ۲، ص ۱۲۹، س ۱۳۲

۳) استفتائات، ج ۲، ص ۵۹، س ۱۴۴

س ۲ کچھ لوگ بنک سے ڈالر لینے کیلئے دوسروں کے پاسپورٹ حاصل کرتے ہیں اور ان کا ارادہ بھی سفر کا نہیں ہوتا اور کرنسی بنک سے لینے کی بعد بازار میں فروخت کر دیتے ہیں اور منافع سے استفادہ کرتے ہیں کیا یہ عمل حرام ہے یا حلال ؟

ج یہ عمل انجام نہیں دینا چاہئے۔(۱)

س ۳ ایران میں داخل ہونے والے افراد سے غیر ملکی کرنسی کا خریدنا اسلامی جمہوریہ ایران کی موجودہ حالت کے پیش نظر کیا حکم رکھتا ہے ؟

ج کرنسی کے رد و بدل کا کوئی بھی لین دین حکومت اسلامی کے قوانین کے مطابق ہونا چاہئے۔(۲)

س ۴ کچھ ایرانی یا غیر ایرانی جو بیرون ملک رہتے ہیں لیکن ان کا خاندان یا کاروبار ایران میں ہے، کیا یہ لوگ ایران میں ایرانی کرنسی دے کر بیرون ملک میں لے سکتے ہیں یا نہیں ؟

ج سابقہ مسئلے کا جواب یہاں پر بھی لاگو ہو گا۔(۳)

س ۵ غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۵۸، س ۱۹۰

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۵۹، س ۱۹۱

۳) استفتائات، ج ۲، ص ۵۹، س ۱۹۲

ج	اس کا دارومدار حکومت اسلامی کے قوانین پر ہے اور اگر سود ہو تو ہر صورت میں حرام ہے۔(۱)

س ۶	کسی شخص کے پاس بیرون میں کچھ کرنسی موجود ہے جس کے بدلے میں کوئی جنس یا پیسے ملک سے باہر نہیں لے گیا، کیا وہ شخص اس کرنسی کا تبادلہ اور سودا ایران میں موجود مکان سے کر سکتا ہے؟

ج	کوئی اشکال نہیں، مگر یہ کہ حکومت اسلامی کے قوانین کے مخالف ہو۔(۲)

سمگلنگ اور حکومت اسلامی کے قوانین کی مخالفت

حکومت اسلامی کے قوانین کی مخالفت جائز نہیں چاہے وہ قوانین اندرون ملک سے متعلق ہوں یا بیرون ملک سے اس مسئلے کی چند صورتوں سے آشنائی کے لئے مندرجہ ذیل استفتائات پر توجہ فرمائیے:

س ۱	کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سمگلنگ کی جن اشیاء کی لین دین جائز نہیں ہے، وہ اسلحہ، منشیات اور ایسی ہی دیگر اشیاء پر منحصر ہے لیکن وہ دیگر اشیاء جیسے کپڑا اور آرائش و سنگھار کے سامان وغیرہ کی اسمگلنگ کو جائز سمجھتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اس بارے میں اپنا حکم بیان فرمائیے؟

---

۱)	استفتائات، ج ۲، ص ۶۰، س ۱۶۶	۲) استفتائات، ج ۲، ص ۵۹، س ۱۶۵

ج اسمگل شدہ اشیاء کی فروخت اسلامی حکومت کے قوانین کے مطابق ہونی چاہئے چنانچہ اگر حکومت منع نہیں کرتی اور بازار میں فروخت کی جاتی ہے تو کوئی مانع نہیں۔(۱)

س ۲ ایسی چیزیں جو اسمگل ہو کر باہر سے آتی ہیں اور بازار میں فروخت کی جاتی ہیں (جیسے لباس و سنگھار کی چیزیں) ان کی خرید شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

ج اگر اسلامی حکومت نے اس سلسلے میں کوئی قانون وضع کیا ہو تو اس قانون کی رعایت ضروری ہے اور اگر حکومت کسی قسم کی مزاحمت نہیں کرتی تو بازار میں خرید و فروخت میں کوئی مانع نہیں۔(۲)

س۳ جو لوگ اسلامی حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے باہر سے کرنسی ملک میں لے آتے ہیں کیا اپنے پیسوں کے مالک ہوتے ہے یا نہیں؟ یا یہ کہ صرف حرام کام کے مرتکب ہوتے ہیں؟

ج لازم ہے کہ حکومت اسلامی کے قوانین کے مطابق عمل کریں۔(۳)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۲۰۷، س ۳۲

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۲۰۵، س ۲۶

۳) استفتائات، ج ۲، ص ۱۶۱، س ۲۹

س۴ میں کام کی غرض سے بیرون ملک گیا تھا کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد حاصل شدہ رقم میں نے غیر قانونی طور پہ ایرانی کرنسی میں تبدیل کرائی (جو حکومت کی قانونی قیمت سے کئی گنا تھی) اور اس رقم سے مکان خریدا۔ مہربانی کر کے بیان فرمائیے کہ کیا ایسی رقم حلال ہے یا حرام اور اس گھر میں نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

ج حکومت اسلامی کے قوانین کی خلاف ورزی جائز نہیں ہے، اگرچہ مذکورہ گھر میں نماز صحیح ہے۔(۱)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۱۳۷، س ۰۷

اجارہ

مسئلہ ۱ گھر، دکان یا کسی اور چیز کا غیر مسلم سے کرایہ پہ لینا جائز ہے اور اسی طرح کسی کافر کو کرایہ پہ دینا اس شرط پہ کہ حرام کام کے لئے نہ ہو جائز ہے بنابرایں دکان کو شراب کی فروخت کے لئے کرایہ پہ دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ غیر مسلم کو کسی کام کے انجام کے لئے اجیر کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور معاہدے کے مطابق طے شدہ رقم اسے ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳ غیر مسلموں کے کام کی انجام دہی کیلئے اجیر ہونے اور مزدوری لینے میں اشکال نہیں ہے مگر یہ کہ کسی اور وجہ سے حرام ہو، مثلاً ایسے ریسٹورینت میں کام کرنا جہاں شراب بھی بکتی ہو اور اس کے اٹھانے میں مسلمان ملازم کو بھی مدد کرنی پڑے یا اس کا کام ان دشمنوں کی مدد اور کمک شمار ہوتی ہو جو مسلمانوں سے جنگ کی حالت میں ہیں جیسے اسرائیل۔(۱)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۵۰۱

س ۱ یہودیوں، مجوسیوں اور عیسائیوں کے کارخانے یا پولٹری فارم میں کام کرنے اور مزدوری لینے میں اشکال ہے یا نہیں؟

ج مزدوری لینے میں اشکال نہیں ہے۔(۱)

س ۲ کسی شخص نے ایک مسلمان کی زمین پر عمارت کی تعمیر ٹھیکے پر لی ہے، اسے یقین ہے کہ عمارت کے مکمل ہوجانے کے بعد یہ عمارت ایسے لوگوں کے ہاتھ چلی جائے گی جو مسلمانوں سے جنگ لڑ رہے ہیں جیسے اسرائیل یا اس کے ایجنٹ یا معاونین، کیا یہ کام جائز ہے؟ اور اگر جائز نہیں ہے تو اس صورت میں جب آدھی عمارت مکمل ہوچکی ہو، کیا باقی کام چھوڑ دینا چاہئے اگرچہ نقصان کا سامنا کرنا پڑے یا نہیں؟ اور کیا نقصان اور عدم نقصان اور کلی و جزئی نقصان کے مابین فرق ہے؟

ج اگر عمارت کا مالک مسلمان ہو تو عمارت کی تعمیر پوری کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن اگر یقین ہو کہ ایسی عمارت مسلمانوں اور اسلام کے دشمنوں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی اور وہ استفادہ کریں گے تو ایسے ٹھیکے لینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔(۲)

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۳۹، س ۱۰۷

۲) استفتاآت، ج ۲، ص ۳۹، س ۱۰۸

غیر اسلامی حکومت کے اداروں میں کام کرنا

مسئلہ ۱ غیر اسلامی حکومتوں کے اداروں میں کرنا اگر ظلم یا اسلام کے دشمنوں کی مدد شمار ہو یا لوگوں کے اعتقادات کی خرابی اور اسلام کے محو ہونے کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ اگر کام کرنا مذکورہ چیزوں کا باعث نہ بنے اور کام بھی مباح امور میں سے ہو تو کوئی مانع نہیں ہے۔(۲)

مسئلہ۳ اگر ایسے اداروں یا مراکز میں کام کرنے سے برائیوں سے روکا جا سکتا ہو تو وہاں کام کرنا واجب ہے، مگر یہ کہ کسی بڑی خرابی کا باعث بنے۔(۳)

استفتاء

س ۱ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو غیر اسلامی حکومت کا ملازم ہے اور تنخواہ لیتا ہے؟ کیا تنخواہ کے لینے اور خرچ کرنے میں ہر فرد کو مجتہد کی خاص اجازت کی ضرورت ہے یا اس کی کلی اجازت کافی ہے؟

۱-۲-۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۴۷۶، ۴۷۷

ج اگر وہ مباح کام انجام دیتا ہے تو اس کی تنخواہ حلال ہے اور اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

س ۲ اگر انسان کسی ظالم کے لئے کام کرتا ہے لیکن کام مباح امور میں سے ہے جیسے کھیتی باڑی اور مویشیوں کی پرورش وغیرہ تو اس تنخواہ کا کیا حکم ہے جو وہ اس کام کے بدلے لیتا ہے؟

ج اگر حلال کام کے عوض اجرت لیتا ہے تو حلال ہے۔(۲)

س ۳ گذشتہ مراجع تقلید میں سے ایک نے فتوی دیا تھا کہ شاہ کی طاغوتی حکومت کی تنخواہ سے اگر خمس ادا کیا جائے تو اس سے استفادہ جائز ہے، ایک اور مرجع نے اپنی طرف سے اس استفادہ کے جواز کی اجازت دی تھے، کیا مذکورہ فتاوی پہ عمل کرنے سے ذمہ داری ادا ہو سکتی ہے؟

ج جو تنخواہ حلال کاموں کے عوض لی جائے وہ حلال ہے اور سال کے آخر میں بچت پہ خمس کے علاوہ کوئی اور خمس اس پہ واجب نہیں ہے۔(۳)

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۲۱، س ۴۲

۲) استفتاآت، ج ۲، ص ۲۱، س ۴۱

۳) استفتاآت، ج ۱، ص ۳۰۶، س ۱۸۰

س ۴ یہودیوں کے مراکز میں کسی مسلمان کا کام کرنا کیا حکم رکھتا ہے جب وہ یہ جانتا ہو کہ وہ لوگ اسرائیل کی مدد کرتے ہیں اور اگر نہ جانتا ہو تو روزانہ کی اجرت پر کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج وہاں پہ کام کرنا جائز نہیں ہے اور تنخواہ یا اجرت حرام ہے اور شک کی صورت میں بھی ان مراکز میں کام نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۲۳۲، ص ۸۲

قرض

س ۱ کیا یہودیوں، عیسائیوں اور بہائیوں سے قرض لینا اور انہیں قرضہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج فرقہ ضالہ بہائیت کے علاوہ کوئی مانع نہیں۔(۱)

س ۲ میرے مرحوم والد ایک زردتشی تاجر کے مبلغ ۲۲۰۰ تومان کے مقروض تھے، اب میں اپنے مرحوم والد کا قرضہ واپس کرنا چاہتا ہوں لیکن قرض خواہ دیوالیہ ہونے کے بعد مر چکا ہے اور اس کے اموال اور قرضے دیوالیہ سے متعلق ادارے کے ذمے ہے، بعض علماء کی طرف رجوع کرنے پر کہا گیا کہ قرض خواہ کے وارثوں تک قرض پہنچانا ضروری ہے، لیکن وارث جو کہ دو لڑکے ہیں جرمنی میں رہتے ہیں، میری شرعی ذمہ داری کیا ہے جو میں یہ قرض ادا کرسکوں؟

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۲۹۰، س ۲۵

ج اگر ان تک رسائی ممکن ہے تو صبر کریں اور ان کے لئے محفوظ رکھیں تاکہ انہیں واپس کر سکیں، اور اگر ان تک رسائی سے مایوس ہو چکے ہیں تو حاکم شرع سے رجوع کریں۔(۱)

ان مسائل اور "سود" کے باب میں گذشتہ مسائل کے پیش نظر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ غیر مسلم سے قرض لینا اور غیر اسلامی ممالک کے بنکوں سے قرض لینا جائز ہے لیکن انہیں سود دینا حرام ہے۔ اسی طرح غیر مسلم کو قرض دینا اور غیر اسلامی ملک کے بنک میں پیسے رکھنا اگر اسلام کے دشمنوں کی تقویت کا باعث نہ بنے تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۲۸۱، س ۲

ودیعہ و عاریہ *

مسئلہ ۱ غیر مسلموں سے کوئی چیز ودیعت اور عاریت کے طور پر لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۲ غیر مسلموں کو بھی کوئی چیز عاریت کے طور پر دینے میں اشکال نہیں ہے لیکن چونکہ عاریت دینے میں، لینے والا اس چیز سے استفادہ کرتا ہے لہذا وہ ایسی چیز ہونی چاہئے جو کافر کو شرعاً دی جا سکے اور کافر بھی اس سے استفادہ کرنے میں مجاز ہو، بنا بریں اسے قرآن مجید عاریتاً دینا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی ہدایت کے لئے ہو۔(۱)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، کتاب العاریہ و الودیعہ

* عاریہ اور ودیعہ:

عاریہ یا عاریت ادھار لینے اور کوئی چیز چند دن استعمال کے لئے دینے کو کہتے ہیں اور ودیعت سے مراد کوئی چیز امانتاً کسی کے پاس رکھ چھوڑنا ہے۔ (مترجم)

تحفہ لینا اور دینا

س ۱ غیر اسلامی ممالک کے ہسپتالوں کو خون دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج جی ہاں، جائز ہے۔(۱)

س ۲ ایک یہودی نے ہسپتال کے اندر مسجد بنانے کے لئے کچھ رقم دی ہے، کیا اس رقم سے استفادہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز نہ ہو تو کیا خود اسی کو واپس کر دیا جائے یا نہیں؟

ج اس کام میں اس کی دی ہوئی رقم سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۱۰۶، س ۶

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۳۲۹، س ۹۰

وکالت اور ضمانت

وکالت

مسئلہ ۱ غیر مسلم کی وکالت ایسے امور میں قبول کرنا جو شریعت کے خلاف نہیں ہیں اشکال نہیں رکھتا، مثلاً مکان کی فروخت میں اس کی طرف سے وکیل ہو جائے۔

مسئلہ ۲ مسلمان ایسے امور میں غیر مسلم کو اپنی وکالت دے سکتا ہے جن کا انجام پانا کافر کی طرف سے صحیح ہے مثلاً کافر کو وکیل بنائے تا کہ مسلمان کا مکان فروخت کر دے یا مسلمان اپنی گاڑی فروخت کے لئے کافر ڈیلر کے سپرد کر دے۔

مسئلہ ۳ عدالت میں غیر مسلم کو وکیل بنانا تا کہ مسلمان کا حق دلوا سکے اشکال نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس کا مد مقابل بھی مسلمان ہو، چونکہ اس صورت میں کسی کافر کو اس کام کے لئے اپنا وکیل مقرر نہیں کر سکتا کہ اس کے

فائدے اور دوسرے مسلمان کے نقصان میں کاروائی کرے۔(۱)

ضمانت

ایک مسلمان کسی غیر مسلم کی ضمانت لے سکتا ہے اسی طرح غیر مسلم بھی کسی مسلمان کی ضمانت قبول کر سکتا ہے۔

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۴۰، م ۳

وقف

مسئلہ ۱ وقف کرنے والے کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، جو چیز ایک مسلمان وقف کرسکتا ہے اگر غیر مسلم بھی وقف کرے تو صحیح ہے مثلاً کوئی کافر اپنا گھر کسی اسکول یا ہسپتال کے نام وقف کر دے تو وہ "مال" اس اسکول یا مدرسے کے نام وقف ہو جائے گا اور وقف کے تمام احکام اس پر جاری ہونگے۔ اسی طرح ان چیزوں کی نسبت جو ان کے مذہب میں صحیح ہیں اگر اقرار کرتا ہے تو ایسے مواقع میں بھی اسکا وقف صحیح ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادتگاہوں اور آتشکدوں کے نام وقف کرنا، تاکہ اس کی تعمیر ہو سکے یا فرش بچھا سکیں یا دوسری ضروریات پوری کر سکیں، صحیح نہیں ہے لیکن اگر کوئی غیر مسلم اپنی چیز ان صورتوں میں وقف کرتا ہے تو صحیح ہے۔ اس طرح سے اس کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے اور وقف کے احکام اس پر نافذ ہو جاتے ہیں۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۶۹، م ۳۰ ۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۷۱، م ۳۹

مسئلہ ۳ اگر وقف کرنے والا ایک چیز مسلمانوں کے لئے وقف کر دے تو اس کا فائدہ ہر اس شخص کو پہنچے گا جسے وقف کرنے والا مسلمان سمجھتا ہو اور وہ شہادتین کا اقرار کرتا ہو۔(۱)

مسئلہ ۴ احتیاط واجب کی بناء پر کافر حربی اور مرتد فطری * کے نام وقف صحیح نہیں ہے لیکن کافر ذمی ** اور مرتد ملی *** کے نام وقف صحیح ہے۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۷۱، م ۴۳

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۷۱، م ۳۸

* مرتد فطری:

ایسا مسلمان جو کافر ہو جاتا ہے اور اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہے۔

** کافر ذمی:

ایسا غیر مسلم جو اسلامی حکومت میں رہتا ہے اور اسلامی حکومت سے معاہدہ کرتا ہے کہ ان کے اجتماعی قوانین کی پیروی کریگا اور ایک معین ٹیکس ادا کریگا جس کے عوض اسکی جان و مال محفوظ ہوں۔

*** مرتد ملی:

وہ مسلمان جو کافر ہو گیا ہو لیکن اس کے والدین میں سے کوئی ایک بھی مسلمان نہ ہو۔

مسئلہ ۵ اگر کوئی مسلمان کوئی چیز (مطلقاً) فقیروں کے نام یا صرف اسی شہر کے فقیروں کے نام وقف کر دے تو اس چیز کا منافع مسلمان فقیروں کا ہو گا اور اگر وقف کرنے والا مومن ہو تو فائدہ اور منافع بھی مومن فقیروں کا ہو گا۔(۱)

مسئلہ ۶ اگر کوئی غیر مسلم کوئی چیز فقیروں کے نام وقف کرے تو اس کا فائدہ اس کے ہم مذہب فقیروں کو پہنچے گا۔ پس یہودی کا وقف یہودی فقیر اور عیسائی کا وقف عیسائی فقیروں کے نام ہو گا۔(۲)

مسئلہ ۷ اگر کوئی سنی غریبوں کے نام کوئی چیز وقف کرے تو ظاہراً اس کا فائدہ اور منافع اہل سنت غریبوں اور فقیروں کو پہنچے گا نہ یہ کہ صرف اس کے ہم مسلک غریبوں کو فائدہ ہو پس وقف کرنے والا حنفی مسلک کا پیرو ہو تو وقف کا فائدہ صرف حنفی فقیروں سے مختص نہیں ہو گا۔(۳)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۷۱، م ۴۰

۲-۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۷۱، م ۴۰

غصب

کفار کے اموال کی چوری اور ان کا نقصان کرنا

اس زمانے میں جب کفار مسلمانوں سے جنگ کی حالت میں نہ ہوں تو عام لوگوں کے اموال کی چوری اور انہیں نقصان پہنچانا یا ان کے کام کی مزدوری ادا نہ کرنا، بس کی ٹکٹ، ٹیلی فون کا بل یا کسی مال کی قیمت ادا نہ کرنا اور کسی کی پرائیوٹ یا پبلک پراپرٹی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے۔

استفتاء

س ۱ بعض ایسی آٹومیٹک مشینیں ہیں جس میں سکہ ڈالنے سے اس کا دروازہ کھل جاتا ہے اور انسان اس کے اندر سے جتنے چاہے اخبار نکال سکتا ہے، کفار اور بڑے شیطان (امریکہ) کے ساتھیوں کو تھوڑا سا نقصان پہنچانے کی

نیت سے ایک اخبار کی قیمت کا سکہ ڈال کر زیادہ اخبار نکال لینے کا کیا حکم ہے؟ کیا آپ اس کام کی اجازت دے سکتے ہیں؟

ج اجازت نہیں ہے۔(۱)

س ۲ کفار کی بیمہ کمپنی میں کچھ سامان تھا جو وقت کے گذرنے کے ساتھ ضائع ہو چکا ہے۔ کیا اس سامان کی قیمت سے زیادہ رقم کا دعوی کرنا جائز ہے؟

ج جائز نہیں ہے۔(۲)

س ۳ بعض طالبعلم اپنی فیس یا ٹیلیفون کا بل اور ہسپتال کی فیس اور کبھی کبھی بس ٹکٹ کی قیمت بھی میزبان ملک کو ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے ہمارے ملک کا سرمایہ ہڑپ کیا ہے لہذا یہ پیسے ہمارے ہی ہیں، شرعی اعتبار سے کیا یہ تمام ادائیگیاں غیر ملکیوں (عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ) کو کرنی چاہئے؟

ج واجب الادا کو ضرور ادا کرنا چاہئے۔(۳)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۴۹۹، س ۹

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۴۰۰، س ۱۰

۳) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۰، س ۲۰

س ۴ اسلامی ممالک میں رہنے والے یہودی، عیسائی، مجوسی وغیرہ جو "کافر ذمی" کی شرطوں پہ عمل نہیں کرتے اور اصولی طور پہ "ذمی" کا کوئی تصور باقی نہیں صرف اتنا ہے کہ اسلامی شہروں میں رہتے ہیں کیا ان کے مال و عزت اور خون کی حفاظت کے لئے اتنا ہی کافی ہے؟

ج جی ہاں، اتنا ہی ان کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔(۱)

---

۱) توضیح المسائل، ص ۴۳۲، س ۹۱

وصیت

مسئلہ ۱ کافر ذمی اور مرتد ملی کے حق میں وصیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ ایسی چیز کے بارے میں وصیت کی جائے جو ان کی ملکیت نہیں بن سکتی جیسے "قرآن مجید"۔(۱)

مسئلہ ۲ مسلمان کا وصی "یعنی وہ شخص جسے اپنی وصیت پر عمل کرنے کے لئے معین کرتا ہے" درج ذیل شرائط کا مالک ہونا چاہئے۔

- بالغ ہو
- عاقل ہو
- مسلمان ہو
- اس کے لئے قابل اعتماد ہو

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۶، م ۱۶

بنا بر ایں مسلمان غیر مسلم کو اپنا وصی نہیں بنا سکتا، اگرچہ اس کے اقربای میں سے کیوں نہ ہو۔(۱)

بچوں کا سرپرست اور ولی

جسے انسان اپنے بعد اپنے بچوں کا سرپرست بناتا ہے، اسے وصی کے شرائط کا مالک ہونے کے علاوہ عادل بھی ہونا چاہئے لہذا نہ صرف غیر مسلم کی سرپرستی صحیح نہیں ہے بلکہ غیر عادل کو بھی بچوں کا ولی اور سرپرست نہیں بنایا جا سکتا۔(۲)

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۰۲، م ۳۸

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۰۶، م ۵۵

نذر، صدقہ، کفارہ

نذر

مسئلہ ۱ غیر مسلم کی نذر بھی صحیح ہے بشرطیکہ جس چیز کے بارے میں نذر کی گئی ہو وہ واجب، مستحب یا راجح مباح امر ہو۔ بنا بر ایں اگر غیر مسلم کوئی چیز، مسجد، مقبرہ، ہسپتال یا مدرسہ یا فرد کے نام نذر کرے تو اس سے وصول کیا جائے گا۔(۱)

مسئلہ ۲ غیر مسلم کے نام نذر اس صورت میں صحیح ہے جس اس کا انجام مطلوب ہو جیسے کسی غریب غیر مسلم کے نام کچھ رقم نذر کرنا۔(۲)

۱-۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۱۷، م ۲ و ص ۱۱۸، م ۵

استفتاء

س کیا کوئی عیسائی بھیڑ یا بکری، امام حسین علیہ السلام کی نذر کر کے امام بارگاہ یا عزاداروں کو دے سکتا ہے؟ اور کیا اس بھیڑ کا گوشت کھانا حلال ہے؟

ج کوئی حرج نہیں۔(۱)

صدقہ

یہ ضروری نہیں کہ صدقہ کسی مسلمان کو دیا جائے، پس مستحب صدقہ غیر مسلم کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ جی ہاں صدقہ، کافر حربی اور ناصبی * کو دینا جائز نہیں۔ بنا بر ایں غیر اسلامی ممالک میں بھی غیر مسلم فقیروں اور ضعیفوں کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۴۶۲، م ۱۲

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۱، م ۵

* کافر حربی: وہ کافر جو مسلمان سے جنگ لڑ رہا ہے یا اعلان جنگ کرتا ہے۔
ناصبی: جو شخص پیغمبر اکرم (ص) یا آئمہ اطہار (ع) کو گالیاں دیتا ہے یا ان سے دشمنی کرتا ہے اگرچہ کسی ایک ہی امام کے ساتھ کرے۔

کفارہ

کفارات کا استعمال

"مالی کفارات" روزہ ترک کر دینے، نذر پر عمل نہ کرنے وغیرہ کی وجہ سے انسان پر واجب ہو جاتے ہیں۔ اس کے مستحق مساکین ہیں، یہ وہ غریب لوگ ہیں جنہیں زکات دی جا سکتی ہے، یعنی جن کے پاس اپنے سال کا خرچ موجود نہیں ہے، ان میں مسلمان ہونا شرط ہے۔(۱)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۳۱، م ۱۸

کھانے پینے کی چیزیں

فقہی مسائل کا یہ حصہ ایسا ہے کہ جس کی ضرورت بیرون ملک سفر کے دوران زیادہ پڑتی ہے لہذا اس حصے میں دوسرے ابواب کی نسبت زیادہ احکام بیان کئے جائیں گے۔

کھانے کی چیزوں کی اقسام

- ۱) اگنے والی
  - پھل
  - سبزیجات
- ۲) حیوانی
  - چوپائے
    - پالتو
    - جنگلی
  - پرندے
  - آبی حیوانات

کھانے کی چیزوں کے احکام

* **نباتی غذائیں**

تمام پھل اور سبزیاں حلال ہیں مگر یہ کہ نجس ہو گئی ہوں یا جسم کیلئے مضر ہوں۔

* **گوشت والی غذائیں**

- چوپائے
  - پالتو چوپائے
    - ۱) حلال گوشت
      - گوسفند کی مختلف قسمیں(۱)
      - گائے
      - اونٹ
    - ۲) مکروہ
      - گھوڑا
      - خچر
      - گدھا
    - ۳) حرام گوشت
      - کتا
      - بلی
      - دیگر حیوانات
  - جنگلی چوپائے
    - ۱) حلال گوشت
      - ہرن
      - گائے و بھینس
      - پہاڑی بکری
      - گورخر
    - ۲) حرام گوشت
      - چیرنے پھاڑنے والے تمام درندے حرام ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ۔(۲)

---

۱) بکری بھی گوسفند کی ایک قسم ہے   ۲) تحریر الوسیلہ، ج۱، ص۱۵۶، م۵

چند مسئلے

مسئلہ ۱ تمام چیرنے پھاڑنے والے حیوانات حرام گوشت ہوتے ہیں اگرچہ درندگی میں طاقت کے لحاظ سے کمزور ہوں جیسے لومڑی۔

مسئلہ ۲ خرگوش کا گوشت کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۳ حشرات کی تمام قسمیں حرام ہیں۔(۱)

پرندے

* درج ذیل پرندے حلال گوشت ہیں

- کبوتر کی تمام قسمیں (فاختہ بھی کبوتر کی ایک قسم ہے)
- چڑیوں کی تمام قسمیں (بلبل بھی چڑیوں کی ایک قسم ہے)
- مرغیاں
- بطخ اور مرغابیاں

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۵۶، م ۶

* درج ذیل پرندے حرام گوشت ہیں

- مور
- کوا (زاغ بھی ایک قسم کا کوا ہے)
- چمگادڑ
- تمام ایسے پرندے جن کے پنجے ہوتے ہیں، جیسے عقاب(۱)

چند مسئلے

مسئلہ ۱ ھدھد اور ابابیل کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔(۲)

مسئلہ ۲ مرغی اور دیگر حلال گوشت پرندوں کے انڈے حلال اور حرام گوشت پرندوں کے انڈے حرام ہیں۔(۳)

مسئلہ ۳ ٹڈی پرندوں میں سے ہے اور حلال گوشت ہے۔(۴)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۵۶، م ۶

۲) توضیح المسائل، م ۲۶۲۳

۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۵۸، م ۱۲

۴) توضیح المسائل، م ۲۶۲۲

آبی جانور

۱) آبی حیوانات میں سے صرف چھلکے والی مچھلی اور بعض سمندری پرندے حلال گوشت ہیں۔

۲) میگو، سمندری ٹڈی کو کہتے ہیں، جو پرندوں میں سے ہے اور حلال گوشت ہے۔(۱)

حیوانات کے ذبح کے احکام

مسئلہ ۱ اگر حلال گوشت حیوان کو اس طرح ذبح کیا جائے جس طرح بعد کے مسائل میں بیان کیا جائے گا، چاہے پالتو ہوں یا جنگلی، جان نکل جانے کے بعد اس کا گوشت پاک اور حلال ہے اور اگر اس حکم کے مطابق ذبح نہ کیا جائے اور وہ مر جائے تو حرام ہے۔(۲)

مسئلہ ۲ حیوان کے ذبح کا حکم یوں ہے کہ تمام شرائط کے ساتھ اس کی گردن کی چار رگیں گلے کے نیچے کے ابھار سے پوری طرح کاٹ دی جائیں۔(۳)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۵۵، م ۱

۲) توضیح المسائل، م ۲۵۹۱

۳) توضیح المسائل، م ۲۵۸۳ و ۸۸

مسئلہ ۲ ذبح حیوان کی شرطیں:

- جو حیوان کو ذبح کرتا ہے وہ مسلمان ہو
- حیوان کا سر لوہے کے آلے سے کاٹا جائے جیسے چاقو
- ذبح کرتے وقت حیوان کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔
- ذبح کرتے وقت یا اس کی گردن پہ چاقو رکھتے وقت ذبح کی نیت سے خدا کا نام لے اور اگر صرف "بسم اللہ" کہدے تو کافی ہے۔
- گلا کٹنے کے بعد حیوان حرکت کرے تا کہ معلوم ہو سکے کہ ذبح کے وقت زندہ تھا۔ اگر وہ اپنی آنکھیں ہلائے یا دم کو حرکت دے یا اپنے پیر زمین پہ مارے تو کافی ہے۔(۱)

نوٹ:

جو لوگ غیر اسلامی ممالک کا سفر کرتے ہیں یا وہاں رہتے ہیں انہیں گوشت اور گوشت کی بنی ہوئی چیزوں کی خرید میں مشکل کا سامنا ہے ایسے لوگ ذبح کے مسائل جان لینے کے بعد کبھی کبھی زندہ جانور خرید کر شرعی طریقے سے ذبح کر کے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں، یہ کام زیادہ مشکل بھی نہیں اور اس میں قصائی کی ضرورت بھی نہیں بلکہ ہر شخص اس طرح سے عمل کر سکتا ہے۔

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۵۹۸

اونٹ کے ذبح کا طریقہ

اونٹ کے نحر میں بھی وہی پانچ شرائط ہیں جو دوسرے حیوانات کے ذبح میں ہیں۔ مذکورہ شرائط کے ساتھ چھری یا دھات کی بنی ہوئی کوئی اور تیز دھار والی چیز اونٹ کی گردن اور سینے کے درمیان والی گہری جگہ میں گھونپ دی جاتی ہے۔(۱) جس کی وجہ سے خون ابل کر باہر آتا ہے اور اونٹ بے جان ہو کر زمین پر گر جاتا ہے۔

استفتاء

س ۱ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، اہل سنت برادران غیر اسلامی ممالک کا ذبح شدہ مرغ استعمال کرتے ہیں اور اس کی دلیل ذبح کرنے والے کا اہل کتاب ہونے کو جان کر کافی سمجھتے ہیں۔ مرغ کے ان پیکٹوں کے اوپر لکھا ہوتا ہے "ذبح علی حسب الشریعۃ الاسلامیہ" یعنی اسلامی شریعت کے مطابق ذبح کیا گیا ہے۔ ایک شیعہ مسلمان کے لئے ان مرغوں کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج جب تک شرعی ذبح یقینی نہ ہو استعمال حرام ہے، اگرچہ احتمال ہو کہ درآمد کرنے والے شرعی ذبح معلوم کرنے کے بعد مسلمانوں کے بازار میں پیش کیا ہو گا۔(۲)

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۵۹۵ ۲) استفتاءات، ج ۲، ص ۴۹۹، س ۱۴

س ۲ سعودی عرب میں استعمال ہونے والے فریزڈ (freezed) کیے ہوئے ذبح شدہ مرغوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا شرعی طریقے پر ذبح کئے جانے کے بارے میں مطمئن ہونا ضروری ہے؟

ج اگر غیر اسلامی ممالک سے لایا جاتا ہے تو شرعی ذبح کا معلوم ہونا ضروری ہے۔(۱)

س ۲ مسلم ممالک میں مسلمانوں سے خریدے جانے والے ایسے فریز شدہ پرندے جو غیر مسلم ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں اور ڈبوں پر لکھا ہوتا ہے "مذبوح بذبح اسلامی" یعنی اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے۔ استعمال کے لحاظ سے کیا حکم رکھتے ہیں؟

ج اگر اس بات کا احتمال ہو کہ درآمد کرنے والے نے حیوان کا ذبح شرعی معلوم کرنے کے بعد اسلامی معاشرے میں پیش کیا ہوگا تو وہ حلال ہے۔(۲)

س ۴ استدعا کرتے ہیں کہ غیر مسلم ممالک سے درآمد کئے جانے والے گوشت کی خرید و فروخت اور استعمال کے بارے میں اپنا فتوی تفصیل سے بیان فرمائیے۔

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۰، س ۱۹

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۲، س ۲۲

ج جو گوشت غیر اسلامی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے اس کے بارے میں اگر احتمال ہو کہ درآمد کرنے والے نے شرعی ذبح معلوم کرنے کے بعد مسلمانوں تک پہنچایا ہے تو اس صورت میں وہ حلال کے حکم میں ہے اور موضوع کی تشخیص مقلد کا کام ہے۔(۱)

س ۵ امریکہ کے ایک شہر میں ایرانی برادران عرب بھائیوں سے شرعی طریقے سے ذبح شدہ حیوان کا گوشت خریدتے تھے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ خود عرب لوگ یہودیوں کے ذبح کردہ حیوانات کے گوشت سے استفادہ کرتے ہیں اور قرآن مجید کی سورہ مائدہ، آیت ۴ سے دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم اہل کتاب کے ذبح سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اس آیت کے بارے میں وضاحت فرمائیے اور بتائیے کہ اس صورت میں ان لوگوں سے ہمارے رابطے کی صورت نجاست و طہارت کے لحاظ سے کس طرح ہو گی جو اس گوشت کا استعمال کرتے ہیں۔

ج ذبح کرنے والے کو مسلمان ہونا چاہیئے اور آیت شریفہ میں طعام سے مراد دانوں والی اجناس خصوصاً گندم ہے اور جس گوشت کا ذبح کرنے والا غیر مسلم ہو وہ گوشت مردار کے حکم میں ہے اور خود بھی نجس ہے اور دوسری چیزوں کو بھی نجس کر دیتا ہے۔(۲)

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۵۰۲، س ۲۲

۲) استفتاآت، ج ۲، ص ۵۰۰، س ۲۰

س ۶ امریکہ میں کسی مسلمان سے ذبح شدہ مرغ خریدنے کا حکم کیا ہے؟ جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے مرغیاں پال رکھی ہیں اور کیا ہم پہ واجب ہے کہ مرغیوں کی خوراک کے بارے میں اس سے دریافت کریں۔

ج حلال کی حکم میں ہے اور دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

س ۷ فرانس کے بازاروں میں بکنے والی غذائیں جیسے روٹی اور گوشت وغیرہ کے کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج جو چیز گوشت کی بنی ہو مردار کے حکم میں ہے اور اس کا کھانا حرام ہے مگر یہ کہ اس گوشت کے شرعی ذبح کے بارے میں علم ہو لیکن گوشت کے علاوہ دوسری چیزیں طاہر اور پاک ہیں مگر یہ کہ معلوم ہو جائے کہ کافر کے بدن سے مس کرنے کے بعد نجس ہو گئی ہیں۔(۲)

س ۸ اہل سنت برادران گوسفند ذبح کرتے وقت اس کی پیشانی قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں لیکن اسکی گردن اور بدن کا رخ قبلہ کی جانب نہیں کرتے۔ کیا اس ذبیحہ کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے؟ البتہ جب وہ خود اس طرح ذبح کرتے ہیں تو ان کے علماء حلال سمجھتے ہیں۔ نہیں معلوم کہ ان کا فتوی اسی طرح سے ہے یا کسی اور طرح سے۔

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۲، س ۶

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۷، س ۱۰

ج مذکورہ فرض میں ذبح کرنے والا حکم سے جاہل کے حکم میں ہے اور ذبیحہ حلال ہے۔(۱)

س ۹ کیا مسلمانوں کے بازار یا مسلم ممالک میں گوشت خریدتے وقت ذبح کے بارے میں پوچھنا واجب ہے؟ جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ ان بازاروں میں فروخت ہونے والا زیادہ تر گوشت شرعی طریقے سے ذبح شدہ نہیں ہے۔ اسی طرح کھالوں اور چمڑے کا کیا حکم ہے؟

ج سوال کرنا واجب نہیں اور طاہر و حلال کے حکم میں ہے جب تک معلوم نہ ہو کہ گوشت یا کھالیں غیر اسلامی ممالک سے درآمد شدہ ہیں یا نہیں۔(۲)

س ۱۰ کمپنیوں کی طرف سے فریز شدہ گوشت ایسے ڈبوں میں بند کر کے ہوٹل والوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کس ملک کے بنے ہوئے ہیں۔ہوٹل والے کباب وغیرہ کی صورت میں لوگوں کو کھلاتے ہیں مہربانی فرما کر بتائیے کہ ایسا گوشت استعمال کرنا شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟

ج مذکورہ صورت میں حلال کے حکم میں ہے۔(۳)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۲۹۵، س ۶

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۲۹۷، س ۳

۳) استفتائات، ج ۲، ص ۲۹۸، س ۳

س ۱۱ آجکل امریکہ میں مرغیوں کو جو غذا دی جاتی ہے اس میں ۸۰ فیصد پروٹین ایسے ہیں جو خنزیر اور گائے کے گوشت سے بنائے جاتے ہیں تاکہ مرغیاں جلد بڑی ہو جائیں۔ اس طرح کی مرغیوں کا ذبح کر کے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج کوئی حرج نہیں، جائز ہے۔(۱)

س ۱۲ بھنے ہوئے گوشت اور مچھلی کے بند ڈبے جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتے ہیں، ان کا خریدنا اور استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج اگر معلوم نہ ہو کہ کہاں سے لایا گیا ہے یا معلوم ہو کہ اسلامی ممالک سے لایا گیا ہے تو کوئی مانع نہیں ہے اور اگر معلوم ہو کہ غیر اسلامی ممالک سے لایا گیا ہے تو اس صورت میں حلال ہے جب درآمد کرنے والا مسلمان ہو اور احتمال ہو کہ اس نے شرعی ذبح معلوم کرنے کے بعد درآمد کیا ہے اور مسلمانوں کے استعمال کے لئے پیش کیا ہے۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۵، س ۵

۲) مناسک حج، ص ۲۹۵، س ۵۷

مچھلی کا شکار

مسئلہ ۱ اگر چھلکے والی مچھلی کو پانی سے زندہ شکار کیا جائے اور پانی سے باہر وہ مر جائے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے لیکن اگر پانی میں مر جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ بغیر چھلکے والی مچھلی کو اگرچہ پانی سے زندہ شکار کیا جائے اور وہ پانی سے باہر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے۔(۲)

مسئلہ۳ مچھلیوں کے شکاری کا مسلمان ہونا ضروری نہیں اور شکار کے وقت خدا کا نام لینا بھی واجب نہیں ہے لیکن مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مچھلی کا شکار کرتے وقت وہ پانی میں زندہ تھی اور باہر آ کر مر گئی ہے، بنابریں غیر اسلامی ممالک میں بکنے والی مچھلی کے بارے میں جب علم ہو کہ وہ پانی سے زندہ پکڑی گئی ہے اور باہر مری ہے تو وہ پاک اور حلال ہے۔(۳)

مسئلہ۴ یہ ضروری نہیں کہ پانی سے نکالے جانے کے بعد مچھلی خود مر جائے بلکہ اگر اس کا سر کاٹا جائے یا اس کے ٹکڑے کئے جائیں اور اس طرح مرے تب بھی حلال ہے۔(۴)

۱-۲) توضیح المسائل، م ۲۶۱۵

۳) توضیح المسائل، م ۲۶۱۷

۴) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۳۵، م ۳۰

مسئلہ ۵ مری ہوئی مچھلی اگر مسلمان کے ہاتھ میں ہو اور معلوم نہ ہو کہ پانی سے زندہ پکڑی گئی ہے یا نہیں تو وہ پاک اور حلال ہے۔ لیکن اگر کافر کے ہاتھ میں ہو اور وہ کہہ بھی دے کہ پانی سے زندہ پکڑی ہے تو حرام ہے۔ اس بنا پر اسلامی ممالک سے خریدی گئی مچھلی یا ڈبوں میں بند بکی ہوئی مچھلیوں کے بارے میں علم ہو کہ اسی ملک کی ساخت ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ پانی سے زندہ پکڑی گئی تھی یا نہیں تو وہ حلال ہے لیکن اگر غیر مسلموں کے بازار سے خریدی جائے اور علم نہ ہو کہ اسے کیسے شکار کیا گیا ہے تو حرام ہے۔(۱)

استفتاء

س ۱ اگر مچھلی وغیرہ غیر مسلم شکاری کے ہاتھوں شکار کی گئی ہو تو حلال ہے یا نہیں ہے؟

ج حلال ہے، مچھلی کے شکاری کا مسلمان ہونا ضروری نہیں لیکن پانی سے زندہ باہر آنا ضروری ہے۔(۲)

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۶۱۸

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۲۹۴، س ۱

س ۲ جس معاشرے میں غیر مسلمانوں کی اکثریت ہے، کسی غیر مسلم یا ایسے شخص سے مچھلی خرید کر کھانے میں جس کے بارے میں علم نہیں کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم، کوئی اشکال ہے یا نہیں؟

ج اگر تزکیہ * کا یقین نہ ہو تو حرام کے حکم میں ہے۔(۱)

س ۳ امریکہ میں فروخت ہونے والے ڈبوں میں بند یکی ہوئی مچھلیاں جن کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں کہ چھلکے دار ہیں یا بغیر چھلکے دار، یہ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ پانی سے زندہ پکڑی گئی ہے یا نہیں اگرچہ زیادہ احتمال یہی ہے کہ پانی سے زندہ پکڑی گئی ہوگی، ایسی مچھلی کھائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج اگر آپ کو یقین نہ ہو کہ پانی سے زندہ پکڑی گئی ہے اور پانی سے باہر زندہ تھی تو اس سے اجتناب کریں۔(۲)

س ۴ بیرون ملک سے درآمد کی جانے والی مچھلیوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اس کے تزکیہ کے لئے شکاری کا مسلمان ہونا شرط ہے؟

---

* تزکیہ (فقہی اصطلاح میں):
پاک صاف کرنے اور حیوان کو حلال کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔(مترجم)

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۴۹۹، س ۱۷

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۰، س ۲۰

ج اگر معلوم نہ ہو کہ مچھلی کہاں سے درآمد کی گئی ہے اور اسی طرح اگر معلوم ہو کہ مسلمان ملک سے درآمد کی گئی ہے تو حلال ہے، لیکن اگر معلوم ہو کہ غیر اسلامی ملک سے درآمد کی گئی ہے تو اس صورت میں حلال ہے جب یہ احتمال ہو کہ درآمد کرنے والے مسلمان نے تزکیہ کا یقین حاصل کرنے کے بعد اسے مسلمانوں کو فروخت کیا ہے اور مچھلی کے شکاری کے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ یہی کافی ہے کہ مچھلی کو پانی سے زندہ باہر نکالا جائے اور وہ باہر مرے۔(۱)

مچھلی کے چھلکے دار ہونے میں شک

اگر انسان کو معلوم ہو کہ مچھلی پانی سے زندہ پکڑی گئی ہے اور باہر مری ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ چھلکے دار مچھلیوں میں سے ہے یا غیر چھلکے دار تو وہ حلال ہے اگرچہ اس نے غیر مسلم سے خریدی ہو، اور یہ حکم ڈبے میں بند پکی ہوئی مچھلیوں پر بھی لاگو ہے۔ اس بارے میں چند استفتائات پر توجہ دیجیئے۔

س ۱ غیر اسلامی ممالک سے درآمد کی جانے والی پکی ہوئی مچھلیاں حلال ہیں یا حرام؟

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۲۹۸، س ۱۵

ج	اگر مچھلی کی حلال گوشت اور حرام گوشت اقسام میں شک ہو تو حلال کے حکم میں ہے لیکن غیر اسلامی ممالک سے درآمد کی جانے کی صورت میں یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ وہ پانی سے زندہ پکڑی گئی تھی اور پانی سے باہر مری ہے لیکن اگر اس بارے میں شک ہو تو حرام کے حکم میں ہے۔(۱)

س ۲	خاویار مچھلی کے انڈے کھانے کا حکم کیا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

ج	اگر چھلکے دار مچھلیوں میں سے ہو یا معلوم نہ ہو کہ چھلکے والی مچھلیوں میں سے ہے یا نہیں تو اس کا کھانا حلال ہے ورنہ حرام ہے۔(۲)

س ۳	غیر ممالک سے درآمد ہونے والے بند ڈبوں میں بکی ہوئی مچھلی حلال ہے یا حرام؟

ج	اگر معلوم نہ ہو کہ حلال اقسام کی مچھلیوں میں سے ہے اور پانی سے زندہ پکڑی گئی ہے اور پانی سے باہر مری ہے یا نہیں تو حرام کے حکم میں ہے اور اگر معلوم ہو جائے کہ پانی سے زندہ پکڑی گئی تھی اور باہر مری ہے تو حلال کے حکم میں ہے اگرچہ معلوم نہ ہو پائے کہ حلال اقسام میں سے ہے یا حرام۔(۳)

---

۱)	استفتاءات، ج ۲، ص ۵۰۲، س ۲۱

۲)	استفتاءات، ج ۲، ص ۵۰۳، س ۱

۳)	توضیح المسائل، ص ۴۳۱، س ۹۴

بغیر گوشت کے غذائیں

گوشت کے علاوہ دوسری غذائیں جیسے سبزیاں، دالیں، پھل اور دودھ سے بنائی جانے والی چیزیں جیسے پنیر، دہی، مکھن، ملائی وغیرہ جو حلال گوشت حیوانات سے حاصل کی جاتی ہیں، انڈے، تمام حلال گوشت پرندے، روٹی، بسکٹ، چاکلیٹ، چیونگم، مٹھائیاں اور دیگر تمام کھائی جانے والی ایسی چیزیں جو حیوانات کے گوشت سے نہ بنائی جاتی ہوں، سب پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے مگر یہ کہ انسان کو یقین ہو جائے کہ یہ چیزیں نجس ہو گئی ہیں۔ بنا بر ایں اس مسئلے کی چند صورتیں بنتی ہیں:

- انسان کو معلوم ہو کہ کافر کے بدن سے نہیں لگی اور کسی اور طرح سے بھی وہ چیز نجس نہیں ہوئی ہے تو وہ پاک و حلال ہے۔
- اگر انسان کو شک ہو جائے کہ وہ چیز نجس ہو گئی ہے یا نہیں تب بھی پاک و حلال ہے۔
- اگر اسے احتمال ہے کہ وہ چیز نجس ہو گئی ہو گی لیکن یقین نہیں ہے تب بھی پاک و حلال ہے۔
- اسے معلوم ہے کہ وہ چیز کافر کے بدن سے لگنے کی وجہ سے یا کسی اور طرح سے نجس ہو گئی ہے تو وہ چیز نجس و حرام ہے۔

س ۱ روٹی، دودھ اور دیگر کھانے والی چیزیں جو بڑے بڑے کارخانوں میں مشینوں کے ذریعے تیار کی جاتی ہیں اور غیر اسلامی ممالک میں رہنے والے طالب علم ان چیزوں سے استفادہ کرنے پر مجبور ہیں، ان چیزوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور ان کے بارے میں نجاست کا یقین کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟

ج اگر کسی مرطوب اور گیلی چیز کے بارے میں یہ یقین نہ ہو کہ وہ کافر کے بدن سے لگ جانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہے تو وہ طہارت کے حکم میں ہے۔(۱)

س ۲ باہر کے ممالک کے ایسے ریسٹورینٹ جہاں عیسائی ملازم کام کرتے ہیں، کیا ہم سبزیاں، انڈے، مچھلی اور مرغ وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج اگر آپ کو یقین ہو کہ یہ چیزیں کافر کے بدن کی نمی سے مس ہو کر نجس ہو گئی ہیں تو وہ نجس ہیں اور انہیں نہیں کھانا چاہیئے۔(۲)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۷، س ۱

۲) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۸، س ۱۲

س ۳ غیر ملکی پنیر میں پنیر کا مایہ "زینت" بھی ملا ہوتا ہے اور یہ واضح ہے کہ یہ مادہ حیوانات کے پیٹ سے نکلتا ہے، جب میں پہلے پہل بیرون ملک گیا تھا تو یہ چیزیں نہیں کھاتا تھا لیکن پچھلے سال میں نے ایران میں دیکھا کہ لوگ یہی غیر ملکی پنیر کھاتے ہیں، کیا میں بھی وہ پنیر استعمال کر سکتا ہوں؟

ج اگر پنیر کے مایہ "زینت" کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ حرام گوشت حیوان کا ہے اور نجس چیز باہر سے اس تک نہ پہنچی ہو تو اس صورت میں یہ مایہ ملا ہو پنیر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

س ۴ ہم طالب علم امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ ایک عرصے سے نجاست و طہارت سے متعلق بعض مسائل ہمیں درپیش ہیں اور اکثر مسلمان طالب علموں کو ان ممالک میں ایسے مسائل کا سامنا ہے۔ مہربانی فرما کر ہماری رہنمائی کیجیے کہ بند ڈبوں میں ملنے والی پکی ہوئی غذائیں جیسے مکھن، پنیر، روٹی، لوبیا، مچھلی، ٹماٹر وغیرہ جن سے اکثر ہمارا واسطہ پڑتا ہے اور بعض سے ہر روز استفادہ کیا جاتا ہے جبکہ پکے ہوئے لوبیا کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ غیر مسلم کا ہاتھ اس سے لگ جاتا ہے چونکہ ہم بھی اس کے کارخانے میں کام کرتے رہے ہیں، کیا ہم ان تمام کھانوں سے اپنے آپ کو بچائیں؟

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۵۰۸، س ۱۲

ج کھانے کی تمام چیزیں کھلی ہوں یا بند، جب تک ان کے نجس ہونے کا علم نہ ہو طاہر و حلال کی حکم میں ہیں اگرچہ کافر کا گیلا ہاتھ، مگر یہ کہ ایسے حیوان کے اجزاء ہوں جو کافر ممالک میں نجس و حرام کے حکم میں ہیں البتہ اگر کسی طریقے سے اس کا حلال ہونا ثابت ہو جائے تو وہ حلال ہے۔(۱)

چند مسئلے

مسئلہ ۱ نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔(۲)

مسئلہ ۲ انسان کیلئے مضر چیز کا کھانا پینا حرام ہے مثلاً چربی والی غذا اگر کسی مریض کے لئے مضر ہو تو اس کے لئے ایسی غذا کا کھانا حرام ہے۔(۳)

مسئلہ ۳ شراب اور دوسری ہر مست کر دینے والی مائع کا پینا حرام ہے۔(۴)

مسئلہ ۴ دوسروں کا مال ان کی رضا مندی کے بغیر کھانا حرام ہے اگرچہ ایسا کافر ہو جس کے اموال محترم ہیں۔(۵)

---

۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۵۰۸، س ۴
۲) توضیح المسائل، م ۱۴۱
۳) توضیح المسائل، م ۲۶۳۶
۴) توضیح المسائل، م ۱۱، ۲۶۳۲
۵) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۴۹، م ۲۸

طبی مسائل

معالجے کے لئے حرام چیز کا کھانا پینا

آجکل بیرون ملک سفر کرنے والے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بیماری کا علاج کرانے جاتے ہیں اور کچھ لوگ میڈیکل کی تعلیم کی خاطر جانے والے طالبعلم ہوتے ہیں، چونکہ ممکن ہے کہ انہیں بعض غیر اسلامی ممالک میں ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑے جو یہاں کم پیش آتے ہیں لہذا اس حصے میں ہم بعض ایسے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مواقع میں حرام چیزوں کا کھانا پینا اشکال نہیں رکھتا:

جان کی حفاظت حرام پر منحصر ہو، مثلاً ایسی مشکل میں مبتلا ہو گیا کہ حرام غذا کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور خوراک موجود نہ ہو اور اگر نہ کھائے تو مرنے کا خطرہ ہو۔

- ایسی بیماری جسے برداشت کرنا عموماً ممکن نہیں ہوتا، اس کا علاج اگر حرام چیز کے کھانے یا پینے پر موقوف ہو اور اس کا علاج بھی اسی چیز پر منحصر ہو اور اس کے علاوہ بیماری کا کوئی اور علاج موجود نہ ہو۔

- اسے حرام چیز کے کھانے یا پینے پر اس طرح مجبور کر دیا جائے کہ اگر وہ ایسی چیز نہ کھائے تو اس کی جان، عزت یا خاصی مقدار میں دولت کو خطرہ لاحق ہو اسی طرح اگر دوسرے محترم افراد کی جان یا عزت کو خطرہ لاحق ہو تو تب بھی یہی حکم ہے۔

- تقیہ کے مقام پر جہاں اسے جان، مال اور عزت کا خطرہ ہو، جیسا کہ گذشتہ صورت میں ذکر ہوا ہے۔(۱)

مسئلہ ۱ ایسے تمام مقامات پر جہاں حرام چیز کا کھانا یا پینا جائز ہو جاتا ہے صرف ضرورت کے مطابق مقدار پر اکتفا کرنا چاہئے اور اس سے زیادہ جائز نہیں ہے۔(۲)

مسئلہ ۲ حرام چیزوں سے کسی بیماری کا علاج اس صورت میں جائز ہے جب ماہر اور قابل اطمینان ڈاکٹر ایسا کہے اور بیماری کا علاج بھی اس پر منحصر ہو اور عام طور پر کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔(۳)

۱-۲-۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۶۰، م ۳۱، ۳۲ و ۳۳

استفتاء

س طاقت کا شربت اور بڑوں و بچوں کے سینے کے لئے استعمال ہونے والے بعض شربتوں کے فارمولے میں طبی الکحل (مست کر دینے والا) استعمال کیا گیا ہے، ایسے شربتوں کو ڈاکٹروں کی طرف سے تجویز کیے جانے اور دوائیوں کی دکانوں میں ان کی فروخت کا کیا حکم ہے۔ جبکہ علاج ان میں منحصر نہیں ہے اور دوائیوں کی دکانوں میں ان کی فروخت جائز ہونے کی صورت میں کیا ان کے نجس ہونے اور ان میں الکحل کے ہونے کے بارے میں مریض کو بتانا ضروری ہے؟

ج اگر یہ معلوم ہو کہ اس میں حرام شراب شامل ہے تو ڈاکٹر کی طرف سے اس کا تجویز کیا جانا اور کسی کا اسے استعمال کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ وہ ضروری ہو اور علاج اسی میں منحصر ہو۔ لیکن اگر شک ہو تو کوئی مانع نہیں ہے اور زیادہ تحقیق بھی ضروری نہیں۔(۱)

---

۱) استفتاءات، ج ۲، ص ۵۱۳، س ۲۶

پوسٹ مارٹم اور اعضاء کی پیوند کاری

مسئلہ ۱ مسلمان کی میت کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز نہیں ہے اور اس کا کوئی عضو جدا کرنا حرام ہے اور دیت بھی واجب ہو جاتی ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ غیر مسلم کی میت کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے اور اس میں دیت بھی نہیں ہے۔(۲)

مسئلہ ۳ اگر کسی ایک مسلمان یا چند مسلمانوں کی جان کی حفاظت مسلمان میت کے پوسٹ مارٹم پر منحصر ہو اور غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم ممکن نہ ہو تو کوئی مانع نہیں ہے۔(۳)

مسئلہ ۴ سیکھنے اور سکھانے کیلئے مسلمان کی میت کا پوسٹ مارٹم نہیں کیا جا سکتا جب تک غیر مسلم کی میت کا پوسٹ مارٹم ممکن ہو اور کسی مسلمان کی جان بھی اس پر متوقف نہ ہو۔(۴)

۱-۲) توضیح المسائل، م ۲۸۲۸

۳-۴) توضیح المسائل، م ۲۸۳۰

مسئلہ ۵ اگر کسی مسلمان کی جان کی حفاظت، مسلمان میت کے پوسٹ مارٹم پر متوقف ہو وہاں دیت واجب نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی دیت ادا کر دی جائے۔(۱)

مسئلہ ۶ جہاں پر مسلمان کی جان کی حفاظت، میت کے اعضاء بدن میں سے کسی عضو کی پیوند کاری پر متوقف ہو تو اشکال نہیں ہے، لیکن اس کی دیت ادا کرنی چاہئے۔(۲)

مسئلہ ۷ اگر مسلمان کے بدن کے کسی عضو مثلاً آنکھ کی حفاظت مسلمان میت کے کسی عضو کے کاٹے جانے پر منحصر ہو تو جائز نہیں ہے اور اگر کاٹا جائے تو دیت واجب ہے۔(۳)

مسئلہ ۸ غیر مسلم کی میت کا کوئی عضو پیوند لگانے کے لئے کاٹنا حرام نہیں ہے اور اس میں دیت بھی نہیں۔(۴)

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۸۸۱

۲-۳) توضیح المسائل، م ۲۸۸۲

۴) توضیح المسائل، م ۲۸۸۳

مسئلہ ۹ جب کسی زندہ یا مردہ انسان کے جسم کا کوئی عضو کاٹا جاتا ہے اور دوسرے زندہ مسلمان کے بدن سے اس کو پیوند لگایا جاتا ہے اور وہ اس کے بدن کا حصہ بن جاتا ہے اور اس میں زندگی آ جاتی ہے تو اس صورت میں "انتقال" کی وجہ سے جو خود مطہرات میں سے ایک ہے وہ عضو پاک ہو جاتا ہے اور نماز میں بھی مانع نہیں ہے۔(۱)

مسئلہ ۱۰ علاج کی غرض سے حیوان کے اعضاء کا انسان کے بدن سے پیوند لگانا اشکال نہیں رکھتا مثلاً اگر حیوان کی آنکھیں انسان کی آنکھوں کی جگہ لگائی جائیں تو اگرچہ کتے اور خنزیر کی آنکھیں ہی کیوں نہ ہو، مسلمان کے بدن میں منتقل ہونے کے بعد جب اس میں زندگی کی لہر پیدا ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہیں۔(۲)

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۸۸۳

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۲۱، الانتقال

استفتاء

س ١ بعد از سلام، جیسا کہ جناب عالی کو معلوم ہے کہ پوسٹ مارٹم اور انسانی بدن کی شناخت، علم طب کے نہایت اہم شعبوں میں سے ہے اور اس عمل کے بغیر علم طب نامکمل اور بے معنی ہے کیونکہ میڈیکل کا طالبعلم انسان کے سالم بدن اور اس کے اعضاء کو دیکھ کر مطالعہ کرنے کے بعد ہی کسی ایک عضو کی بیماری کا پتہ چلا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کسی عضو کی غیر طبیعی حالت کو جاننے کیلئے اس کی طبیعی حالت کا جاننا ضروری ہے کیونکہ یہی طالبعلم مستقبل کے سرجن بنیں گے یا میڈیکل کے کسی اور شعبے کے ماہر بن کر خدمت کریں گے یہ کہا جا سکتا ہے کہ پوسٹ مارٹم کے بغیر میڈیکل کے اصلی اور اساسی ارکان میں سے ایک رکن محذوف ہے جس کے نتیجے میں میڈیکل کے دوسرے شعبوں کا مطالعہ بھی ممکن نہیں ہو گا لہذا ہماری درخواست ہے کہ اس شعبے کے عہدے داروں کی، ایک انسان خصوصاً ایک مسلمان کے احترام سے متعلق دیانتداری کے پیش نظر اور اس وعدے کے ساتھ کہ ایک انسانی جسد کا ممکنہ حد تک شرعی تقاضے کے مطابق احترام کیا جائے گا۔ انسانی بدن کے پوسٹ مارٹم کے بارے میں اپنی رائے ڈاکٹروں کے لئے بیان فرمائیے۔

(وضاحت کی جاتی ہے کہ غیر مسلم کے بدن سے استفادہ کرنے کی جو کوششیں عہدے داروں نے کی ہیں وہ اب تک بے فائدہ رہی ہیں)۔

ج مسلمان کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز نہیں اور غیر مسلم میں کوئی مانع نہیں ہے۔(۱)

س ۲ جو شخص کسی مشکوک بیماری کی وجہ سے فوت ہو جاتا ہے اور ہم اس کی موت کی وجہ جاننے کے لئے اس ہسپتال میں اس کے پوسٹ مارٹم پر مجبور ہو جاتے ہیں تاکہ اس کی بیماری اور موت کی علت پر تحقیق کر سکیں۔ اس مسئلہ کا شرعی حکم کیا ہے؟ یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ عمل متعلقہ ماہرین انجام دیتے ہیں اور غیر معمولی طور پر ضروری ہے' اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہمارا اسپتال علاج معالجے کے ساتھ ساتھ طالبعلموں کو تعلیم دینے کا کام بھی کرتا ہے اور یہ دنیا کے تمام طبی مراکز میں انجام پاتا ہے اور میڈیکل کی نظر سے اس کا سیکھنا واجبات میں سے ہے۔

ج مسلمان کے بدن کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز نہیں ہے مگر ایسی صورت میں جب زیادہ اہم واجب شرعی درپیش ہو۔(۲)

س ۳ اگر کسی میت کے بارے میں شک ہو کہ مسلمان ہے یا کافر اور اس کو مسلمان ثابت کرنے کا کوئی بھی راستہ نہ ہو تو کیا اس کا پوسٹ مارٹم کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟

---

۱) استفتائات' ج ۲' ص ۴۱' س ۱۴

۲) استفتائات' ج ۲' ص ۴۲' س ۱۵

ج کوئی مانع نہیں ہے۔(۱)

س ۴ اگر مسلمان ملک کے کسی ہسپتال کے سردخانے میں ایک مدت تک رکھی جانے والی ایسی نامعلوم لاش کی آنکھیں نکالنا جس کے لواحقین و ورثاء لاش لینے نہیں آتے اور یہ آنکھیں کسی ایسے مریض کو لگا دینا جسے ایسے آپریشن کی ضرورت ہے جائز ہے یا نہیں؟

ج اگر اس کا کافر ہونا یقینی نہ ہو تو جائز نہیں ہے۔(۲)

س ۵ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے پوسٹ مارٹم کا علم میڈیکل کے ضروری ترین اور بنیادی ترین شعبے میں سے شمار ہوتا ہے اور اس شعبے کے ڈاکٹروں اور ماہرین کی اکثریت کی رائے میں انسانی جسد کے پوسٹ مارٹم کے بغیر ہم ماہر ڈاکٹر اور سرجن نہیں بنا سکتے اور آج کے دور میں کافر کا جسد حاصل کرنا ممکن نہیں ہے جبکہ اسلامی معاشرے کو ماہر ڈاکٹروں کی نہایت ضرورت ہے تاکہ اس لحاظ سے خودکفیل ہو سکے لہذا آپ سے درخواست ہے آج کے حالات کی روشنی میں پوسٹ مارٹم کرنے کے بارے میں اپنی نظر سے ہمیں مطلع فرمائیے، مزید یہ کہ اسی بنیاد پر آجکل بعض میڈیکل کالجوں میں ہونے والے پوسٹ مارٹم شرعاً جائز ہیں یا نہیں؟

---

۱) استفتاءات، ج ۲، ص ۴۲، س ۱۱۶

۲) استفتاءات، ج ۲، ص ۴۳، س ۱۱۹

ج مسلمان میت کا پوسٹ مارٹم جائز نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب کسی اور مسلمان کی جان بچانا اس پر منحصر ہو۔(۱)

خون کی خرید و فروخت اور منتقلی

مسئلہ ۱ ایک انسان کے بدن سے دوسرے انسان میں یا کسی حیوان سے انسان میں خون منتقل کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ مریضوں اور زخمیوں کے استفادے کیلئے خون کی خرید و فروخت جائز ہے۔

مسئلہ ۳ غیر مسلم کو اور غیر مسلم ملک کے اسپتال کو خون دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔(۲)

مسئلہ ۴ غیر مسلم کا خون مسلمان کے بدن میں منتقل کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۳۲، س ۱۱۷

۲) توضیح المسائل، م ۲۸۸۵ اور استفتائات، ج ۲، ص ۲۰، س ۵۳ و ۲۹

مسئلہ ۵ اگر خون لینا خون کے مالک کے لئے نقصان دہ ہو تو اشکال ہے، خصوصاً اگر نقصان زیادہ ہو۔(۱)

نامحرم کے بدن کو علاج کی غرض سے دیکھنا اور چھونا

مسئلہ ۱ اگرکسی عورت کے علاج کیلئے عورت ڈاکٹرموجود نہ ہو اور نا محرم مرد ڈاکٹر اس عورت کا علاج کرنا چاہے اور اس کا بدن دیکھنے یا چھونے پر مجبور ہو تو اشکال نہیں ہے لیکن:

- اگر علاج کے لئے دیکھنے اور چھونے کی ضرورت نہ ہو تو دیکھنا اور چھونا حرام ہے۔
- اگر دیکھ کر یا اوزار کے ذریعے علاج ممکن ہو اور چھونے کی ضروت نہ ہو تو نا محرم کے بدن کو نہیں چھونا چاہئے۔
- اگر لباس کے اوپر سے یا دستانوں کے ساتھ بدن کا معائنہ اور علاج کر سکتا ہو تو چھونا جائز نہیں ہے۔
- اگر معائنہ یا علاج کے لئے بدن کا چھونا ضروری ہو لیکن بغیر دیکھے اور صرف چھو کر علاج کر سکتا ہو تا نا محرم کو نہ دیکھے۔

---

۱) توضیح المسائل، م ۲۸۸۵ اور استفتائات، ج ۲، ص ۶۰، س ۴، ۵ و ۶

معائنے کے دوران اگر مریض کے بدن کو دیکھنے یا چھونے کی ضرورت پڑ جائے تو اسی مقدار پر اکتفا کرے جتنی ضرورت ہے اور اس سے زیادہ حرام ہے۔(۱)

مسئلہ ۲ اگر عورت ڈاکٹر موجود ہو اور مریض عورت کے معائنے اور معالجے کے لئے بدن کو دیکھنے اور چھونے کی ضرورت بھی ہو تو عورتوں کو مرد ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔(۲)

مسئلہ ۳ اگر کوئی عورت نامحرم مرد کا علاج کرنا چاہئے اور اس کا بدن دیکھنے یا چھونے پر مجبور ہو تو ایسی صورت میں مریض مرد عورت ڈاکٹر کے پاس معالجے کی غرض سے جا سکتا ہے جب مرد ڈاکٹرموجود نہ ہو اور اس صورت میں وہ تمام صورتیں جو گذشتہ مسائل میں بیان ہوئی ہیں عورت ڈاکٹر کے بارے میں بھی جاری ہیں۔(۳)

مسئلہ ۴ نامحرم عورت کے چہرے اور ہاتھوں (کلائیوں تک) کو دیکھنا اگر لذت حاصل کرنے کے لئے نہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔
(زیادہ آشنائی کیلئے "دیکھنے کے احکام" کی طرف رجوع کیجیئے۔(۴)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۳، م ۲۲

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۲ و ۲۴۳، م ۱۵ سے ۱۹ تک۔

۳-۴) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۲، م ۲۲

ملنے والی گمشدہ چیزیں

اگر غیر اسلامی ملک میں انسان کو کوئی چیز پڑی ہوئی ملے اور وہ اسے اٹھائے تو حکم کے لحاظ سے وہی ہے جو اسلامی ملک میں ملنے والی چیز کا حکم ہے۔ قارئین کی آگاہی کے لئے ہم یہاں پر اس کے احکام کا خلاصہ بیان کریں گے۔

الف) جو چیز پڑی ہوئی ملی ہو اس کی قیمت اگر ایک درہم (۱) سے کم ہو تو اسے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

ب) اگر اس کی قیمت ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو تو اسے اعلان کرنا چاہئے اور مالک کو ڈھونڈنا چاہیئے اگر مالک نہ ملے تو مندرجہ ذیل تین امور میں سے کسی ایک پر عمل کرنے کا اسے اختیار ہے۔

---

۱) آجکل کے زمانے میں ایک درہم تقریبا نصف ڈالر کے برابر ہے۔

- اپنے لئے اٹھائے لیکن اگر مالک مل جائے تو اسے لوٹا دینا چاہئے۔
- کسی فقیر کو صدقہ میں دے لیکن اگر اس کا مالک مل جائے تو اس کی مثل یا قیمت اسے لوٹا دینا چاہئے۔
- امانت کے طور پر مالک کے لئے باحفاظت رکھے۔(۱)

مسئلہ جو چیز پڑی ہوئی ملی ہے وہ اگر ایسی چیزوں میں سے ہو جو خراب ہو جاتی ہیں اور ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی جیسے گوشت، خربوزہ اور تربوز وغیرہ تو جائز ہے کہ اس کی قیمت لگانے کے بعد خود استعمال کرے یا بیچ دے اور اس کی قیمت مالک کے لئے رکھے، دونوں صورتوں میں اگر مالک مل جائے تو وہ ضامن ہے۔(۲)

گمشدہ بچے کا ملنا

مسئلہ ۱ اگر غیر اسلامی ملک میں کوئی بچہ مل جائے اور اس ملک میں مسلمان بھی رہتے ہوں اور یہ احتمال ہو کہ یہ مسلمانوں کا بچہ ہے تو وہ مسلمان کے حکم میں ہے۔

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۵، م ۶

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۷، م ۱۷

مسئلہ ۲ اگر کسی اسلامی ملک میں کوئی بچہ مل جائے تو وہ مسلمان کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۳ اگر کسی غیر ملک میں کوئی بچہ ملے اور اس ملک میں کوئی مسلمان نہ رہتا ہو اور اگر رہتا ہو تو یہ احتمال نہ ہو کہ یہ بچہ کسی مسلمان کا ہے تو اس صورت میں یہ بچہ مسلمان کے حکم میں نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۴ جہاں پر بچہ مسلمان کے حکم میں ہے اگر بالغ ہونے کے بعد اپنے کفر کا اعلان کرے تو وہ کافر ہے۔(۱)

مسئلہ ۵ اگرکوئی بچہ ملے اور اس کے مر جانے کا خطرہ ہو تو واجب ہے کہ اسے اٹھالیا جائے اور اسکی سر پرستی کی جائے جب تک بالغ نہیں ہو جاتا۔(۲)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۴، م ۳

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۴، خاتمہ

دیکھنا

خدا کی نعمتوں میں سے ایک بینائی کی صلاحیت ہے اور انسان کو چاہئے کہ اس عظیم نعمت سے اپنی اور دوسروں کی ترقی اور کمال کے لئے استفادہ کرے اور نامحرموں پر نگاہ ڈالنے سے روکے۔ اگرچہ وہ قدرت اور اس کے حسن کو دیکھنے میں جب تک دوسروں کے حقوق پامال نہ ہوتے ہوں، آزاد ہے تاہم آنکھوں کو دوسروں پر نظر ڈالنے سے بچانے اور اپنے آپ کو نامحرموں کی نگاہ سے بچانے کے خاص احکام ہیں اور چونکہ دوسرے ممالک اور حتی اسلامی ممالک میں خواتین میں بے پردگی عام ہے اور ممکن ہے یہ امر بعض مسافر خواتین کے متاثر ہو جانے کا باعث بنے اور کچھ مرد حضرات بھی نامحرموں کو دیکھنے کے معاملے میں اسلامی قوانین کی حدود سے نکل جائیں لہذا آگاہی اور یاد دہانی کے لئے اس حصے میں دیکھنے سے متعلق بعض احکام بیان کیے جاتے ہیں۔

مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو دیکھنا (۱)

الف) محرم

- اگر بیوی یا شوہر ہو — کوئی مانع نہیں
- اگر رشتہ دار ہو
  -- لذت حاصل کرنے کی نیت سے دیکھنا — حرام ہے
  -- حصول لذت کی نیت سے نہ ہو — تو شرمگاہ کے علاوہ جائز ہے

ب) نا محرم

-- لذت کے لئے — دیکھنا حرام ہے
-- بغیر لذت کے — چہرہ اور ہاتھ کلائیوں تک دیکھ سکتا ہے۔(۲)
— بدن کے دوسرے حصے دیکھنا حرام ہے۔

---

۱) تحریر الوسیلہ ج ۲ ص ۲۴۲ اور ۲۴۳ م ۱۵ سے ۱۹ تک

۲) موٴلف کی استفتاء کے جواب میں حضرت آیت اللہ العظمی اراکی اعلی اللہ مقامہ نے فرمایا کہ: عورت بغیر قصد لذت کے مرد کی گردن اور سر اس حد تک دیکھ سکتی ہے جہاں تک عموماً چھپایا نہیں جاتا ہے۔

مرد کا مرد کو اور عورت کا عورت کو دیکھنا (۱)

-- حصول لذت کی نیت سے — حرام ہے

-- بغیر حصول لذت کی نیت سے — شرمگاہ کے علاوہ جائز ہے

مسئلہ ۱ جہاں جہاں دیکھنا حرام ہے چھونا بھی حرام ہے تاہم نا محرم عورت اور مرد ایک دوسرے کے ہاتھوں اور چہرے کو بھی نہیں چھو سکتے۔(۲)

مسئلہ ۲ عورت پر واجب ہے کہ (ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ) اپنا تمام بدن نا محرم سے چھپائے۔(۳)

غیر مسلم عورتوں کو دیکھنا

مسئلہ ۱ مرد کا لذت کی نیت کے بغیر غیر مسلم عورتوں کے بدن کے اس حصے کو دیکھنا جسے عموماً وہ نہیں چھپاتیں اگر حرام میں مبتلا ہو جانے کا خوف نہ ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔(۴)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۲، م ۱۹

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۳، م ۲۰

۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۳، م ۲۲

۴) توضیح المسائل، م ۲۴۳۱، العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، ص ۸۰۲، م ۲۷

مسئلہ ۲ اگر انسان کو معلوم ہو کہ سڑک اور بازار میں چلنے سے اسکی نظر غیر مسلم عورتوں کے بدن پر پڑ جائے گی تو وہاں چلنا اشکال نہیں رکھتا۔(۱)

نامحرم کے بدن کو علاج کی غرض سے دیکھنا اور چھونا

اس حصے سے متعلق مسائل "طبی مسائل" کے تحت ذکر ہو چکے ہیں لہذا وہاں پر رجوع فرمائیے۔

عورت اور مرد کا ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا

نامحرم عورت اور مرد آپس میں ہاتھ ملا کر مصافحہ نہیں کر سکتے مگر یہ کہ کپڑے کے نیچے سے ہو اور اس صورت میں بھی ایک دوسرے کے ہاتھ کو دبانا نہیں چاہئے۔(۲)

---

۱) العروۃ الوثقیٰ، ج ۲، م ۲۸

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۳، م ۲۰

شادی

مسئلہ ۱ مسلمان مرد کی کافر عورت (غیر اہل کتاب) سے شادی اور مسلمان عورت کی کافر مرد سے شادی جائز نہیں ہے چاہے دائمی ہو یا موقت۔(۱)

مسئلہ ۲ مسلمان مرد کی اہل کتاب (عیسائی، یہودی، زرتشی) عورتوں سے موقت شادی جائز ہے لیکن دائمی شادی جائز نہیں۔(۲)

مسئلہ ۳ اگر شوہر مرتد ہو جائے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے سے جدا ہو جانا چاہئے لیکن اگر مرتد ملی ہو اور بیوی کی عدت ختم ہونے سے پہلے توبہ کرے (۳) تو ان کا پہلا ہی نکاح صحیح ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو عدت ختم ہونے کے بعد نکاح باطل ہو جائے گا۔(۴)

۱-۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۸۵

۳) زیادہ آشنائی کیلئے "احکام مرتد" کے زیر عنوان رجوع کیجئے۔

۴) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۸۶، م ۵

مسئلہ ۴ اگر عورت مرتد ہو جائے اور عدت ختم ہونے سے پہلے توبہ کرے تو نکاح صحیح ہے لیکن اگر توبہ نہ کرے تو عدت ختم ہونے کے بعد ان کا نکاح باطل ہو جائیگا اور انہیں ایک دوسرے سے جدا ہو جانا پڑے گا۔(۱)

یاد دہانی:

عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کی موت کے وقت سے یا طلاق یا نکاح موقت کی مدت ختم ہونے کے بعد ایک معین مدت تک صبر کرے کیونکہ اس مدت میں وہ کسی اور مرد سے شادی نہیں کر سکتی اور چونکہ اس چیز کا امکان ہے کہ اہل کتاب عورتیں حتی بعض مسلمان عورتیں بھی اس مسئلہ پر عدم اعتقاد یا اس سے نا آگاہی کی بنا پر یا لاپرواہی کی وجہ سے عدت کے ختم ہونے سے پہلے دوبارہ شادی کرلیں لہذا جو لوگ شادی شادی کرنا چاہیں انہیں اس مسئلہ پر پوری توجہ دینی چاہئے تاکہ خدانخواستہ حرام کا ارتکاب نہ کرلیں، اس کے علاوہ بہت سے مواقع میں ممکن ہے یہ امر خطرناک بیماریوں کی منتقلی کا باعث بنے۔

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۸۶، م ۵

استفتاء

س ۱ مسلمان عورت کا بہائی فرقے کے مرد سے شادی کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج گمراہ بہائی فرقے سے شادی باطل ہے۔(۱)

س ۲ جو عورت اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتی ہے تا کہ بعد میں کوئی حلال مشغلہ اپنا سکے لیکن اس وقت تعلیم جاری رکھنے کا لازمہ یہ ہے کہ نا محرم مردوں کا سامنا کرے مثلاً یونیورسٹی میں مرد استاد سے درس پڑھے یا مردوں کے ساتھ ایک ہی کلاس میں بیٹھے، کیا اس صورت میں تعلیم جاری رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج حلال شعبوں میں تعلیم جاری رکھنا اشکال نہیں رکھتا لیکن نا محرموں سے پردہ اور ان سے مختلط ہونے سے پرہیز لازم ہے اور اگر تعلیم جاری رکھنے کا لازمہ نا محرموں سے مختلط ہو جانا ہو اور دینی و اخلاقی مفاسد کا باعث بنے تو اسے ترک کر دینا چاہئے۔(۲)

---

۱) توضیح المسائل، ص ۴۳۱، س ۸۰

۲) توضیح المسائل، ص ۴۳۲، س ۹۴

س ۲ آجکل لڑکے لڑکیاں جو اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور اداروں میں ساتھ رہتے ہیں، محرمیت کے لئے اپنا یا والدین کا یا پھر اپنے بچوں کا صیغہ جاری کرنے کا قصد رکھتے ہیں تاکہ ان کا میل جول حرام نہ ہو، چونکہ جناب عالی باکرہ کے لئے والد کی اجازت کو احتیاط واجب جانتے ہیں اور بسا اوقات ایسے موقعوں پر والدین راضی نہیں ہوتے یا ان سے اس کیلئے اجازت نہیں لی جا سکتی، کیا آپ اجازت دیں گے کہ اس احتیاط کو ترک کر دیا جائے اور ولی کی اجازت کے بغیر صیغہ جاری کیا جائے یا نہیں ؟ اسی طرح بعض موقعوں پر لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں لیکن باپ کی اجازت لینا شرم و حیا اور دوسرے موانع کی وجہ سے مشکل ہے کیا ایسی صورت میں اس احتیاط کا ترک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج باپ کی اجازت ساقط نہیں ہو سکتی بلکہ اب تو میں والد کی اجازت کو شرط سمجھتا ہوں بنابر فتوی۔(۱)

---

۱) توضیح المسائل، ص ۴۳۲، س ۹۳

وراثت

کفر ان عوامل میں سے ہے جو بعض افراد کی وراثت سے محرومیت کا باعث بنتا ہے مندرجہ ذیل جدول میں اس کی مختلف صورتیں بیان کی جارہی ہیں۔

میت	وارث	وراثت کا حکم
مسلمان	کافر	وراثت نہیں ملے گی
مسلمان	کافر اور مسلمان	کافر کو وراثت نہیں ملے گی
اصلی کافر	کافر	وراثت ملے گی
ارتدادی کافر	کافر	وراثت نہیں ملے گی
اصلی یا ارتدادی کافر	کافر اور مسلمان	کافر کو وراثت نہیں ملے گی
اصلی یا ارتدادی کافر	مسلمان	وراثت ملے گی۔

اگر کوئی مسلمان وفات پائے اور اس کا کوئی مسلمان وارث نہ ہو تو اس کے اموال کا مالک حاکم شرع ہوگا یعنی اس کے اموال کا اختیار حاکم شرع کو ہوگا۔(۱)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۶۴، م ۱

اموات کے احکام

مسئلہ ۱ مسلمان میت کے بارے میں جس طرح غسل، کفن، حنوط، نماز اور دفن واجب ہے غیر مسلم کی میت کے لئے یہ امور واجب نہیں ہیں۔(۱)

مسئلہ ۲ میت کو جو شخص غسل دیتا ہے اسے مسلمان ہونا چاہئے۔(۲)

مسئلہ ۳ جس بچے کے والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک مسلمان ہو وہ مسلمان کے حکم میں ہے۔(۳)

مسئلہ ۴ مسلمان کو غیر مسلموں کے قبرستان میں اور غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا جائز نہیں ہے۔(۴)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱ص ۶۵

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱ص ۶۸، م ۹

۳) العروۃ الوثقیٰ، ج ۱ص ۳۸۱

۴) تحریر الوسیلہ، ج ۱ص ۸۹، م ۹

مسئلہ ۵ اگر مسلمان کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفنایا جائے یا کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنا دیا جائے تو قبر کا کھولنا نہ صرف جائز ہے بلکہ اگر میت کا وہاں دفن رہنا مسلمانوں کی بے احترامی یا اس قبرستان کے مسلمانوں کی بے حرمتی کا باعث ہو تو واجب بھی ہے۔(۱)

استفتاء

س ۱ اگر رہائشی علاقوں سے دور راستے میں کوئی میت نظر آجائے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی میت ہے یا نہیں؟ تو کیا اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں؟

ج اگر مسلمان علاقے میں ہو تو مسلمان کے حکم میں ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۲)

س ۲ اوپر کے سوال میں مذکور میت کو اگر مسلمان کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے اور کچھ عرصے بعد معلوم ہو جائے کہ کافر تھا تو کیا ہم اسے اس قبر سے نکال کر کسی اور جگہ دفنا سکتے ہیں؟

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۸۹، م ۹

۲) استفتاءات، ج ۱، ص ۸۷، س ۲۲۲

ج اگر دفن کے بعد معلوم ہو کہ وہ کافر تھا تو اسے باہر نکالا جا سکتا ہے بلکہ بعض مواقع پر تو واجب ہے۔(۱)

س ۲ ایک گیارہ سال کا مسلمان لڑکا ایک غیر اسلامی شہر میں وفات پا گیا تھا چونکہ اس شہر میں مسلمانوں کا قبرستان موجود نہ تھا اور اس کے علاوہ دوسرے موانع بھی تھے جن کی وجہ سے اسے غیرمسلمانوں کے قبرستان میں دفنا دیا گیا اور وہ واحد مسلمان ہے جو اس قبرستان میں دفن ہے۔ اب وہاں کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے لئے قبرستان کی الگ جگہ لے لیں۔ کیا اب اس لڑکے کے جسد کو مسلمانوں کے قبرستان میں منتقل کیا جا سکتا ہے؟

ج کفار کے قبرستان میں مسلمانوں کو دفنانا جائز نہیں ہے اور اگر لاش گل سڑ نہ گئی ہو تو اسے باہر نکالنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بعض مواقع میں لازم بھی ہے۔(۲)

---

۱) استفتاءات، ج ۱، ص ۸۸، س ۲۲۳

۲) استفتاءات، ج ۱، ص ۲۲۳، س ۲۲۵

مرتد کے احکام

(جو مسلمان کافر ہو گیا ہو)

مرتد وہ ہے جو اسلام سے منہ موڑ کر کافر ہو گیا ہو، دوسرے لفظوں میں مرتد یعنی وہ مسلمان جو کافر ہو گیا ہو۔

مرتد کی قسمیں

۱) مرتد فطری
۲) مرتد ملی

۱) مرتد فطری

یعنی وہ شخص جس کا نطفہ ٹھہرتے وقت اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اسلام قبول کرے لیکن بعد میں کافر ہو گیا ہو۔

۲) مرتد ملی

یعنی وہ شخص جس کا نطفہ ٹھہرتے وقت اس کے والدین کافر تھے لیکن وہ خود بالغ ہونے کے بعد مسلمان ہو گیا ہو لیکن بعد میں اسلام سے منہ موڑ کر کافر ہو گیا ہو۔(۱)

مرتد فطری کے احکام(۲)

الف) اگر کوئی مرد مرتد ہو جائے:

- بیوی اس سے جدا ہو جائے گی
- اس کی اموال کو وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ (وہ مال جو اب تک وہ حاصل کر چکا ہے)
- اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔(۳)
- اس کا حکم "موت" ہے۔(۴)

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۶۶، م ۱۰

۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۶۶، م ۱۰ اور ص ۴۹۴، م ۱

۳) متن میں مذکور احکام کے رو سے اس کی توبہ قبول نہیں ہے لیکن ممکن ہے خدا کے نزدیک قبول ہو اور بعض احکام کے رو سے اس کی توبہ کا اثر مترتب ہوتا ہے جیسے اس کی طہارت کا حکم ہے۔

۴) مرتد کی قید اور حدود شرعی جاری کرنے کا اختیار حاکم کے ہاتھ میں ہے۔

ب) اگر عورت مرتد ہو جائے:

- شوہر سے جدا ہو جائے گی
- اس کے اموال اسکی موت کے بعد ہی وارثوں میں تقسیم ہونگے
- اس کی توبہ قبول ہو
- اسے جیل میں بند کر دیا جائے گا اور یومیہ نماز کے مواقع میں اسے زد و کوب کیا جائے گا اور اس پر سختی کی جائے گی تاکہ وہ توبہ کرے اور اگر توبہ نہ کرے تو قید میں ہی رہے گی جب تک مر نہ جائے۔

مرتد ملی کے احکام(۱)

الف) اگر کوئی مرد مرتد ہو جائے:

- اس سے بیوی جدا ہو جائے گی
- اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور اگر نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، احتیاط یہ ہے کہ اسے تین روز تک توبہ کروائی جائے اگر نہ کرے تو چوتھے روز اسے قتل کر دیا جائے۔

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۶۶، م ۱۰ اور ص ۴۹۴، م ۱

ب) اگر عورت مرتد ہو جائے:

- مرتد فطری کے حکم میں ہے۔

ارتداد کے ثابت ہونے کا طریقہ

- مرتد خود اقرار کرے، احتیاط یہ ہے کہ پہلی بار اس پر حکم جاری نہ کیا جائے بلکہ وہ دوسری بار بھی اقرار کرے۔
- دو عادل مرد شہادت دیں۔(۱)

نوٹ:

کتاب قضاء، شہادات، حدود، قصاص اور دیات میں غیر مسلموں سے متعلق احکام کا ذکر ہوا ہے لیکن ان میں سے اکثر قاضی اور عدالت سے متعلق ہیں اور مسافروں کو ان کی زیادہ ضرورت نہیں بنابریں ان مسائل کو یہاں بیان نہیں کیا گیا۔

---

۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۴۹۴، م ۹

غیر مسلم رشتہ داروں سے میل جول

اسلام میں عزیز و اقارب کے بارے میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور ان سے جدائی اور دوری کو قبول نہیں کیا گیا ہے اگر کوئی گنہگار ہو یا کسی حرام فعل کا ارتکاب کرنا چاہتا ہو، اس سے میل جول امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے قانون کی اساس پر ہوگا۔ اگر ترک معاشرت اس کے ترک گناہ میں موثر ہو تو "نہی عن المنکر" کے پہلے مرتبے کے عنوان سے اس سے میل جول ترک کرنا چاہئے تاکہ گنہگار توبہ کرے اور دوبارہ گناہ نہ کرے اسی طرح اگر میل جول رکھنا اس کے گناہ کو ترک کرنے میں موثر ہو تو میل جول اور آمد و رفت کے ذریعے منکر کو روکنے کی کوشش کی جائے اور کونسا گناہ خداوند تبارک و تعالی کا شریک قرار دینے اور اس کا کفر کرنے سے بڑھ کر ہے؟

لیکن قریبی رشتہ داروں کی نسبت جیسے والدین، بچے، بھائی بہن وغیرہ۔ یہ تاکید اتنی زیادہ ہے کہ اگر وہ کافر بھی ہوں تو صلہ رحم واجب ہے اور اس کا ترک کرنا حرام ہے مگر یہ کہ کسی اور گناہ کا سبب بنے۔

نمونہ کے طور پر دو استفتاآت ذکر کیے جاتے ہیں:

س ۱ کیا ایسے رشتہ داروں سے بھی صلہ رحم واجب ہے جو کافر یا مرتد شمار ہوتے ہوں؟

ج صلہ رحم مطلقاً واجب ہے۔

س ۲ میں ایک ایسے باپ کی بیٹی ہوں جو خدا، پیغمبر (ص) اور قیامت پر کوئی ایمان نہیں رکھتا اور واضح ہے کہ نماز بھی نہیں پڑھتا بلکہ بعض مواقع پر خدا اور رسول (ص) کی مقدس بارگاہ میں توہین کا مرتکب بھی ہوتا ہے، اسلامی انقلاب کا بھی سخت مخالف ہے چونکہ میری والدہ، بھائی اور بہن مذہبی عقیدہ کے حامل ہیں، اس لئے ان کا گھر والوں سے برتاؤ اور اخلاق بھی بہت سخت اور پدرانہ محبتوں سے دور ہے۔ میں نے جہاں تک ممکن تھا نہایت نرمی، محبت اور ملائمت سے اپنے والد سے بات کی اور اسے خداوندمتعال، رسول اکرم (ص) اور گھر والوں کے بارے میں اختیار کردہ روش سے روکنے کی کوشش کی لیکن یہ محبت اور نرمی بھی کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ اس وقت ہمارے خاندان کی حالت نہایت خراب ہے اور میرے والد کی طرف سے گھر میں ہر روز لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ میں شدت آتی جا رہی ہے، میں بھی والد سے لڑنے کے بعد ان سے ناراض ہو کر شوہر کے گھر میں رہ رہی ہوں، میرے شوہر نے بھی کہہ دیا ہے کہ وہ "میرے" "والدین کے گھر" جانے پر راضی نہیں ہے۔ اب میں اپنے

عزیز امام سے چاہتی ہوں کہ میرے والد کے بارے میں "جو کہ ہر چیز سے کافر ہو گیا ہے" میری ذمہ داریوں سے مجھے مطلع کریں۔

ج صلہ رحم کے قطع کرنے سے پرہیز کریں اور ممکنہ حد تک انکی ہدایت کی کوشش کریں۔(۱)

غیر مسلم کو سلام کرنا

مسئلہ ۱ غیر مسلم کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی غیر مسلم، مسلمان کو سلام کرے تو احتیاط یہ ہے کہ جواب میں صرف "علیک" کہے بغیر سلام کہے۔ تاہم ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے صرف "سلام" کہدینا (بغیر علیک کے) بھی حرج نہیں رکھتا۔(۲)

---

۱) استفتاءات، ج ۱ ص ۴۸۹، س ۲۱

۲) العروۃ الوثقیٰ، ج ۱ ص ۵۵۹

کافر کو قرآن دینا

مسئلہ ۱ احتیاط واجب یہ ہے کہ کافر کو قرآن دینے سے اجتناب کرنا چاہئے اور اگر قرآن اس کے ہاتھ میں ہو تو ممکنہ صورت میں اس سے واپس لے لیا جائے۔(۱)

مسئلہ ۲ کافر کی ہدایت کے لئے اسے قرآن دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

۱) توضیح المسائل، م ۱۲۹

۲) استفتاء

ریڈیو اور ٹیلی ویژن

جس طرح گمراہ کرنے والی کتابوں کا پڑھنا حرام ہے اسی طرح غیر ملکی ریڈیو اور ٹی وی کے پروگرام دیکھنا بھی اگر گمراہی، اخلاقی انحراف یا کسی اور مفسدے کا باعث بنے تو حرام ہے۔ اس کی علاوہ اگر نشر ہونے والا ساز و آواز "غنا" ہو تو اس کا سننا بھی جائز نہیں ہے اور کبھی انکی خرید و فروخت اور انہیں اپنے پاس رکھنا بھی اشکال رکھتا ہے۔

س ۱ کیا غیر ملکی ریڈیو سننا جائز ہے؟ کیونکہ بعض لوگ جو بھی غیر ملکی ریڈیو سنتے ہیں، غیر ملکی ریڈیو کی بات کو قبول کر لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی بتاتے پھرتے ہیں۔ کیا یہ لازم ہے کہ ہم ان پروگراموں کو سنیں اور ایسے افراد کو جواب دیں یا نہیں، (چونکہ میں نے بعض لوگوں سے سنا تھا کہ حرام ہے لہذا جناب عالی کی رائے جاننا چاہتا ہوں)۔

ج اگر انحراف اور مفسدہ کا باعث ہے تو نہیں سننا چاہئے۔(۱)

---

۱) استفتائات، ج ۲، ص ۳۱، س ۱۲

س ۲ ٹی وی میں نشر ہونے والی ایسی فلمیں دیکھنا جن میں کبھی کبھی بے پردہ خواتین بھی ہوتی ہیں اور گٹار سننا جائز ہے یا نہیں؟

ج ایسی فلم دیکھنا جس میں اجنبی عورت ہو اور اس عورت کو پہچانتا نہ ہو اور فساد اور شک فساد بھی نہ ہو اشکال نہیں رکھتا اور مطرب موسیقی حرام ہے لیکن مشکوک صداؤں کے سننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

س ۳ ہندوستان میں ٹی وی خریدنا اور اس سے استفادہ کرنا کیا حکم رکھتا ہے جبکہ ہندوستانی ٹی وی میں جس طرح موسیقی اور ہر طرح کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ اخلاقی پروگرام بھی دکھائے جاتے ہیں؟

ج مذکورہ فرض میں اشکال نہیں رکھتا۔(۲)

س ۴ ہندوستان میں ریڈیو اور ٹی وی کی تجارت اور اس کے بنانے کا کام کیا حکم رکھتا ہے جبکہ فروخت کرنے والا اور بنانے والا یہ جانتے ہیں کہ فروخت یا بننے کے بعد اس سے جنسی فلمیں دیکھنے یا موسیقی سننے کا کام بھی لیا جائے گا؟

ج حلال منفعت رکھنے کی صورت میں تجارت اور معاملہ باطل نہیں ہے۔(۳)

---

۱) استفتاءات، ج ۲، ص ۱۷، س ۴۳

۲) استفتاءات، ج ۲، ص ۷، س ۱۰

۳) استفتاءات، ج ۲، ص ۸، س ۱۱

فہرست ابواب

مقدمہ مولف ۵

آداب سفر ۱۰

مسافر کیلئے مستحب امور ۱۱

اسلامی اور غیر اسلامی ممالک ۱۲

بعض اسلامی ممالک ۱۳

بعض غیر اسلامی ممالک ۱۳

غیر مسلم کون ہے؟ ۱۴

طہارت ۱۷

نجاسات کے احکام ۱۸

مردار ۱۸

پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے؟ ۲۵

کتا اور خنزیر ۳۲

شراب ۳۴

بیت الخلاء کے احکام ۳۷

نماز ۳۹

وضو ۳۹

وقت نماز ۴۰

فجر صادق ۴۰
ظہر ۴۱
مغرب ۴۱
آدھی رات ۴۲
یومیہ نماز کے اوقات ۴۲
قبلہ ۴۵
قبلہ کے تعین کا طریقہ ۴۵
سمتوں کے ذریعے قبلہ کا تعین ۴۶
سمتیں ۴۹
دن کے وقت سمت شناسی ۵۰
آسمان میں سورج کا مقام دیکھ کر سمت کی شناخت کرنا ۵۰
زمین کے شمالی حصہ میں سورج کا مقام ۵۱
سوئیوں والی گھڑی کے ذریعے سمت شناسی ۵۱
ستارہ جدی کے ذریعے سمت شناسی ۵۳
مدار راس السرطان اور مکہ مکرمہ کا مقام ۵۵
سمت سے نا آشنا کا فریضہ ۵۷
دو مسئلے ۵۹
نماز گذار کا لباس ۶۰
نماز گذار کی جگہ ۶۲
ہوائی جہاز اور سمندری جہاز میں نماز ۶۲
یہودی و عیسائی عبادت گاہیں ۶۴
نماز با جماعت ۶۵
نماز مسافر ۷۰
بلاد کبیرہ (بڑے شہر) ۷۳

پائلیٹ اور جہاز کے عملے کی نماز و روزہ ۷۴
غیر قانونی سفر ۷۵
نماز قضاء ۷۶
روزہ ۷۸
خمس ۸۰
زکوۃ ۸۱
امر بالمعروف و نہی عن المنکر ۸۳
جہاد و دفاع ۸۴
خرید و فروخت ۸۵
حرام خرید و فروخت ۸۵
غیر مسلموں سے لین دین ۸۹
سود کا لین دین ۹۱
کرنسی کی خرید و فروخت ۹۳
سمگلنگ اور حکومت اسلامی کے قوانین کی مخالفت ۹۵
اجارہ ۹۸
غیر اسلامی حکومت کے اداروں میں کام کرنا ۱۰۰
قرض ۱۰۳
ودیعہ و عاریہ ۱۰۵
تحفہ لینا اور دینا ۱۰۶
وکالت اور ضمانت ۱۰۷
وکالت ۱۰۷
ضمانت ۱۰۸

وقف ۱۰۹
غصب ۱۱۴
کفار کے اموال کی چوری اور ان کا نقصان کرنا ۱۱۴
وصیت ۱۱۵
بچوں کا سرپرست اور ولی ۱۱۶
نذر، صدقہ، کفارہ ۱۱۷
نذر ۱۱۷
صدقہ ۱۱۸
کفارہ (کفارات کا استعمال) ۱۱۹
کھانے پینے کی چیزیں ۱۲۰
کھانے کی چیزوں کے احکام ۱۲۱
پرندے ۱۲۲
آبی جانور ۱۲۳
حیوانات کے ذبح کے احکام ۱۲۳
اونٹ کے ذبح کا طریقہ ۱۲۶
مچھلی کا شکار ۱۳۲
مچھلی کے چھلکے دار ہونے میں شک ۱۳۵
بغیر گوشت کے غذائیں ۱۳۷
چند مسئلے ۱۴۰
طبی مسائل ۱۴۱
معالجے کیلئے حرام چیز کا کھانا پینا ۱۴۱
پوسٹ مارٹم اور اعضاء کی پیوند کاری ۱۴۳
خون کی خرید و فروخت اور منتقلی ۱۵۰

نا محرم کے بدن کو علاج کی غرض سے دیکھنا اور چھونا ۱۵۱
ملنے والی گمشدہ اشیاء ۱۵۳
گمشدہ بچے کا ملنا ۱۵۴
دیکھنا ۱۵۶
مرد کا عورت اور عورت کا مرد کو دیکھنا ۱۵۷
مرد کا مرد کو اور عورت کا عورت کو دیکھنا ۱۵۸
غیر مسلم عورتوں کو دیکھنا ۱۵۸
عورت اور مرد کا ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا ۱۵۹
شادی ۱۶۰
وراثت ۱۶۴
اموات کے احکام ۱۶۵
مرتد کے احکام ۱۶۸
مرتد کی اقسام ۱۶۸
مرتد فطری کے احکام ۱۶۹
مرتد ملی کے احکام ۱۷۰
ارتداد کے ثابت ہونے کا طریقہ ۱۷۱
غیر مسلم رشتہ داروں سے میل جول ۱۷۲
غیر مسلم کو سلام کرنا ۱۷۴
کافر کو قرآن دینا ۱۷۵
ریڈیو اور ٹیلی ویژن ۱۷۶
فہرست ۱۷۹

6.104

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

اگر شیعہ جوانوں میں سے کوئی ایسا جوان میرے
پاس لایا جائے جو علم دین نہ رکھتا ہو تو میں اس کی
تادیب کروں گا۔

مطاف پبلشرز